

سیر نفوس الثقلین

مؤلفه  
مولانا ابوالخیر محمد طیب الدین قادری شرفی

فلاکری لکچر

تیسرا ایڈیشن

# الاسم الحسنى

من اللذات ۹۹ کے نام اور اسماء شریفہ

مؤید	کریم	عظیم	شریف
ہمام	سلاک	ناسک	موقن
مکرم	طیب	طیب	مطیب
قائم	صالح	عابد	زکھد
جلی	حبلی	لغی	لغی
زکی	صفی	جمیل	جلیل
سعد	نشد	سخی	وفی
...	...	...	...

# یا شیخ القادر جباری شہ

ثاقب	وارث	حارث	وارث	بارع	فالق
الاق	راسع	شامع	ولی	خفی	ظاہد
طاہد	مطیع	منیع	لیب	حبیب	شاہد
راشد	زائد	قائد	بصیر	مبصر	سراج
تاج	فالح	فاتح	مقرب	مہر	خلیل
دلیل	صادق	خادق	سلطان	برہان	حسینی
حسینی	عالم	حاکم	معین	مبین	مصابح
مفتاح	شاکر	ذاکر	مکاد	معاذ	صالح
ناصح	فالح	واضح	تقریر	الخاطر	مطہر

فہر اہل صفہ حضرت غوث ثقلین  
 و دیگر مجدد با حضرت غوث ثقلین

سیرت

# غوث الثقلین

۸۱

جو ایک سو ستھ کتبوں کے حوالہ جات ہے مرتب کیا گیا ہے۔

حَسْبُ الْإِنْشَادِ

حضرت پیر طلیق صاحبزادہ پیر شفیق صاحب قادری مدظلہ  
 معجودہ نشین دربار عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع جکرات

مَقْلُوعٌ

مولانا ابوالحسن محمد ضیاء اللہ قادری

خطیب جامع مسجد علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

نام شد

قادری کتب خانہ  
 حاکم مسجد علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمۃ  
 تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب	سیرتِ نبوتِ شریفین علیہ السلام
تالیف	مولانا محمد صنیع اللہ قادری کوٹلی سیاکوٹ
سرورق	جمیل مرزا بی۔ اے جنیف کوٹ
کتابت	جمیل مرزا بی۔ اے سیاکوٹ
ناشر	قادری کتب خانہ جامعہ سیاکوٹ عبدالمکرم علی ادرہ تحصیل بازار سیاکوٹ
صفحات	
تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
قیمت	۴/۵ مطبوعہ

پاکستان پرنٹنگ پریس جھٹکی گیٹ ۱۰ لاہور۔ فون نمبر ۵۳۰۹۸

نواں ایڈیشن ۱۹۷۵ء ۱۱۰۰

# الْإِنْتِسَابُ

فیہ اس تالیف کے مصنف پر نورِ قلبِ الانطابِ نبوتِ انبیاءِ خود الاحباب۔  
قلبِ الاکمل الاثریتِ نبوتِ الاکمل الاربع نبوتِ اثنینِ نبوتِ اکوین۔ امام  
الفریقین۔ عالمِ اربابی قطبِ الفروانی نبوتِ الصمدانی۔ مہدی الدین ابو محمد  
عبدالقادری الحسینی الحسینی الجمیل فی قدس اذله سرور  
الذبابی نور روحہ و اوصل الینا بذرکاتہ و فتوحہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه و انصافاً عنک اباکامہ بکس نبیاً میں بسہ استرام پیش کرنے کی سعادت  
ما مل کر ہے جن کے روحانی تفرقات کی ہی وجہ سے فقیر اس کو کتابی شکل میں  
پیش کر رہا ہے۔

حضرت شاہی چرچ بگ گردنوا زندگداد  
شاہکے نبوتِ اعظم شہنشاہِ بیداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فقیر ابو الامام محمد صنیع اللہ قادری غفرلہ  
سیاکوٹ

۱۴ رمضان المظفر ۱۳۹۲ھ  
روزِ جمعرات



# غوث

غوث کا معنی فرزند ہے۔ مصلح فاسی علیہ السلام غوث الفقاہات تھے کسی غوث حضرت پیر  
پیران پیر میران شاہ جیلانی واقف اسرار کامل محبوب رب دہ دہاں فراموش اس حال  
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فراموشہ کرنا سوتے سوئی تصنیف میں غوث الاعظم اور غوث  
الستین کے القاب لکھے ہیں۔ اسلام کے علاوہ اہل لغویہ اور دینہ پر کے کارسے بھی  
اپنی تصانیف میں حضرت غوث الاعظم اور غوث الشہین کے القاب لکھ کر آپ کے بہت بڑا فائدہ  
رس اور سوار اور اس کی کامی فراموشی کے کار کیا ہے۔ خاص میں کچھ کہی کہوں  
کہ ہم درج ذیل ہیں۔ <sup>۱۲۳۰ھ</sup> ۱۲۳۰ھ میں غوث الاعظم فراموشی غوث الاعظم  
مستطوف مولوی تیر سیت دہلی قادیان شہر فرشتہ و تیر سیت و دعوت سیدیت  
علیہ تصانیف اشرف علی تصانیف بیرون از زم مستطوف مولوی عیال الدار و دی بگرامی

# ماخذ کتاب

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں مدبر ذیل کاوی سے جسے طور پر استفادہ کیا ہے  
۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث علیہ السلام  
۲۔ غوث الغیب از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۳۔ سیرۃ الاسرار از ابن عربی علیہ السلام  
۴۔ فتاویٰ ابن عربی علیہ السلام  
۵۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۶۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۷۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۸۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۹۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۰۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۱۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۲۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۳۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۴۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام  
۱۵۔ غنیۃ العالین از ابن عربی علیہ السلام

۱۔ کتاب الغیب از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام

۱۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۳۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام

۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۱۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۱۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۲۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۳۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۴۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۵۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۶۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۷۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۸۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۲۹۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام  
۳۰۔ غنیۃ العالین از حضرت غوث الاعظم علیہ السلام





۱۲۳۔ آئندہ کی مراد	۱۸۳	۱۸۱۔ تیسرے آواز کے پر اشرف علی شاہ کو
۱۲۴۔ تیرہ مراد الہیہ دنیا	۱۸۴	۱۸۲۔ گشت کی کاغذ
۱۲۵۔ تیرہ گشت میں دوا	۱۸۵	۱۸۳۔ تیسرے علی بن ابی طالب کی نقیض
۱۲۶۔ جہاں غایت	۱۸۷	۱۸۴۔ مغفوات و ایشادات
۱۲۷۔ چوبیس کا مراد	۱۸۷	۱۸۵۔ حجاز و فین کے لئے فضائل
۱۲۸۔ چوبیس کی موت	۱۸۷	۱۸۶۔ ایک گشت کی مراد
۱۲۹۔ چوبیس گشت میں غفوت	۱۸۸	۱۸۷۔ برصغیر کی کشتی کا حجاز اور مدائن
۱۲۹۔ آئندہ کی قبر		۱۸۸۔ کی حالت
۱۳۰۔ مذہب تیرہ گشت	۱۸۹	۱۸۸۔ عقائد کے متعلق ایشادات
۱۳۱۔ تیسرے نکل کر بیت کرنا	۱۸۹	۱۸۹۔ فرقہ نماز الہی گشت ہے
۱۳۲۔ آئندہ اشراف کا گشت	۱۹۰	۱۵۰۔ احسان کے طریقہ پر نماز
۱۳۳۔ نماز کی کبریاں	۱۹۱	۱۵۱۔ بیس رکعت کی نماز
۱۳۴۔ چوبیس کی سبب	۱۹۱	۱۵۲۔ قیام تکبیر کی روشنیوں کو بوسہ دینا
۱۳۵۔ چوبیس کی میں کی پاک ساری کی تکرار	۱۹۲	۱۵۳۔ اولیاء اللہ کے متعلق قیام
۱۳۶۔ کی زیارت		۱۵۴۔ اولیاء اللہ کے تصرفات کے
۱۳۷۔ ملا علی قاری نے تیسرے تیسرے	۱۹۳	متعلق عقیدہ
سہروردیہ میں فضیل		۱۵۵۔ صلوٰۃ غوثیہ
۱۳۸۔ تمام ولایت	۱۹۷	۱۵۶۔ انتقال
۱۳۹۔ گنبد خدائی پر حاضری	۱۹۹	۱۵۷۔ اولاد اطہار اور قصائد کے
۱۴۰۔ ایک شخص کے نماز پر حاضری	۲۰۰	۱۵۸۔ گیارہویں شریف کا شہرت
۱۴۱۔ معروف کریم کے لئے	۲۰۱	۱۵۹۔ قصیدہ غوثیہ شریف

**حق اعلان**  
کتاب ہذا میں درج کردہ تواریخات میں سے تواریخات  
کرنے والے کوئی تواریخ نگار نہیں دیا جائیگا۔  
(غیر محمد رضا آرائی کے)

## مشائخ عظام علیہم الرحمۃ بارگاہ غوثیہ میں ہدایہ عقیدت

سلطان الہد خواجه معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ  
یا غوث معظمؒ کی خدمت میں غوثیہ عقیدت  
سلطان دو عالم قطب علیہ السلام نے ایشادات  
درہم نمونی عالی شان بنیاد پر عیوب مریدانی  
در کتب ولایت سلطانی اسے بہت فضل و جود و سخا  
چون پاسے بنی شد تاج سر تاج ہر عالم شد ثابت  
اقتضاب جہاں در پیش درت افتادہ جویش شاہ گدا  
میں کو غلام نام تو شد در لودہ گرا کرام تو شد  
شد خواجہ ازل کو غلام تو شد دار و طلب تسلیم و رضا

خواجہ خواجگان قطب الدین بقیہ را کی رحمۃ اللہ الباری  
قبلاً اہل صف حضرت عزت الشہین  
دستگیر محمد با حضرت عزت الشہین  
یک نظر از قلوب و درو جہاں بس مارا  
نظر سے جانب با حضرت عزت الشہین  
نما پاسے تو بود و شہن اہل نظر  
دیدہ را بخش ضیا حضرت عزت الشہین  
تعلیم میں الفتاوی درت منسوب است  
دراختہ میں حضرت عزت الشہین



شہنشاہ نقشبند خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ

بادشاہ ہروداد شاہ و عبد القادر است  
آفتاب و اجتاب و درخش و درسم

عارف باللہ علامہ شیخ نور الدین البرکات بن ابی بکر شطرنوی علیہ الرحمۃ

عَوْدُكَ الْوَرَى عَيْشَ النَّدَى لَوْذَا لِقَدَمِي

بَدْرُ الدَّجَى شَمْسُ الصَّغَى بَنِ الدَّوَارِ

وَلَهُ الْفَضَائِلُ وَالْمَكَارِمُ وَالنَّدَى

وَلَهُ الْمُنَاقِبُ فِي الْحَقَائِلِ تَشْمَدُ

مَا فِي عِلَالِهِ مَقَالَهُ لِمَعَالِفِ

فَسَائِلُ الْإِحْجَامِ فِيهِ لَسْتُ سُدَّ

امام اہل سنت المخلص شہاد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العالی

دہا کیا مرتبہ اسے غوث ہے بالا تیرا

میرے بلا کوئی کی جائے کہ ہے کیا تیرا

کیوں ذمہ ہو کر لایا اہل عالم ہے

تجہ سے دور سے ملک ملک ہے کج گوشت

اس ناش کی جو گم ہیں وہ نہیں رہ جاتے

سارے آفتاب ہاں کرتے ہیں کیا طواف

خیر کا قیام بقا اور کی کون نظمیں رنیں

برادر المخلص مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

میروں کے شکل کئی غوث اعظم

میکھوں کو خط وہ نہیں بحر سے

بنت خلق کہتے ہے پیدائندہ کا

تیس دن مل رہے شاہ دی سے

مشائخ جہاں آئیں ہر سرگدا کی

ہر مشکل کو بھی آسان کیجیے

کیسے کس سے جا رہی اپنے دل کی

مٹے کون تیرے سوا غوث اعظم

شیخ ابوالمعالی رحمۃ اللہ الباری

مرکے واللہ عالم اسے عرفانی است  
بست ہر جہہ کرا نہ پھر اشرف حسن شمس

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ الزبانی

بیکساں را اگر جوئی تو در دنیا و دین

قلب آفتاب زماں و شبہا ز لامکاں

نور شمع بر آئینہ آفتاب عمل نہ افرازد

زور طراوت جیسے آں جو بہار و شش

ہر کسے ناز و کس آں بہاؤ الحق ز دل

مست لمحہ الدین سید محمد مراد بن نعیم

مہربان بیکساں نائب شفیع امین

عزیز پستان حسن ہروداد و دیو دی

بہر پیراں پیر میں سب سب عالمی

مے خوشہ از دست ادا تلی یاف یاف

عظیم المرتبت شیخ نور الدین سورتی علیہ الرحمۃ

گر نہ بین در بہت مصطفیٰ را بہت

شیخ غنی الدین غار دہ تانی خرویشہ مسم

کو کمال لست نصرت کا خاص شان اوست

گر کسے خواہد بیاں کردن نمود بیش و کم

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرشتہ اعظم جبریل علیہ السلام  
اوست و جسد اولیاء متنازل  
من کر پروردہ فواید ویم  
در دہ سال ماوست امیدیم

سلطان العارفین حضرت سلطان بابو علیہ الرحمۃ

شفیع است سرور بود آن شاہ و بیلانی  
تعالی اللہ بہ قدرت خلافت داد از دانی  
سکندر مہمکنہ کعبے کہ ہستم ہا کہ ان شاہ  
فلاطون پیش منی و تہمت آمد بہ نادانی  
گلاہ دارانی این عالم گردان کہ اسے تو  
تراز بند تراز بند کلاہ داری و سلطان  
گواہی از خواہی بیکدم باہر شاول را  
گداہے در گشت خفاں غلام حضرت فقیر  
چہ عایشان سلطان الہا اسے فرشتہ ربانی  
بای خلعت ابرجست بای قدرت بای شوکت  
چہ نہ سوت و چہ سکوت و چہ جہت و چہ لاہوت  
حقیقت از نور روشن شہ طریقت از نور روشن شد  
دلگشتی مریدان و سبیل تعلق مریدان و  
چہ اوصاف حمیدان و چہ بیکجا و چہ غوانی

زماں داشت دشواریاں با جنت کوثر

دزدان پس نام ہی الدین پاکیزہ بربانی دانی

یہے گرفتار حوادثے ہوئے کہ یہاں غوثیہ پاکے

مبتلا ہے در پیہم ہوئے کہ یہاں غوثیہ پاکے

رضا المصطفیٰ چشتی

## تمریں

مفتی کرامت محمد رضا المصطفیٰ چشتی۔ کوٹلی لواریاں مغربی

تخلیق کائنات کے ساتھ ہی جب سے اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو کثرت و  
تکامل بخشا تو اسے پردہ عدم سے عہدہ شہود میں لا کر روئے زمین پر آباد کیا۔  
مگر وہ ہر عہد اور ہر دور میں دینی امور و رشد و ہدایت اور دنیوی ضروریات،  
فرائض و سببوں کے فیضان کے لیے انبیاء و اولیاء اور علماء کو مبعوث اور مقرر فرماتا  
آہے۔ جن کی ذات قدسہ ہر فرد و بشر کے لیے سنگ پل اور ان کی حیات طیبہ  
عام بنی نوع انسان کے لیے شعلہ راہ ہو۔ اسی کے پیش نظر مجدد الف ثانی حضرت  
سیدی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اپنے مکتوبات و فہرہ دم مکتوب نمبر ۵۲ میں رقمطراز  
ہیں۔

”وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوتے ہیں جن

نے انہیں پہچانا، اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا“

زمانہ حاضرہ اور ماضیہ بعید میں ترقی کے نام پر اخلاقی قدروں کو خطرہ  
دیا۔ اس کے سبب اب کے لیے علماء حق اور صوفیاء عظام قدروں اولیاء اکابرین  
الطریق میدان عمل میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سرزمین  
دینی لوہاں صدیوں سے علم و عرفان کا مرکز اعلیٰ رہی ہے۔ جس طرف بھی  
عالمی توجہ توجہ ایمان و ایقان کے آفتاب نظر آتے تھے۔ جو قرآن و حدیث اور  
عقائد حق کو اپنی عالما رضیا باریلوں سے منور کرتے اور گم گشتہ بادیہ ضلالت کو  
ان نورانی شعاعوں سے راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ علماء اہلسنت

کے یہ وہ مشہور اور مستحکم قلعے تھے جن کے فیضان سے سجدیت و دہائیت کے  
قصر لرز اٹھے اور طاغوتی قوتیں پاش پاش ہو گئیں۔

درحقیقت کوئی دوا عالم و عرفان اور تصوف و شریعت کا ایک عظیم  
گہوارہ ہے۔ جہاں کے علماء اہلسنت سے اغیار نے اسباب فیض کیا اور تاقیامت  
کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کوئی دوا راں  
مغربی کا ذرہ ذرہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ یہاں پر اکابرین اولیاء و عہدہ  
ربانین ہو کہ آسمان شریعت و تصوف کے درخشندہ ستارے تھے جن کے فیوض  
و برکات سے ایک دنیا مستفیض تھی۔ یعنی غوث ثانی حضرت میاں حاجی

جنگ آزادی کے گم نام مرد مجاہد حضرت بہادر شاہ ولی رحمۃ اللہ بحکم عمر الدین  
فاروق رحمۃ اللہ، حضرت پیر محمد صادق چشتی قادری رحمہم ۱۳۴/۱۹۵۵

حضرت بابا محمد عبدالمعروف رحمہم ۱۹۳۴ حضرت عبداللہ شاہ ولی  
پیر طریقت حضرت مولانا عبداللہ نقشبندی حضرت مولانا الحاج محمد عجمی رحمہم ۱۹۵۹

حضرت مولانا سید صالح رحمہم حضرت مولانا محمد یوسف رحمہم ۱۳۵۹/۱۹۴۹  
شیخ طریقت حضرت صوفی نیاز الدین رحمہم ۱۹۴۲ حضرت مولانا سید میر حسن

شاہ، مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ و فاروق عبدالرحمن رحمہم ۱۲۹۸ھ  
رأس العلماء حضرت مولانا خلیفہ اعلیٰ حضرت محمد عبداللہ قادری رضوی رحمہم ۱۳۴۲

خلیفہ اعلیٰ حضرت فقید اعظم حضرت مولانا ابوالیوسف محمد شریف محدث کوٹلوی  
رحمہم ۱۹۵۱/۱۳۷۰ خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت مولانا ابوالیاس

حافظ محمد امام الدین قادری رضوی رحمہم ۱۳۸۱/۱۹۶۱ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم  
لے شیخ القرآن کا دھال شریف راولپنڈی میں ہوا۔ بارش اور سیلاب کی وجہ سے آپ

کے جہر اندس کوٹلی واراں دلا کے اس لیے مجبوراً سلطان پور میں آئے۔ قبرستان  
میں آپ کا مزار شریف مرجع خاص و عام ہے و رضاء چشتی

کے مزارات مرجع خاص و عام ہیں۔ اسی طرح ہم محترم حضرت سلطان ابوالعزیز  
مولانا ابوالنور محمد شیر، فاضل کرم شیر نیشہ اہلسنت مولانا عطار المصطفیٰ جبل  
اور حضرت علامہ مولانا محمد افضل کوٹلوی کے علم و فضل کا ایک زمازما معترف ہے  
گو یا کہ ہمیشہ سے علمائے حق کے قدم ہیست لزوم سے کوٹلی واراں کے حق و  
خاشاک سے خوش ہو کر بہرین پیدا ہوتی رہی ہیں۔ کوٹلی واراں اور اس کے  
گرد و پیش کے مصنفات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کا چرچہ ان نفوس  
قدسیہ کے طفیل روحانیت سے لبریز ہے۔ ان علماء ربانین نے جب حق و  
صداقت کا لہر بلند کیا تو اس کی صدائے بازگشت سے مرزائیت، دیوبندیت،  
نہدیت، دہائیت کی وادیاں گونج اٹھیں۔ جس کی چھکار آج تک سنائی  
دے رہی ہے۔ پون صدی گزر جانے کے باوجود علم و حکمت، شریعت و  
طریقت اور اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ ان آفتاب رشد و ہدایت کی دلاویز  
شعاعیں صوفیوں میں ہیں۔

ماضی بعید میں مقام مصطفیٰ، عصمت صحابہ اور ولایت اولیا، پر پلے درپلے  
مرزائیت، سجدیت اور دہائیت کی طرف سے حملے ہو رہے تھے تو ایسے میں اللہ  
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں شیراٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے  
ہم مسلک علماء اہلسنت اور مشائخ عظام کے شانہ نشین وہ کام کیا کہ نہایت کے عمل  
لہذا اٹھے اور جن جادوؤں میں تاحہ رنگہ اندھیرے چلے ہوئے تھے۔ وہ وادیاں  
علم و عرفان اور فتنہ خفی کے نور سے جگمگا اٹھیں۔ ان مردان حق کی بدولت کوٹلی  
واراں کے باشندوں کے دل و دماغ میں زندگی کی نئی تڑپ وجود میں آئی اور  
ان جرقہ ورجو و ہائیت کے گھٹا ٹپ اندھیروں سے نکل کر نور و عرفان کی وادی  
میں آئے۔ نور خدا اور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنیں پھوٹ پڑیں۔ قریہ قریہ

بسی بڑی روحانیت و خدائیت اور نسبت کا درجہ پر بلند ہوا۔ ان مردانِ حق نے بے  
مردمانی کی حالت میں تبلیغ پر وگرام بنائے۔ ان تبلیغی و روحانی جہولوں کا خوشگوار  
اثر ہوا غفلت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ ناشائستہ وہ آشنا ہوئے اور  
مشکرانہ رسوم سے اجتناب کرنے لگے۔ دینی و روحانی اقدار اپنانے لگے۔

بہر کیفیت اعرابین کو ٹٹوی کے اسی مقدس خاندانِ علماء کے چشم و چراغ  
نامہ سنت ماحی بدعت سلطنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ ذمہ و سپاہی سائر  
اسلام انجی کرم حضرت علامہ الحاج ابوالخیر محمد ضیاء اللہ قادری ملکیت خدا داد  
پاکستان میں مناظر اہلسنت کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ مبتدعین زمانہ  
کے کسی بڑے سے بڑے مناظر نے پاکستان کے کسی بھی گوشے سے اہلسنت کو لاکھارا  
اور کل بحث مبارک کی صدا بلند کی تو حضرت قادری شہنشاہِ دین میں دیرینہ  
کے ایک مخالف کی حیثیت سے معرکہ آراء جاہوتے ہیں۔ پاکستان میں اہلحدیث  
و یونہی و شبیہ اور مرزائی وغیرہ جماعتوں کا کوئی مناظر ایسا نہیں جو آپ کے  
مقابلے پر عاجز نہ آجائے ہو۔ میدانِ مناظرہ میں حضرت قادری کی شہسوار اور  
مہارت نامہ کے باعث اہلسنت و جماعت کے علماء و مشائخ کی جانب سے  
آپ کو مناظرِ اعظم، مناظرِ اسلام، شیرِ پنجاب اور ضیاء الملت کے القابات ملے  
ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحبِ ندب بابت جنفی بریلوی مشرباً قادری  
نسبتاً راجپوت بھی اور مولدا و ساکن ٹٹوی ہونے کے باعث اول و آخر کو ٹٹوی  
ہیں۔ ضیاء الملت مناظرِ اسلام ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء  
بروز منگل کو ٹٹوی بازار مغربی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگ دارِ عمر محترم حضرت  
الحاج محمد اسماعیل قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۶ء صاحبِ نسبت اور جہانگیر تھے

وہ آپ کی پیدائش کے بعد کشتان کشتان اپنے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیر اعظم ابوالخیر  
محمد شفیع محدث کو ٹٹوی کے حضور حاضر ہوئے۔ پوتے کی ولادت کی خبر سنائی  
حضرت فقیر اعظم خوش خبری سننے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور مسرت و شادمانی کے  
عالم میں اپنے بھتیجے کے گھر تشریف لاتے پوتے کو اٹھایا۔ کانوں میں اذان دے  
الہیاب مبارک پوتے کے منہ میں ڈالا اور محمد ضیاء اللہ نام تجویز کرنے کے  
بعد اس کے لیے درازی عمر اور عالم باعمل بننے کی دعا کی۔

حضرت قادری کے والد ماجد حضرت حاجی الحرمین شریفین محمد اسماعیل  
قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۶ء کی ولی خواہش تھی کہ ان کا بچہ علم و قرآن  
امدیث کے علاوہ دیگر علوم متداولہ حاصل کر کے باجم عروج پر پہنچے۔ بالآخر آپ  
نے مجاہد لیا کہ ان کا بچہ ایک نابالغ دن کچھ بن کر رہے گا۔ چنانچہ آپ نے  
مولانا ضیاء اللہ قادری کو پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل کر دیا اور اس  
قبل ان کو اپنے دوسرے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت  
مولانا حافظ ابوالیاس محمد امام الدین قادری رضوی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء رحمۃ اللہ  
سے پاس لے گئے۔ آپ نے مطلق و کرم فرماتے ہوئے رسم لہم اللہ تشریف  
لالی اور اپنے پاس ہر روز آنے کی تلقین فرمائی۔ صبح و شام حضرت قادری  
محکمہ خلیفہ محمد پرانا میں جاتے۔ آپ نے غیر معمولی ذہانت اور مکن کا ثبوت  
قرآن مجید اور ابتدائی کتب فقہ سنیہ حضرت شیخ القرآن یعنی جہد امجد سے  
پا لیں۔

۱۳۸۰ھ

۱۹۶۹ء

مولانا ضیاء اللہ قادری نے گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی کوڈاں سے امتیازی



جیت سے میٹر کا امتحان پاس کیا اور شیعہ فکرنے کے بعد جدہ محترم اور مکہ محترم حضرت سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد شریک کے ایاد پر دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں داخل ہو گئے۔ اس عظیم دارالعلوم میں قرآن وحدیث وتفسیر فقہ و اصول، فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی۔

۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

میں سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر ابن خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیر اعظم مولانا ابوبوست محمد شریف محدث کوٹلوی قدس سرہ کے ایمار اور سرپرستی میں مولانا ضیاء اللہ قادری نے کوٹلی کو ارباب مغربی میں "ادوارہ لغیر اہلسنت" کی بنیاد رکھی اور جو زمانہ اہلسنت نے مذہب و ملت اور سنت کے فروغ کے لیے خوب کام کیا۔ یہ دور حضرت قادری کا طالب علمی کا تھا۔ آپ نے جذبہ ایمانی کو روکے گا رہ لاتے ہوئے اسی دوران عقائد اہلسنت، اثبات محفل میلاد اور فرقہ ناجیہ نامی کتب تالیف فرمائیں۔

۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء

درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے علم طب میں حضرت پیر طریقت پیر سید عاشق حسین شاہ صاحب نند گڑھی کی شاگردی کی اور ان سے نام کتب طب لکھیں۔ بالآخر علم طب میں سند حاصل کی۔

۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

میں درس نظامی کی تعلیم کے دوران استاد محترم کے ہمراہ ڈھوڈا شریف کے سرکار

المشاہد حضرت پیر شیخ قادری (م ۱۹۶۴ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت پیر صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادری میں بیعت کر کے فرمایا۔

"دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہب اہلسنت وجامعت کا دفاع کرو۔ ہمیں کوئی بد مذہب شکست نہیں دے سکتا۔ تمہارا نام ضیاء اللہ ہے لہذا عمر بھر سیدہ دو عالم کو رحمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین نبیوں کی ضیا پھیلاتے رہو۔"

مرشد گرامی کے اس ارشاد کی تعمیل آپ کی فطرت ثانیہ میں ہی شبانہ روز کی جدوجہد اور محنت کے بلکہ لکھن بننے کے قریب ہو گئے۔ دارالعلوم کے اساتذہ آپ کی محنت و لگن کو دیکھ کر درط حیرت میں رہ جاتے۔

۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء

مولانا ضیاء اللہ قادری ابھی دارالعلوم حنفیہ کے طالب علم ہی تھے۔ کہ یکم فروری ۱۹۶۸ء کو جامعہ مسجد علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے خطیب اعظم شیخ الاسلام شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج محمد یوسف نقشبندی وصال فرما گئے۔ آپ اپنا نام "بلغ اور بالخصوص سیالکوٹ کے دینی و مذہبی ستون تھے۔ آپ کا سیالکوٹ میں علمی و مذہبی فیض جاری تھا۔ آپ اپنے علم و فضل کے علاوہ فن خطابت کے بادشاہ تھے۔ اجتماع میں جب آپ کی تقریر ہوتی تو سامعین آپ کے زور بیان کی گرفت میں ہوتا تھا۔ دلائل کے علاوہ سادہ اور عام فہم انداز میں مشکل سے مشکل مسئلوں پر نشین کر دینا آپ کا امتیازی وصف تھا۔ میدان مناظر میں اپنے ہمد مقابل پر حادی رہتے تھے۔ پنجاب بھر میں اپنی شہرت لوائی سے مشہور تھے۔ میدان مناظر میں اپنے مخالفین اچانک ہانے پر ہمدرد کر دیتے تھے۔ شیخ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی

رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد مجاہد کی سی آن بان کے ساتھ برطانوی حصار میں شگاف  
 ڈالنے کی ناک و دوک اور ان کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے ۱۹۳۷ء  
 سے ۱۹۴۱ء تک مسلم لیگ کا پلیٹ فارم قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانوں کی  
 انقلابی سیاسی جدوجہد کا نشان بن چکا تھا۔ درحقیقت مسلم لیگ حق خود ارادیت  
 کے لیے جنگ جاری کر چکی تھی۔ آپ تحریک کے روح رواں تھے۔ تحریک آزادی  
 اور فلسفہ جہاد کی اہمیت پر متحدہ پنجاب کا علمبردار کے ساتھ مل کر دورہ کیا۔ اور  
 مسلمانوں کے سامنے ہندو اور انگریز دونوں کے غارت خانہ عوام کے لیے نقاب کھینچے۔  
 اور ان کے خلاف آگ لگائی۔ شیخ العلماء رہبر شریعت حضرت مولانا محمد رفیع  
 رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد سیالکوٹ میں ایک عظیم علمی و روحانی  
 خلا پیدا ہو گیا۔ یہ ساحت، یہ گھری، یہ وقت یہ سماں قیامت سے کم نہ تھا۔  
 شیریں لہکار کے بغیر جنگل سونا سونا تھا۔ اجاب الہسنٹ شاکی تھے کہ اب  
 کیا ہوگا۔ کون مروت عظیم اس خلا کو پورا کرے گا۔ ہر درد مند سستی۔ بے چین  
 اور اداس تھا۔ ادھر علمائے کرام اور مشائخ عظام کے پیش نظر یہ بات تھی۔  
 کہ حضرت شیخ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین وہ بنے جو فصاحت و  
 بلاغت میں اپنی مثال آپ ہو۔ خطیب و مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ  
 منظر اور منطق و معقولی ہو۔ بلا آخر علمائے سیالکوٹ کی جدوجہد اور کوشش  
 و مبارک کے بعد بالخصوص شیخ الحدیث حافظ محمد عالم اور محمد حرم سلطان الوطنین  
 مولانا ابو النور محمد شیر کوطلوی کی نظر انتخاب اور قرعہ قالی بنام مولانا ضیاء اللہ  
 قادری پر پڑا۔

جامع مسجد حضرت علامہ عبدالمکرم رحمۃ اللہ علیہ کی امامت و خطابت  
 یعنی اس عظیم فرض کی تکمیل کے لیے فرائض مہنگا لے لیے اور اب تک اپنے مشن کے

پہلے دن رات کوشاں ہیں۔

۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

میں قرآن و حدیث و دیگر کتب متداولہ کی ظاہری تعلیم سے فراغت پالی اور  
 جامعہ خفیر کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر علامہ و مشائخ کی موجودگی میں  
 اس نظام کی کسب حاصل کی۔ اس تاریخی اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث  
 حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی رم ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء اور  
 شیخ القرآن حضرت علامہ ابوالفتح عابد الغفور چشتی ہزاروی رم ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء  
 نے خصوصی شرکت فرمائی اور اپنے دست خاص سے سند تفضیل سے سرفراز  
 فرمایا۔ اس کے بعد ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری ہمدانی تبلیغ اسلام  
 کی طرف لگ گئے۔ انہیں دونوں سوئٹزرلینڈ کے حضرت کا پوجا ہوا اس  
 کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ سوئٹزرلینڈ کے سلسلہ میں جگہ جگہ تفریقیں  
 اسلام کی حقانیت کو اس انداز سے بیان کرتے کہ گول و داغ دین و ایمان کی کشنی  
 سے منور ہو جاتے۔ آپ کے مداخلت نے تو جوان طبقہ کو دہریت اور دناہیت  
 کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھا۔

نیٹھل عوامی لہجہ کے سربراہ جھانسی نے دارالسلام ٹوربینک سنگھ میں ایک  
 کانفرنس منعقد کی جس میں ملک بھر کے سوئٹزرلینڈ اور دیگر ملکوں کے بھائی و بہن  
 اور اپنی قوت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ردعمل میں ٹوربینک میں آل پاکستان سنی کانفرنس  
 انعقاد پند ہوئی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں ہزاروں علماء و مشائخ مامور لاکھوں عوام  
 اہلسنت نے شمولیت کی۔ اس اجتماع میں جمیعت العلماء پاکستان کا انتخاب ہوا  
 اور حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوی صدر اور حضرت

علاء سید محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ ضیاء الملت حضرت مولانا  
ذیاء اللہ قادری علیہ السلام سے سیالکوٹ کے ساتھ اس عظیم الشان کانفرنس میں شریک  
ہوئے۔

۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء

میں زیارت حرمین شریفین کا شوق غالب آگیا۔ زیارت روضہ رسول کے موضوع  
پر تقریر کرنا شروع کر دیں۔ آخر فضل ربی ہوا اور رخصت سفر باندھے۔ عازم  
مدینہ طیبہ ہوئے۔ ایران، بغداد شریف، بکرا معلیٰ، نجف اشرف کی بیرونیات  
اور بزرگان عظام کے ملاقات کی حاضری دیتے ہوئے کراچی اور پھر دوبارہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے اور دل کے لبوں سے گنبد خضریٰ کو بوسے دیتے  
اور زبان حال سے کہتے:۔  
نظر نے گنبد خضریٰ کا جب طواف کیا

تو ہر گنہ خدا نے میرا معاف کر لیا  
عازم مدینہ شریف ہوئے سے قبل ہی آپ کے حضور غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی خوشنودگی چاہتے ہوئے سیرت غوث الثقلین کتاب تصنیف فرمائی

۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء

میں جب مرزا قادیانی کی ناپاک ذریت نے مسلمانانِ پاکستان کی غیرت کو  
لٹکارت کر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور ختم نبوت کے  
تحفظ کے لیے ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے شیخ طریقت حضرت  
سید محمد شفیع صاحب قادری نورہ اللہ ترکہ کے ارشاد اور استاذ و کرم

الحدیث حافظ محمد عالم کے حکم سے علامہ سیالکوٹ کے ساتھ مل کر بڑی مہم  
سے قرآن مجید نبوت میں حصہ لیا اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ضلع  
سیالکوٹ کا طوفانی دورہ کیا۔ سینکڑوں جلسوں سے خطاب کیا۔ متعدد مقدمات  
قائم ہوئے۔ اسی دوران آپ نے دمرزا قادیانی کی حقیقت کے نام سے ایک بیسوط  
اور جامع کتاب تالیف فرمائی۔ یاد رہے۔ رتو قادیانی کے سلسلے میں حضرت قادری  
کی تقاریر پر دلچسپی اور غیر معمولی کلمات تحسین کہتے۔ حضرت قادری اور علامہ  
سیالکوٹ کا یہ عظیم کارنامہ تاریخ کے صفحات پر ثبت ہے۔ جس سے تمام ملت  
الامیر آگاہ ہے بالآخر مسلمانوں کی متحدہ کوشش اور قربانی کے نتیجے میں نوائے  
سار قادیانی منکحل ہوا اور اہل میں قائد اہلسنت حضرت شاہ احمد نورانی  
نے قیام واداسپیش کی۔ جس کو بالاتفاق پاس کر لیا گیا اور اس طرح مسلمانوں کا یہ دیرینہ  
مطالبہ منظور کر لیا گیا اور ختم نبوت کے منکحل لہری اور قادیانی مرزائی غیر مسلم اقلیت  
وارد کیے گئے۔

۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

میں مہم کوئی انجمن خدایان اہلسنت کی بنیاد رکھی۔ جس میں وکلاء، پروقیس،  
اساتذہ، طلبہ، کاروباری توجروں کو شامل کر کے ان میں مذہبی لگن پیدا کی اور یہ  
امن مسلک اہلسنت کی گرفتار خدشات سرانجام دے رہی ہے۔ اس انجمن کے  
مام سے نوجوانان اہلسنت میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ انجمن خدایان اہلسنت  
کی بلندی مرکز میں سے خدایان حواس باختر ہو گئے۔ اس انجمن کے زیر اہتمام  
رسالہ حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری کی سرپرستی میں عظیم الشان  
روزہ سنی کانفرنس منعقد ہوتی ہے جو کہ ایک شال کانفرنس ہوتی ہے۔

۶۱۳۹۷ / ۶۱۹۷۷

اللہ تعالیٰ نے حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری صاحب کو علم و فضل اور گونا گوں عاقلین اخلاق کے علاوہ کامل درجے کی جرات و استقامت بھی عطا کی ہے آپ نے سخت سے سخت نامساعد حالات میں بھی حق گوئی کا فریضہ ادا کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ نے عملی حصہ لیا اور علماء سیالکوٹ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ کلہ الخی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلی کہ سنت یوسفی ادا کی۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کی چار دیواری بھی اس مرحلے کو درس و ہدایت اور تلقین و ارشاد سے باز نہ رکھ سکی اور اپنی ایمان افروز تقریروں سے قیدیوں کے دلوں کو نور ایمان اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سے گمانے رہے۔

۶۱۳۹۸ / ۶۱۹۷۸

۱۷، ۱۸ اکتوبر کو مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقدہ "سنی کانفرنس" میں بلاشبہ لاکھوں افراد اہلسنت نے پاکستان کے ہر شہر اور گاؤں سے بڑے پوسٹ و جذبے کے ساتھ شرکت کی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کا مقصد وحید یہی تھا کہ سواہ علم کو ایک پلیٹ فارم پر یکجہ کر کے مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد کی جائے اور عہد کیا جائے کہ اس ملک میں کوئی ایسا نظام برداشت نہیں کیا جائے گا جو اسلام کے شافی ہو اور کسی اقلیتی جماعت کی طرف سے ٹھوٹا گیا ہو۔ بہر حال حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے ائمہ کرام شیخ الحدیث حضرت العلامة مولانا حافظ محمد عالم بہتم دارالعلوم

جامعہ خفیفہ دو دروازہ سیالکوٹ کی قیادت میں منع علاقے سیالکوٹ کے قافلے کے ۱۷ اکتوبر کو ملتان شریف پہنچے۔

۶۱۳۹۹ / ۶۱۹۷۹

۲۵، ۲۶ مارچ کو رائے ڈنڈر مصطفیٰ آباد میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی۔ پاکستان کے تمام سنی علماء و مشائخ اور لاکھوں عوام اہلسنت نے شمولیت کی، حضرت مناظر اہلسنت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے استاذ کرم کی معیت میں دیگر علمائے اہلسنت سیالکوٹ کے ساتھ میلاد مصطفیٰ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ بلکہ اس کانفرنس کی تیاری و انعقاد کے لیے سیالکوٹ شہر سے مالی تعاون اور نشر و اشاعت کے سلسلے میں بہت کام کیا۔ اکابرین جمیعت اس کے شاہد ہیں۔

عجاہد ملت مناظر اسلام حضرت العلامة الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ قادری صاحب خطیب اعظم سیالکوٹ نے عشقے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شرار و مست اور بے خود ہو کر مذہب اہلسنت و جماعت کے عقائد و صداقت و حمایت اور بد مذہبوں، مکرانہوں، عرافیوں، ریبندیوں، دلیہوں، خبیثوں اور مرزائیوں کے رد میں متعدد ایمان افروز باطلہ سوز کتب و رسائل تصنیف و تالیف فرمائے۔ جن سے اپنے اور بیگانے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ حضرت قادری صاحب کے بعض مشہور و معروف شہر آفاق تصانیف حسب ذیل ہیں:



## ۱۔ انا نورا محمدیہ

اس کتاب میں مرد و کمین نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے بارے میں قرآن و حدیث اور کتب لغا پر سے ثبوت دیا گیا ہے نیز دیوبندی اور دہلوی اکابرین کی کتب سے نورحسی ہونا ثابت کیا ہے۔ جا بجا قورات زبور، انجیل کی کتب سے نبی رحمت، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر مکمل اور تاریخی و مستند کی حیثیت رکھتی ہے۔

## ۲۔ مشائخ و درویش

اولیاء و تارک الدنیا درویش رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکمل امور و بحال حالات و واقعات اور کمالات پر مشتمل ہے گویا کورسے میں دریا بند کیا ہے۔ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

## ۳۔ ماتمہ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار و صحابہ کرام، مفسرین، محدثین، علما و محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیوبندی و دہلوی مولویوں کے ارشادات و اقوال میں دو سو چالیس مستند کتب کے حوالہ جات سے ماتمہ اور پاؤں چومنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ حضرت تادری کی یہ تالیف فوقتاً مذکور ہے۔

\*

## ۴۔ وہابیت اور مرزائیت

اس کتاب میں وہابی مولویوں کے نزدیک مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کے فتوے درج کیے گئے ہیں۔

## ۵۔ قصر وہابیت پر ہم

وہابیوں کی عیاریوں اور مکاریوں کو درپردہ روشن کی طرح عیاں کی گئی ہیں تحریف، یہودیانہ کٹر و بیعت، کذب و جھوٹ بولنا، اکابرین دہلیہ کا بیہوش ہونا، کثرت ان کی اصل کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز مناظروں میں وہابیوں کی شکست کا بھی بیان ہے۔

## ۶۔ فتنہ ناجیہ

اس کتاب میں ۸۰ مستند کتب سے ثابت کیا ہے کہ ناجی اور ضعیفی فتنہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت سے نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیضی ترجمان سے اہل سنت و جماعت کا ناجی اور ضعیفی ہونا ثبات ہے۔

## ۷۔ عقائد وہابیہ

اس کتاب میں غیر متفقہ و دیوبندی، یعنی جماعت اور جماعت اسلامی کے اکابر کے عقائد ان کی ہی کتابوں سے پیش کر کے ان کا رد قرآن و حدیث سے کر کے حقانیت اہل سنت و جماعت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

## ۸۔ اثبات غفل میلاد شریف

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک مانا از روئے قرآن و حدیث  
دیگر مفسرین کے اقوال سے ثبوت پیش کیا ہے۔

## ۹۔ تہنیت نقشبندیہ

حضرات اولیاء نقشبند رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات اور ان کے  
نظریات و عقائد اچھوتے انداز و بیان سے پیش کیے ہیں۔

## ۱۰۔ ایزراقادیانی کی حقیقت

اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قائلین  
ہونا ثابت کیا گیا ہے اور ختم نبوت کے ساتھ مزاقادیانی کے توحید و رسالت کے  
متعلق کفریہ عقائد اس کی کتابوں سے درج کئے گئے ہیں۔

## ۱۱۔ ۱۲۔ اہل تقریریں

اس کتاب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے بارے میں  
ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عجیب، فضائل اذان، فضائل نماز، فضائل  
دروہ، نماز اور اذان کے بعد درود شریف اور ذکر، فضائل رمضان شریف  
بیس رکعت تراویح، فضائل صدیق اکبر اناہل بیت اطہار، تمام کی مائت،  
فضائل مدینہ منورہ کے عنوانات پر بہترین اور نازانہ تالیف ہے۔

## ۱۲۔ وہابی مذہب کی حقیقت

اس کتاب وہابی مذہب کی تاریخ ان کے مولویوں کی بیعت، کردار و نظم

تشد و اور اکابرین کے حالات درج کیے ہیں نیز ان کے اللہ تعالیٰ، حضور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام، خلفاء راشدین صحابہ کرام  
علیہم الرضوان اور بزرگان دین علیہم الرحمہ کی ذات و صفات کے متعلق عقائد  
باطل اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریفات انہیں کی ۵۵۰ مسئلہ کتابوں کے  
حوالہ جات سے درج ہیں۔

## ۱۳۔ وہابیت کا پول سٹارٹم

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت حنیف الملت نے احسن انداز سے وہابیوں  
کی تحریروں ہی سے وہابیت کا پول سٹ مارٹ کیا ہے۔

## ۱۴۔ اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سواد اعظم کی پیروی کرو یعنی  
مسلمانوں کی اس جماعت کی جو ہر دور میں اکثریت میں رہی ہو۔ اس لیے  
حضور سرور کون دکان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا گراہی پر اجتماع و اتفاق  
ممکن نہیں۔ اسلامی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ہر دور میں اہلسنت و جماعت  
اکثریت میں رہے۔ حضرات فقہاء اربعہ یعنی سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ  
سیدنا حضرت امام مالک، سیدنا حضرت امام شافعی اور سیدنا حضرت  
امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلسنت ہی سے تھے اور ان کی  
پیروی ہو گیا امت مسلمہ کا اجتماع و اتفاق ہو چکا ہے۔ پس حافیت کا راہ  
مسک اہلسنت و جماعت ہی ہے اور حضرت حنیف الملت مولانا حنیف الملت  
قادری نے قرآن و حدیث اور دیگر کتب کے شواہد سے ثابت کیا ہے کہ  
اہلسنت کے عقائد کتب و سنت کے مطابق ہیں۔ نیز

ادیا رہا کہ ماننے والے ہی پہنے اور کئے اہست میں اور اس طریق کے خلاف  
چلنے والے وہابی، نجدی و دہلوی ہیں۔

## ۱۸۔ سیرت غوث الثقلین

اس کتاب میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچپن سے لے کر آخر  
تک حالات اور کرامات کا تذکرہ اچھوتے انداز سے ایک سو گیارہ مستند  
کتب کے شواہد سے پیش کئے ہیں۔ حضورؐ کی کرامات پر بدعتیہ و جوافشا  
کہتے ہیں۔ ان کا جواب ان کے بڑوں کی کتابوں سے دیا ہے۔ درحقیقت  
سیرت غوث الثقلین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ کسی ایک واقعہ کو بھی سند کے  
بغیر شالی نہیں کیا گیا۔ ہر واقعہ کی جزئیات تک ہر تفصیل و تحقیق کے بعد  
صحت اور درست ثابت ہونے پر ہی ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور اس  
کے ساتھ شہدین کی مستند اور مسلم کتب سے حوالہ جات نقل کر دیے  
گئے ہیں تاکہ کوئی پہلو نشہ نہ رہے اور نہ ہی کسی بات پر تشکیک کی  
پر چھائیاں پڑیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب ایک قابل اعتماد تاریخی  
دستاویز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ آپ کی ہر تقریر، احادیث حق اور ابطال  
باطل پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ تقریر و تحریر کا  
بیک وقت کسی ایک ذات میں اجتماع شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتا  
ہے لیکن براؤن اعظم حضرت قادری صاحب میں یہ دونوں صفات ایک ساتھ  
پائی جاتی ہیں کہ جہاں آپ میدان تقریر کے شہسوار اور انکسیر تحریر کے تاجدار  
ہیں۔ وہاں راہ طریقت کے ایسے شاد اور خواص بھی ہیں کہ آپ کا دامن  
علم و عرفان کی تجلیات کے ساتھ ساتھ مہیاست مدن کے ابدار موتوں سے بھی  
جگمگا رہتا ہے۔ محمد رضا مصطفیٰ اعظمی  
۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

## کتاب سیرت غوث الثقلین علیہ السلام مقتدر مشائخ عظام اور علماء کرام کا تصدیق

شہنشاہ ولایت، منبع رشد و ہدایت، حضرت قلیدر سید علی حسین شاہ صاحب  
دامت برکاتہم، سجادہ نشین آستان عالیہ عارف ربانی، غوث محمد علی حضرت پیر  
سیّد جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ، لائٹا ملی پور، سیال شریف، ضلع ساکھوٹ

۱۔ سیدنا غوث الاعظم  
مجاہد ملت و قائد ملت، قائد اتحادی ملت، الزمان کی کتاب سیرت غوث الثقلین  
چند مقامات سے لکھی، جلیا کر نام سے ظاہر ہے یہ تقریر غوث الاعلیٰ شاطب  
الاقطاب، فدا الافراد، سید لایسا و حضور سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزلی  
کے مقدس سوانح حیات کے موضوع پر ہے۔ جہاں تک کتاب کے موضوع کا تعلق  
ہے اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ فی الواقع اہل ایمان و عرفان کو حضور  
سیدنا غوث الثقلین سے جو عقیدت ہے اور ایسے کلام میں اس کی مثال نہیں اور  
نہیں ملتی، عوام و خواص حضورؐ کے دستِ دم کے متاع اور شاہ و گرد اجانب کے  
گنجینہ فیض کے سامنے ہیں، سب کا اتفاق ہے۔  
غوث اعظمؒ درمیان اولیاء چوں کہ مستند و عالمیان انبیاء

یوں تو اس مقدس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن متبع مسائل  
اور کثرت حوالہ جات نے اس کی قدر و قیمت میں اضافہ نہ کیا ہے۔  
خوہاے کہمر لائے جلیل در کیم اپنے محبوب در کیم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
اور خود حضورؐ غوث جیلانی علیہ الرحمۃ کے طفیل کتاب کو جلیل عام و دوام عطا

فرماتے اور مولانا موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔  
 موصوف کو علی حسین علی گوری نظم خود  
 ۱۹ شعبان المعظم ۱۲۹۴ھ

قائِدِ مِلّتِ عَزِيزِ اَمْسَلَتْ عِلْمُ اَمْرِ شَاهِ اَحْمَد نَوَازِ قَاضِی اَبِی اَبْنِی اَمَلِ  
 مَدَنِ اَآلِ وِلْدِ اِسْلَامِکِ مَشْنِ وِ مَدَرِ کَرْنِی جَعِیْتُ عِلْمًا۔ پَکِستان

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على حبيبنا  
 ومولانا محمد خاتم النبیین وعلى آله وازواجه واصحابه و  
 اولیاء اُمتہ ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔  
 کتابِ مِطْطَابِ سیرتِ عِزّتِ اَشْعَثِیْنِ تَأْلِیْفِ حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُضِیَّا اللّٰہِ  
 قَادِرِ مَلّا مَلّا حَفْظِ سے گُورِی اے حدِ سِرّتِ ہر گئی کہ مولا نام موصوف نے اس پر  
 قلم اُٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

سوانحِ محبوبِ سبحانی قطبِ ربّانی مستبیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ  
 اُمتِ اسلامیہ کا عظیم سرمایہ ہے حضرت سید جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح  
 کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ پر بیٹے شمار کرتا نہیں گئی گئی ہیں اور تقریباً دنیا  
 کی بیشمار زبانوں میں موجود ہیں۔  
 اُمتِ اسلامیہ برحق دنیا تک حضرت کی سیرتِ مبارکہ سے استفادہ کرتی  
 رہے گی۔

مولانا ضیاء اللہ قادری مدظلہ قابلِ مبارکباد ہیں حق تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول  
 فرمائے اور کتاب کو مقبولِ عام بنائے۔ آمین

والسلام

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقِ خفّہ

۵ مارچ ۱۹۷۵ء

تملیبِ پاکستان علامہ دہلوی  
 مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قاضی دہلوی

نحمدہ و بھ نستعین بفضلی و تسلی علی النبی الامین

اس وقت کتابِ سیرتِ عِزّتِ اَشْعَثِیْنِ میرے سامنے ہے جو چھوٹے مائز  
 کے دو سو چالیس صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ عمدہ کاغذ اور کتابت و طباعت خوشگوار  
 ہے۔ کتاب کے مؤلف قاضی نوران مولانا ابو الہام محمد ضیاء اللہ صاحب قاضی  
 نے اس علمی و تحقیقی کوشش کو جہانِ دو سو اسی تالیفیں صفحات میں ایک سو دو کتابوں کے  
 حوالوں کے ذریعہ قابلِ اعتماد و تکریمِ علماء دینِ علمائے اُمت اور اولیاء اُمت کے جیسے  
 محبوبوں سے سجایا ہے وہاں باوجود مخالفت کے تند و تیز چھوٹوں اور بے دردیوں  
 کی دستبرد سے بچانے کے لیے کاشوں کی باطل شکنی کے لوازمات بھی لگادی ہے  
 مولانا کا یہ کارنامہ برحق و نیا کامیابی رہے گا اور وہ نورانِ جن کے لیے عطیہ  
 فضائی یعنی مقامِ قرب تک رسائی حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کرتا رہے گا۔

کتاب کا مطالعہ کرتے وقت بھی سوز و سازِ رومی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے  
 اور کبھی عشق و محبت کی مستیِ حبیب و گریبانِ چاک کرنے پر آمادہ نظر آتی ہے۔  
 کہیں شریعتِ مطہرہ کی مخالفت و ردی پر چین خوشیت پر جہاد و جلال کی شکنیں  
 نظر آتی ہیں اور کسی وقت پر محبتِ مجرے انداز میں کتابِ مسند پر عمل کرنے کی ترغیب  
 ملے گی حضورِ عِزّتِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی رہبروں کو رہبر بنانے اور  
 رہبروں کو منزلِ صدق و صفات تک پہنچانے میں گزری کبھی نگاہِ قہر آگے مڑنے والے  
 کو زندگی بخشی اور کبھی جنتیں لبِ لبانے تپتے دِل کو سکون عطا فرمایا۔

وہ مسکرائے حجاب ہی کیوں میں پڑ گئی !!

یوں لبِ کشا ہوئے گنگاں بنا دیا

میں فاضلِ مؤلفہ کی کاوش پر مدیہِ تیر کی پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں  
 کہ حق تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبول بخشے بقائیدنِ کرام سے التماس ہے کہ



چرا حبیب نشینی و بادہ پیمانی !!  
بہ یاد کر صہبان بادہ پیمانی !!  
دعا گو!

شاہ محمد عارف اللہ قادری راولپنڈی

فخر الجہادہ آستانہ علامہ سائف اللہ عالم صاحب  
شیخ الحدیث و المتقیہ جامعہ اسلامیہ راولپنڈی

عزیز اللہ حضرت مولانا علامہ محمد بنیاد اللہ قادری زادہ اللہ علیہ و آلہ و سلم  
تالیف کردہ کتاب میریت غوث اعظمین فاضلی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی میریت  
کا ایک آئینہ ہے۔ اس قدر علاوہ پر یہ میں حالات تقریر فرماتے ہیں کہ موجودہ تالیفات  
میں اس کی نظیر نہیں۔ ہر بات ہوا درج فرما کر وہ عظیمین کی ایک مشکل کا حل کر دیا  
ہے اور تمام الناس کو مطمئن کر دیا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مگر فرماتے ہیں کہ ہر کہ کتاب میریت  
و غور اہل نسبت بنام میں قبول کنند اور احق سجادہ و توفیق و رحمت کند ہر دوسے و توہ  
بہتہ اور اہل جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادہ مند  
کے حلقے میں شامل ہو گیا۔ حق تعالیٰ اہل سجادہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ اور اس پر رحمت  
نازل فرماتا ہے۔ اور اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (راغب الاشراف علیہ السلام)  
اس لیے سجادہ پر کہاجا سکتا ہے کہ یہ کتاب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ  
سے راجع پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ گویا کہ عالم کے لیے مرشد کا کام  
وینے والی کتاب ہے۔

العبد الفقیر

محمد عالم

براہمہ جعفریہ دودر دوازہ سیالکوٹ

سلطان الاولیٰ علیہ السلام حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ  
میریت غوث اعظمین فاضلی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی میریت

عزیز اللہ حضرت مولانا محمد بنیاد اللہ صاحب علیہ السلام کی تالیف میریت غوث اعظمین  
کو میں نے پڑھا۔ شاہراہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میریت کے مضمون  
پر یہ اپنا جواب لکھ رہا ہوں۔ فاضل توفیق نے میریت غوث کے ہر پہلو پر عالم  
و متعادل انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور اس موضوع سے متعلق جو مسئلہ بھی ہے اسے  
دلائل کے ساتھ ثابت کر دکھا یا ہے۔ ایسی کوئی بات خوش عقیدہ کی بنیاد پر ثابت  
نہیں کی بلکہ تحقیق و دلیل سے اسے واضح کیا ہے۔ اور کوئی بات محض شکی سنانی  
اس میں درج نہیں کی۔ بلکہ اصل کتاب میں دیکھ کر اسے درج کیا ہے اور کتاب کا  
نام اور مضمون فقہی لکھ دیا ہے اور یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ میریت حوالہ رہات میں  
حوالہ غلط ثابت کرنے والے کوئی حوالہ لکھ کر روپروایا نام دیا جائے گا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میریت پر مشتمل زبان آورد و ملل تحریر اس  
سے قبل نہیں دیکھی تھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علیہ السلام کی حالات و  
ارشادات اور آپ کے تصرفات و کلمات پر مبنی کے لیے یہ میریت غوث کا کتاب ہے  
عوام کے علاوہ خواص کے لیے بھی مولانا کی یہ تالیف بڑی مفید و مسلمان ہے۔  
اسے پڑھ کر آپ اس کی ہر بات کو بھرے اجلاس میں دھڑلے سے بیان کر سکتے  
ہیں۔ خدا کے فضل سے اس کی ایک ایک مطبوعہ دلیل و برہنہ ہے۔ حضرت جے کو اس  
کتاب کو بغیر پڑھا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے۔

ابوالنور محمد شہید کوٹلی لہارانی

پیر ولایت عارف شریعت حضرت پیر جانو زین فضل شاہ صاحب  
سجادہ نشین قاضی باقر علی گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى اسلام على عباده الذين الصلوا

فاضل حق حضرت مولانا خواجہ شمس الدین عارف قادری مدظلہ کے کتاب متطلب سیرت  
عوث الثقلین نمونہ مقامات سے ہے یہ دراصل ایک قسم کا بیڑہ ارادت ہے  
جو انہوں نے مبارک و غوثیت کی اس میں پیش کیا ہے حضور سیدنا حضرت اعظم مہرب  
سماوی شیخ شمس الدین عارف قادری مدظلہ کے سرور الصمدی کی ذات مقدورہ صفات پر  
عرفی و فاضلی، اردو و عربی، تقریباً ہر زبان میں کئی شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر  
مصنف نے اپنے اپنے رنگ میں خوب داد و تحقیر دی ہے کسی نے بعض مہربان  
انداز میں سخاوت کو نکھارا کسی نے عاشقانہ طرز بیان اختیار کیا کسی نے لطافت و تعریف  
کے نگار سے تیار کیے اور کوئی فقر و اجتہاد کے دروازے سے داخل ہوا۔ مگر مجھے  
خوشی ہے کہ حضرت علامہ خواجہ شمس الدین عارفی نے تقریباً ہر پہلو کو پیش نظر رکھا ہے اور  
ہر رنگ کے ذوق کی پیاس بجھانے کی کوشش کی ہے یہ جامع و مانع کتاب فی  
الواقع ایک ایسا گلدستہ عقیدت ہے جس میں عقائد و اعمال، علوم و فنون اور عقیدت و  
تدقیق کے خوش رنگ جیسے پھول جملے ہیں جن کا ہر شاخ و برگ حسیں و رفیع ہے جس کی  
ایک ایک سطر علوم و معارف کا غنیمت اور ہر سطر شاید اس میں کونف کے نام کی خدا داد  
تائید بھی شامل ہے، خواجہ صاحب اس کثرت سے ہیں کہ میں اور بیدار شاید اس میں  
دوسروں کی زبان سے سنے انہوں کی باتیں سنوائی گئی ہیں اور ان کے افکار سے بھی ان  
کے افکار کو بے نیاز و شائبہ کیا گیا ہے۔

کتاب کی کچھ نشو و نما ان خصوصیات میں ہیں جن کی بنا پر عوام و خواص نے انہیں  
باحق و باحقہ قرار دیا اور نہایت ہی قابل تہنیت میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہو گیا۔ اب  
دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے اور اس کا تیسرا ایڈیشن کی کتاب کے افادہ و فواید

اُنہا کو دیا ہے مجھے اُمید ہے کہ حضور عوث اعظم کے سیرت نگار ہونے کی حیثیت  
سے مولانا کا نام سب سے زیادہ نیک و نڈھ و تائبہ دہے گا خالق کائنات اس اُمید کو  
بجھلائے اور مولانا کی تحریر و تقریر میں مزید برکت فرمائے بجاہ الکریم علیہ السلام  
والتسلیم

دعا کا حفاظت یہ فضل شاہ ساکن قاضی باقر علی گجرات  
بقلم محمد علی نقشبندی صاحب علم اعلیٰ حقیقت علمار پاکستان پنجاب

سلطان المناظرین شہر المصنوع علامہ محمد عارفی صاحب  
خطیب سالکین

فقیر نے اپنے عزیز و محترم محکم معظم عشر ناضل و جوان کار سال نورانی "سیرت  
عوث الثقلین" علیہ مرتبہ الاولین چند مقامات سے دیکھا یہ درالذکر ان واقعی  
حضور سیدی مہربان شیخ ذفری لیدوم و ذفری حضور سیدنا حضرت اعظم عوث اللہ ربی  
عوث الارض و السماء عوث العالمین علیہ رحمۃ رب العالمین کی سیرت مبارکہ میں  
بے حد متعجب ہے لہذا میری مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے تاکہ ساری  
نسلوں کو یہ سال نورانی چھو کہ حضور سیدنا حضرت اعظم کے حالات مبارکہ سے  
واقفیت حاصل ہو جائے اور نسلوں کی عقیدت بارگاہ غوثیت دن رات  
زیادہ سے زیادہ ہوتی رہی جائے۔

مولانا کو اس کو قبول فرماتے فرماتے برکت اور فلاح نہایت بلند ہے اور مسلمانوں  
کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین!

فقیر محمد عارفی صاحب اللہ ساک عوث اعظم عوث اللہ ربی عوث الارض و السماء  
عوث العالمین خطیب شہر سالکہ شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

فتاویٰ رضویہ شیخ القرآن علامہ غلام علی صاحب ادکاروی  
صدر مجتہد العلماء پاکستان انمولہ پنجاب

حضرت علامہ مولانا محمد عیاد اللہ صاحب قادری رضوی نے سیرت غوث  
اشقین رضی اللہ عنہ پر جو کتاب تحریر فرمائی ہے فقیر نے اس کے اکثر حصہ کا مطالعہ  
کیا ہے یہ تصانیف عالی حضرت حضرت نے محققانہ انداز میں حضور کو شرف پاک کی سیرت  
شریفہ کو بیان فرمایا ہے اور وقائع نگاری میں بعض جذبات سے نہیں بلکہ حقیقت  
شعاری سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محبوب سمانی قطب ربانی  
شہداء و لامکانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیزہ اور دیگر مجدد اولیاء  
اللہ کی جتنی محبت عطا فرمائے اور ان مہربان خدا کے نقش قدم پر چلتے کی توفیق دے  
امین دعاؤں میں درج ہے امین۔ یاد۔ الشیخ ابوالحسن علی النعمانی الکافری، ادکاروی۔

عارف شریعت مخزن علم و حکمت الحاج علامہ شیخ محمد اشرف حسین صاحب  
سجادہ نشین دربار عالیہ چوہدر شریف ضلع بہک

عزیز میں ضلع جلیل منظر اہلسنت علامہ الحاج محمد عیاد اللہ صاحب قادری رضوی کی  
کتاب سیرت غوث اشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کا ذکر کا ذکر کا ذکر کا ذکر  
وہابی نے اہلسنت میں تصانیف کے سیدان میں اردو زبان اتنی بڑی کتاب آج تک  
نظر سے نہیں گذرا۔ کوئی بات صرف عرض عشق و عہد کی بنا پر نہیں کہی بلکہ ان کتب  
درجات کی روشنی میں عقائد اہلسنت و جماعت کو ثابت کیا ہے جن کتب  
ایضاً بھی مستند سمجھے ہیں مولانا کی تصنیف کے مطالعہ سے اظہارِ اُشس ہے  
جلیل المرتبت محدثین اور محققین کا بھی حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کیے متعلق وہی عقیدہ ہے جو آج کل کے کئی مسلمانوں کا ہے۔ مولانا کی تصنیف  
احباب اہلسنت و جماعت کے لیے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ اللہ کریم اس معنی  
کو قبول فرمائے آمین۔  
محمد ارشد حسین لری چوہدر شریف

شیخ محمد اشرف علی سنت حضرت مولانا محمد عیاد اللہ صاحب  
ایم اسے (السلامیات) ایم اسے اردو خطیب اعظم پاکستان

### تقریظ منقولہ

ایسا مہربان غوث اشقین	ایسا مہربان غوث اشقین
چار سو ملکہ کن رحمت غوث اشقین	چار سو ملکہ کن رحمت غوث اشقین
عقل و دین و قلب رحمت غوث اشقین	عقل و دین و قلب رحمت غوث اشقین
انکم اسے مدد رحمت غوث اشقین	انکم اسے مدد رحمت غوث اشقین
بڑھ کے غوث رحمت غوث اشقین	بڑھ کے غوث رحمت غوث اشقین
رجا و بد و مروت غوث اشقین	رجا و بد و مروت غوث اشقین
حق سے دے شرف رحمت غوث اشقین	حق سے دے شرف رحمت غوث اشقین
جب از اسے پہنچیں رحمت غوث اشقین	جب از اسے پہنچیں رحمت غوث اشقین
کیوں نہ شہنشاہ رحمت غوث اشقین	کیوں نہ شہنشاہ رحمت غوث اشقین
صوفی صوفی بے سود غوث اشقین	صوفی صوفی بے سود غوث اشقین

کاش اسی کو بھی دین زور دینا سچے عارفان  
دوستگیر بہرہ حضرت غوث اشقین  
محمد عیاد اللہ صاحب ایم اسے اردو خطیب اعظم پاکستان  
لے خواجہ خواجگان قبا عارفان خواجہ قطب الدین بنوایا کی دعا سے کافر مرے۔



نظر آویں

نسخه و تعلیق فیض علم علی رساله الکفر بحکم ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زیر نظر کتاب سیرتہ عثمان اشعلیقین سید الاولیاء سید الافاضل محمد سعید جیلانی  
عثمان سہدائی شاہزادہ ارکانی منصور سیدنا مسیح خدائے عالم و جلالہ و جلالہ قدس سرہ  
الہدیہ کی سوانح حیات اور سیرتہ طیبہ کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ یہاں اس کی سیرت  
شیخ کی عظمت و قدس کا قلم ہے (ظہیر بن اعظم) اور اس سے ہے۔ دوسرے شیخ الاسلام  
ہی شیخ شمس الدین لکھی ہیں شیخ الاسلام بھی ہیں شیخ ابوالحسن علی ہجو۔ وہ مکرر دعا و تعلیم  
اور حرم ربیہ وغیرہ ہیں۔ دوسرے شاہان نبوت اور اراکین محمد رمضان ولایت ہیں۔

وہ عبد القادر قدرت نہا میں      وہ محبوب حبیب کبریا میں

وہ ہیں نور نگاہ شاہ علیہ  
وہ ولیند جناب مرتضیٰ ہیں

نہیں ان سا کوئی واللہ باللہ امام اولیاء و اصفیاء ہیں

وہ بھی الدین ہیں اور اہل دین اُن کے ممنون ہیں۔ یہی وجہ ہے ہر دین کو مسخر جانتا ہے وہ بھی الدین کو ماننا سمجھتا ہے۔ دین اُن کے لہجہ زندہ ہوتا ہے۔

بہترین اور سب سے بڑا دین زندہ ہوتا ہے۔ ان کے فیضانِ نغمہ سے ہوتا ہے۔

شیخِ محقق سے سنئے فرماتے ہیں۔

اگر کوئی مسلمان قطب یا زور قطب الاقطاب است و اگر مسلمان اور سلطان  
الاسلامین محمد الدین کریم الاسلام نہ ہو گا تو ملت کو فرار یا پیرانہ کا شیوہ ہو  
حیثیت زبیر مرتضیٰ کو ایسا ورنہ از حق و قیوم است و اجازت دے (راغب الاصفہانی)  
ہم دین کے محتاج ہیں اسے محمد الدین سے مانگتے ہیں۔ اور جو مانگتا ہے جو  
شناخراں محتاج ہے۔ جو پتہ نشان خدائی کرتا ہے اتنا الیتا ہے۔ آپ نے دیکھا  
نہیں یہی محمد الدین کا در فیض ہے جس پر پشت بندی، نادری، حبشیہ و سہروردی  
تمام اکابر و زور و زور گزین اور باغوش، کھک شکان، غولوں سے فائدہ بہستی

مگر ما گرم ہے۔ مولانا حاتمى ايوں عرض گزاريں۔

و مصطفیٰ را چه گویم شهر عزت انقلینا  
محبوب بنی ابن حسن آل حبیب

بہر حال اگر کم کام باسب کرم دے دے اور دعا میں دینے والے مرنے والی کا پاس سے ہیں۔ کیونکہ بزرگ و بزرگ علین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم گوشت کھانا اور رحمت ہے۔ اگر بھی جان دین امر ادھانی رسبے تو بھرے کے کیا صورت۔ بیاباغ واد کے والی کا تہہ ہے۔ یہاں بھی واد نے تو بھر کمال ملے گا۔ میرے عزیز و بزرگ دوست فاضل فریمان و اعظم شیخ بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ فرمایا ہے کہ اگر کسی نے میری دعا پڑھ کر کسی کو مرے ہوئے میں۔

انہوں نے میرے مکتوباتِ عشقِ اہل بیتؑ کو کہہ کر شامِ خرابی کی ہے اور میری دل کی  
 نظر کو کیا اثر سے فیضانِ دین و ایمانی مانگا ہے۔ یہ اوجہ دل کہتا ہے کہ رات  
 نے جرم مانگا تھا یا لیا ہے کوئی ریاں جو مانگا ہے یا لیتا ہے۔ بلکہ یوں محسوس  
 ہوتا ہے کہ رات نے اپنے کتابِ قصی نہیں کھولائی کسی ہے۔ گویا کچھ وہی کیفیت

نعت کا رنگ جوہر لا تو میں سمجھا ا غنیم

پہلے میں کہتا تھا اب کوئی کہلوانا ہے

مولانا کی اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور مجھے یہ مختصر جائزہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

میر جی ہے کہ کو گویا میں خوش اظم کے شاگرد کا درجہ مستحق ہوں اور علام غلامی نے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے اپنا فرض پورا کر دیا ہوں، تو وہ کوئی باران کے دردم فقیہ ہے کہ نذرِ بربائی میں جنول نے قیام پاکستان کے چند ہی بعد عرصہ میں سستی میں غرق ہو گیا۔ اور کوئی تو تحریک کی صفاسا نہ تھی۔ اور سال تک دین، مہلک ملک، امن، نفاذ، فتنہ و نا پائی جس کے متعلق عام قاریت ہے کہ:

تو گھونٹ دیا اہل بدر نے تیرا کہاں سے آئے صد لا اذ لا الا اللہ  
اور اُن نو جوانوں میں قسمت حاصل کی جن کے بارے میں کہہ کیا مشاہدہ



ترقی پاتے ہیں لوگ کے ہمارے زور میں کھو کر  
تجربہ ہے کہ کچھ لیتے ہیں تب ہمارے جھگڑتے ہیں

مگر ہمارے فاضل دوست پر بھی الدین کا سایہ تھا۔ زور میں کچھ نہیں  
بلکہ علم و فن حاصل کرنے کے لیے جامعہ نعیمیہ دو دروازہ میں اساتذہ العظام  
افتخار الشیخ الحدیث والحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم مدظلہ کے سامنے  
لے آئے۔ بلاشبہ یہ کتب کی کرامت نہیں تھی بلکہ صرف فیضانِ نظر تھا کہ یہ زور میں  
مختور سے ہی عرصے میں علوم دینیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ بلند پایہ ناظر اور

اور تبول عام واعظ بھی بن گیا۔ اسی دورانِ حذبہ شوق پر طریقت و تجرید و مابیت  
حضرت پیر شفیق دامت برکاتہم القادسہ دین کے نام نہامی سے یہ کتاب  
معنون ہے کہ اس کتاب کا علی پر لے گیا کہ اس کی نظر سے سولے پر سہا کے کام  
کیا علم و فضل میں نا اہل یا اہل آئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مولانا میدان تحریر میں بھی  
در آئے۔ مدتِ قبل میں انہوں نے فرقہ ناجیہ دہلی مذہب کی حقیقت و حجرات  
نبویہ ہاتھ پاؤں پر سننے کے ثبوت وغیرہ لکھا ہیں کہ وہ اس پر کتاب اپنے  
موضوع پر صرف آخر نظر آتی ہے۔ اب میریت حضرت الشفیق کی طرف توجہ  
دی تو احیاء کے انبار لگا دیتے۔

مولانا بجا سادگاہ بند ہیں۔ وہ قطع و تکلف سے کوسوں دور ہیں ان کی  
تہریر بھی سادگی و یکبارگی کا مرقع ہوتی ہے اور تحریر میں بھی یہی رنگ نمایاں ہے  
عربی خط کے بعد اب اس سے ہوتی اور مولانا نے یوں آغاز کیا جیسے کوئی  
طویل کتاب نہیں بلکہ خاک کھڑ رہے ہیں۔ انداز دیکھئے۔

اسم شریف عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)  
کنیت ابو محمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(صفحہ ۱۲)

الغائب

اور پھر گویا جہان سے پیاسے کے کس نے رکھ دیا سائر کھانا کے مصداق

خاکر باقاعدہ تحریر کی شکل اختیار کرنا چاہا ہے۔ اجمالی تفصیل پر چڑھا جاتا ہے۔  
زور میں کتب کے تراویز تر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ حقائق میں وصل ہو کر دو  
چاپیں غلات کی عظیم کتاب وجود میں آ جاتی ہے۔ یا بالفاظِ دیگر

جو گئی ان کی غزل پر کچھ قصیدہ نور کا  
یک صد کتابوں سے دانہ کے حوالے اور ڈیڑھ سو سے زیادہ عزائمات  
ہر عنوان میں ہر بیان قاطع ہر تحریر ہر حال اور ہر حال پر پہنچ چکی ہوگی تو  
ان کی ہر تصنیف میں یہ وصف مشترک ہے مگر یہاں یہ وصف کسی گنا زیادہ نظر  
آتا ہے۔

حضرت سیدنا حضرت الشفیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت زور شافع لوم الشیخ  
سید الشفیق بنی المؤمنین جناب محمد مصطفیٰ احمد جیسے علیہ التحیۃ والثناء کے سید  
کامل، مظہر عظمت اور دار شہ علم ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے حقیقت  
بالکل سمجھ کے سامنے آ جاتی ہے اور ان لوگوں کے لیے یہ کتاب تا زیادہ عبرت  
ہے جو جڑی ڈھٹائی سے اور تو اور خود سید کوئی عید الصلوٰۃ والسلام کے  
کلمات و تقررات کا انکار کر دیتے ہیں۔

انعم من یہ تصنیف لطیف، پرہیز دار سے شیعہ عرویت کے لیے شیعہ زور اور  
ساکانِ راہِ طریقت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہ ایک دائرۃ المعارف ہے  
جس میں عزت الہی کے حسب و نسب، خاندانی حالات و تقررات و کرامات  
اور تعلیمات و ارشادات کا حسین مجموعہ ہے۔ یہ طریقت و حقیقت کا نتیجہ ذکر  
ہے۔ علاوہ ازیں اس کی ایک نمایاں خصوصیت بھی ہے کہ دو زبان کی بہت  
سی اہم شخصیات کا تعارف بھی آگیا ہے۔ مولانا مدظلہ کا احسان زور واری  
چونکہ ہر بات کو نکھار کر سامنے لانا چاہتا ہے اس لیے وہ ہر قول کی قیمت  
اس کے تاثر کی عظمت سے لگوانا چاہتا ہے۔ اس انداز نگارش میں سراپا  
تکلیف بھی ہے، اتمامِ حجت بھی۔ اس طرح میرت کی یہ کتاب جدید و نامدار ارباب  
کامیاب و باخبرانہ بھی ہے کیوں نہ کہ وہیں میرے عزت کے تصرف نے بعض

شخصیات کو نمایاں اور بعض کو عیاں کر کے دیا ہے۔ اہم تہذیب و جہ و کرم کی  
کتاب کی عظمت کے لیے ہی کافی ہے کہ میرے دل نیت بشی دوران فخر  
الساکنین، زبیر العارفین، آفتاب طریقت حضور قلم الحجاج پیر سیدک سیدین  
شاہ صاحب و دست برکاتیم القادیسیہ جادو نشین علی پورہ شریف کی تصدیق آیت  
مجھ اس کے ساتھ شامل ہے اور امام سید طریقت فخرانی صفت عاشق رسول علامہ  
دولت شاہ احمد نورانی دہلی۔ اسے مذکور کی تقریظ بھی مندرج ہے۔  
ان کی دعا پر آمین کہنا ہوں بلکہ ان کی دعا اور ان کے جملہ جہاں آمین باد

نیاز کیش

محمد علی نقشبندی غفرلہ

نائب انجمن اعلیٰ حبیبیت علماء پاکستان پنجاب

## وجہ تالیف

لَحْمَدُكَ وَتُحْسِنُ عَلَيَّ رَسُولُكَ الْكَرِيمُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
حضرت قلب الاقطاب اثر الافاضات سید الاسرار شیخ المکرم دکن والاس  
سے اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی دعا  
سرو اللہ والی کا مقام اور اہل الرحمۃ علیہم السلام میں بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

حضرت غوث اقصیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک ذات پور ذات ہے جس سے  
خواہ کوئی اویسی ہو یا سہروردی، خواہ خراجہ عربیہ فرائضین الدین جی دس ترو سے  
نسبت رکھتا ہو یا خواجہ جگن ناتھ دھرم پور اللہ مرقدہ سے، ائمہ کبھی  
بھی سلسلہ سے متعلق ہو وہ حضور کا یقین، نیاز مند ہو گا۔ اور یہ نیاز مند کیوں نہ  
ہو جبکہ ہر سلسلہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض جاری و ساری ہے۔  
جس کا اثر اس سلسلہ کا علیہ کے برعکس اعلیٰ نے اپنی زبان سے خود کیا ہے۔

قیصر کو بھی سیدنا غوث اقصیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ کا علیہ قادریہ سے اپنے  
آقا سے نسبت، خواص بھر طریقت، منبع رشد و ہدایت، منبع شریعت و ولایت، مافی  
سلسلہ قیدی، مندی، مہرندی و وسیلہ برسی و غدی حضرت صاحبزادہ پیر شمس علی صاحب  
قادری لازالت شمس افکار السجادہ نشین دربار عالیہ طوسو شریف علی گڑھ کے  
توسل سے نسبت کا ثروت حاصل ہے۔

اگر درمافی لغوی کی وجہ سے عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ بارگاہ غوثیہ میں کتاب حق  
میں نذرانہ حقیت پیش کر سکے کہ سعادت حاصل کر دیں جس میں حضرت غوث الاعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات، ائمہ ذات فیضات، فیاضات، فیاضات، مشاہدات،  
کلمات، ارشادات، سیرت، شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، مہم پر علی مشائخ،  
اولاد اطہار علیہم السلام، مریدین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی ہکات مستند کیوں کے والیات  
سے درج کی جائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی اعلیٰ جگہ مانگی جس کا مجھے اچھی طرح  
علم ہے حالی تھی۔







اللہ تعالیٰ علیہم کرم فرما۔ اتریم نے کہا۔ هُوَ قَاتِلُكُمْ بَيْنَكُمْ وَنَادَىٰ مُصْبِرٌ  
قَدْ وُفِيَ رِثَا اللَّهِ لَكُمْ فِي يَابِخُلٍ عَنَّا كَرَّابٍ مَارَسَ دَرِيَانُ تَرْغِيفِ  
فرما میں اور مستحق قَدْ وُفِيَ رِثَا اللَّهِ لَكُمْ فِي يَابِخُلٍ عَنَّا كَرَّابٍ مَارَسَ  
ہیں۔ آپ کا یہ بیٹا ہی تھا کہ تمام ٹکڑے سراسر تھے نیز شہر ہر گھر کی چڑیوں پر  
چڑھ گئے اور کچھ لڑکیوں کی طرف بھاگ گئے۔ اور ہم ان ٹکڑوں سے محفوظ رہے۔ بعد  
ازیں ہم نے آپ کو ہر جگہ تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ جب ہم میدان واپس آئے تو  
ہم نے یہ ٹکڑوں والا واقعہ بیان کیا تو ان لوگوں نے سفاک کہا مگر غائب الشیخ  
رضی اللہ عنہ کہیں ان میں شیخ باکل غائب نہیں ہوئے۔

(بجہ الاسرار مشہور تلامذہ الجوامع)

### حضرت ابوصالح سید موسیٰ جی دوست رضا علیہ السلام

آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدہ تھے۔ آپ کا نام گرامی  
سید موسیٰ کہنیت ابوصالح اور لقب جی دوست تھا۔ آپ جہان شریف کے کابر  
مشاہیر میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ۔ آپ کا لقب جی دوست اس لئے تھا کہ آپ خالص اللہ  
نفس کشی اور باہانت شرعی میں فروغ دیتے تھے بلکہ کافروں کے کلمے اور باقی سے  
روکنے کے لئے ہر درویش تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک بھی پروا نہ کرتے تھے۔  
آپ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔

لے علامہ عبد اللہ یاضی علیہ المرتزقات نے یہ کہہ کر فرمایا اِذَا تَحَقَّقَ فِي ذَلَالَتِهِمْ وَ  
تَمَكَّنَ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي رُوحَانِهِمْ لَيْسَ مِنَ الْمُتَدَلِّفِ فِي  
التَّصَرُّفِ فِي مَصْرُوعِهِ دَلِيلٌ عَلَى وَقْتٍ وَاحِدٍ فِي  
جِهَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ عَلَى حَكْمِ اِرَادَتِهِ لِيَمْنِ وَلِالْغَرَبِ لَا تِ  
کے اہل تمام پہنچ جاتے۔ اور دعوت میں کمال حاصل کر کے تو اس کی حقانیت مذہب الہی کے  
وہ وقت ہر فرد میں منتظر ہوں ایک وقت میں توفیق کرنا ہے۔ درویشوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ

ایک دن آپ جان مسجد کو جا رہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب  
کے گئے تھے۔ انہوں نے اس وقت سے سرون پر آگے جا رہے تھے۔ آپ نے جب ان  
کی طرف دیکھا تو غصہ سے ان ٹکڑوں کو توڑ دیا۔ آپ کے تھکن اور بڑی کے سامنے  
کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی خلیفہ وقت کے سامنے انہوں نے واقعہ  
کا اظہار کیا۔ اور آپ کے خلاف خلیفہ وقت کو اہما ہوا۔

خلیفہ۔ سید موسیٰ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔  
حضرت سید موسیٰ۔ دربار میں تشریف لے آئے۔  
خلیفہ اس وقت فیصلہ و غضب سے کڑی پریشان تھا۔

خلیفہ۔ (لنگار کر کہتا ہے) آپ کرن سے جنہوں نے میرے ملازمین کی عنت  
کو روکیگاں کرو یا؟

حضرت سید موسیٰ۔ میں متعب ہوں۔ اور میں نے اپنا فرض نبوی ادا کیا ہے  
خلیفہ۔ آپ کس کے حکم سے متعب ہو گئے تھے؟

حضرت سید موسیٰ۔ (دربار اگین بولیں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو  
آپ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سر پر نونہ بڑھ گیا۔ اور  
تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کرتا ہے۔

خلیفہ۔ حضور والا! اضر باہم عرفت اور میں ان لوگوں سے بڑھ کر ٹکڑوں کو توڑنے  
میں کیا محنت ہے؟

حضرت سید موسیٰ۔ تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور اسات  
کی دیرانی اور وقت سے بچانے کی خاطر خلیفہ پر آپ کی اس عظیم الشان کرامت اثر  
ہوا۔ اور تاثر ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض کر دیا ہوا۔

خلیفہ۔ عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی تقیب کے بھدہ پر ہوں ہیں۔

حضرت سید موسیٰ۔ (اپنے منہ کا نہ اٹھا زمین) جب میں مامور میں اتنی بول  
تو پھر مجھے مامور میں اتنی بولنے پر کیا پروا ہے۔  
اس دن سے آپ جی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

آپ متعلیٰ جلال الہی سے۔ خاصان الہی کا مقام حاصل تھا آپ کو کوئی شخص  
اگر اذیت پہنچاتا تو اس کو ضرور ذلت اور سوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے  
مگر خدا خدا کر پردہ کس دور!  
میلش اندر غصہ پا کاں کند  
آپ جیسی نسب اور شفی المذہب تھے۔

### سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ حضور سیدہ انورؓ سہمیٰ قدس سرہ النورانی کی بیوی ہیں۔ آپ  
کا نام مبارک عائشہ کنیت اُمّ محمدؐ تھیں۔ آپ بہت بڑی عابدہ۔ زاہدہ اور عارفہ  
تھیں۔  
شیخ ابوالہاس احمد ابوصالح عبد اللہ الطبقی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلال  
شریف میں خشک سال کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چہ دو مائیں لگیں۔ نماز استسفار  
ہی اور اکی بھر بارش نہ ہوئی۔

آپ کو عارفان کریم باطنی نازل فرمائے۔  
فَقَامَتْ رَايَ تَحِيَّةٍ بَيْنَهَا وَكُنُسَتِ الْأَرْضَ وَقَالَتْ يَا رَبِّ  
أَنَا كُنُسْتُ خَدَنِي أَشْتِ . تو آپ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر  
جھاڑو دیا۔ اور بارگاہ رب العالمین میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں  
نے زمین کو صاف کر دیا ہے۔ تو اس پر چٹکا ڈکڑے۔ آپ کے یہ عرض کرنے  
کا دیر غی کر آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اور لوگ بارش میں جھینگے  
ہوئے اپنے گھر میں جا رہے تھے۔

کاہ پا کاں را تباہس از خود بخیر

گرچہ باشد در شوق شیر و شیر

دہجہ الاسرار ص ۱۷۰، خزائن الفاظ ص ۱۷۰، قلندر انوار ص ۱۷۰

### شب ولادت، بشارت اور شہادت

جو سب بھائی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح  
سید موسیٰ علی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی شب ولادت مشاہد فرمایا کہ سرور کائنات، مغرور مروجات، مسیح کائنات،  
باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، علی افضل الصلوٰۃ والتسلیمات، جو صاحب  
کرام، آئمۃ البیہی اور اولیاء عظام، ہمہ انصوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور ان افعال  
سہرے ان کو خطاب فرمایا اور بشارت سے فرمایا۔

يَا أَبَا صَالِحٍ أَطَعَاكَ اللَّهُ إِنِّي أَهْوَوُكَ وَمُحِبُّونِي وَمُحِبُّونِي  
اللَّهُ تَعَالَى وَمُحِبُّونِي لَهُ شَاقَاتٍ فِي الْأَلْبَاءِ وَالْأَهْلِيَاءِ كَلَّا فِي بَيْتِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالسَّامِعِينَ . اے ابوصالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا  
جسے جو ولی ہے۔ جو ہمراہیائے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ اور غریب  
اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں یہی شان  
ہے۔

غوث علیہ السلام در بیان اولیاء

ہر مصلحتیہ در بیان انبیاء

۱۲) حضرت ابوصالح کو سب جمل دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں مشاہدہ عرب  
وہم کر کاہ و عاقل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ محمد انبیا کریمؐ، اہل الصلوٰۃ و  
السلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تجھارے فرزند و جہ کے صلح ہوں گے  
اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔

جس کی شہرہ میں گردن اولیاء

اس قدم کی کرامت یہ لاکھوں سلام

۱۳) جس رات حضور غوث الشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اس رات  
جیلانی شریف کی چمن عورتوں کے ہاں پھوپھ پیدا ہوا۔ اس سب کو اللہ کریم نے دکھائی  
عطا فرمایا۔ اور وہ ہر فرزند و لاکھ اللہ کا ولی بنا۔

حضرت اعظم اہم انتقام و انتصار  
جلوہ نشان ہر قدرت پر لاکھوں مسلمان

ام آپ کے شان مبارک کے درمیان رکاوٹ و عوام شہنشاہ و عرب و عجم اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے تہم مبارک کا نشان تھا۔

۱۵۰) آپ کی ولادت ۱۰۰۰ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے دودھ  
رکھا۔ بھری سے لے کر انظار تک آپ والدہ کو نہ کھانا کھاتا دودھ پیتے تھے۔

حضرت اعظم متقی ہر آن میں  
چھوڑا مال کا دودھ بھی رمضان میں!

تقریباً اسی طرح علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام  
سیدہ حضرت اشقیقہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ  
بیں کہ جب یہ افرزندہ ارشد عبد القادر پیدا ہوئے تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ  
نہ پیتا تھا۔

مگر ماہِ آرد و برسنے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا پانڈ دکھائی نہ دیا۔ یہی  
لئے لوگوں نے میرے پاس آکر سیدنا عبد القادر جیلانی کے متعلق دریافت کیا کہ انہوں  
نے دودھ پیا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے ان کو بتایا کہ میرے بے زندقہ نے آج دودھ  
نہیں پیا۔ بعد ازیں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا کھاتہ ہو گیا کہ اس دن رمضان  
کے پہلے تاریخ ۱۰ جمادی الثانی میں اس دن دودھ تھا۔ وَالشَّهَدُ بِسَيِّدِكَ نَافَا ذَالِكَ  
الْوَقْتِ اَنَّهُ وَلَدٌ لِلْاَشْجَرَاتِ وَلَكِنَّ اَبِيَّ مَضَعٌ فِي الْمَسَارِ  
وَمَضَعَاتِ بَيْنِ اُورِہ مارے شہر میں اس وقت مشہور ہو گیا کہ زمین کے گھر  
میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو رمضان شریف میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

دلچسپات اکبریٰ بعد از اسلام ۲ تا ۴ جمادی الثانی ۱۰۰۰ قمریہ تھا۔ انوار ہر وقت  
سطح ۱ تا ۲ لغات الاصل ناسی ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰ کلمات الادب ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰  
الخطبہ الفاروق ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰ اخبار الاخیر ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰ سنیۃ الادب ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰

## پیدائش سے پہلے ولایت کی شہرت

آپ کی ولادت سے عرصہ بعد پیدائش کا کلمہ اہل بیت نے آپ کی ولادت  
شان و شہرت مقام اور ولایت کی خبریں دیں جبکہ ایک درج کی مائی ہیں۔

امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
امام ہمام حضرت سیدنا حسن عسکری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اپنا سجادہ و صفی حضرت  
حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے اپنے ایک مرید کو  
دیا اور وصیت فرمائی کہ اس کو بیتِ خلافت سے رکھا اور اپنے مرے کے وقت  
کسی معتد اور متبر شخص کو دے دینا اور اس کی وصیت کرنا کہ وہ میرے مرے وقت کسی  
دوسرے شخص کو دے دے اسے اس طرح یا چوٹی صدی کے درمیان تک یہ مسئلہ بھاری  
حق کہ حضرت اعظم جن کا نام مبارک شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیلانی ہو گا ظاہر ہوں گے  
یہ ان کی اہانت ہے ان کو پہنچانا اور میرا سلام کہنا۔

حضرت جعفر بن ابی الدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اور شاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب

کے وسط میں سیدنا زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد و اطہار میں سے ایک غلبہ عالم  
ہو گا۔ مَلِكًا وَبَعْثِي الدِّينَ وَهَسَّحَنِي بِالْاَشْجَرَاتِ وَبَعْدَ الْقَادِرِ  
هَوَّ الْعَوْنُ الْأَعْظَمُ وَمَوْلَايُكُنْ مَكْلَانِ وَتَكُونُ مَأْمُورًا  
بِأَنْ لَا تُبَدِّلَ كَدَّيْهِ هَلْ ذَا عِلْمًا وَتَقْبُو كُلِّي وَتَكُونُ لِيْهِ دَلِيلُ  
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَسْوِي الصَّحَابَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ  
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جی کا لقب علی الدین اور امام مبارک سید عبد القادر ہے۔ اور وہ حضرت اعظم  
ہو گا۔ اور گیلان میں پیدائش ہوگی۔ ان کو تمام انبیاء علیہم السلام کی اولاد و اطہار میں  
سے آخر کرام اور صحابہ کرام و انبیاء کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولی  
کی درجہ پر برتر قدم ہے کہے کا نام ہو گا۔  
(توضیح الخطبہ ص ۱۰۰-۱۰۱)







وہ عزت اور تعلق ہوں گے جو جمع عام میں فتلیٰ میں ہلنے پر عطا فرمائی  
 تھیں۔ اور اپنے اس قول میں حق کتاب ہوں گے تمام  
 اور ان وقت آپ کے قدم نیچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذات باجرات  
 اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع پہنچانے کا۔

(قائد الجہاد صفحہ ۲۴ مطبوعہ مصر)

۱۔ جس کی نسبت بنیں گردن اولیاء  
 اس قدم کی کرامت پر لاکھوں سلام

### اپنی ولایت کا چھوٹی عمر میں علم ہونا

حضرت زکریا علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا  
 عَلِمْتَ اَنْكَ وَلَدُكَ اِلَهٌ لِّعَالَمٍ۔ آپ کو کہہ سے معلوم ہے کہ آپ  
 اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اَنَا ابْنُ عَشِيرَةٍ مِّنْ بَنِي  
 اِسْرَءٰلَ مَا اَحَدٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَاَدَّاهِبْ اِلَى الْمَكْتَبِ  
 فَارْزُ الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَيْهِمْ السَّلَامُ تَسْمِعُ حٰوِلَ  
 فَاِذَا وَصَلْتَ اِلَى الْمَكْتَبِ مَسْمَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لِقَوْلِكَ  
 اِسْتَجُوْا لِوَلِيِّكُمْ اِنَّهُمْ لَخَبِيْرٌ۔ میں بارہ برس کا تھا کہ اپنے شہر  
 کے مدرسہ میں پڑھنے کے لئے گیا کرتا تھا میں اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلتے  
 دیکھتا تھا۔ اور جب مدرسہ پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے مٹا کر کہتے جاؤ  
 اللہ تعالیٰ کے ولی کی حیثیت کے لئے جگہ دو۔ (تہذیب الاسرار ص ۱۷۷) (قائد الجہاد ص ۱۷۷)  
 اخبر الانبياء اني عا مفضلة الادياب ص ۱۷۷ و تفسر قاررہ

حضرت زکریا علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسخری کے عالم میں  
 مدرسہ کو گیا کرتا تو دروازہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے  
 مدرسہ لے جاتا اور مجھے میرے پاس بھیجتا۔ میں اس کو طلاق نہ پہنچاتا تھا کہ یہ فرشتہ

ایک روز میں اس نے سے پوچھا میں شکون آپ کو ہیں؛ تو اس نے  
 جواب دیا۔ اَنَا مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَرْسَلْتَنِيْ  
 اِلَيْكَ لَعَالَى اَكُوْنُ مَعَكَ مَا رُمْتُ فِي الْمَكْتَبِ مِّنْ فَرِشَتٍ مِّنْ  
 اِيْكٍ فَرِشَةٍ هُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے  
 ساتھ رہا کروں۔ (قائد الجہاد ص ۱۷۷)

شہنشاہ بغداد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک روز میرے قریب سے ایک  
 شخص گزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا۔ اس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کرکشا وہ  
 ہر عیانہ کر اللہ کا ولی بیٹھ جائے تو اس نے فرشتوں میں سے ایک کو پوچھا۔  
 مَا هٰذَا الْمُعْتَبَرُ يَهْدِي لَكَ كَسَابَ۔ تو فرشتہ نے جواب دیا۔ هٰذَا  
 مِمَّنْ بَيَّنَّتِ الْاَشْهُارُ اَنْ يَّهْدِي لَكَ سَادَاتُ كَسَابَ كَسَابَ كَسَابَ۔ تو اس  
 نے کہا مَسِيْكُوْنَ لِطَلَا مَشَارِبِ عَطِيْمٍ عَفِيْبٍ یہ بہت بڑی شان  
 والا امر ہے۔

حضرت رشاد جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد میں نے  
 ان کو پوچھا کہ وہ ابدال وقت میں سے تھا۔ (تہذیب الاسرار ص ۱۷۷) (قائد الجہاد ص ۱۷۷)

حضرت عزت محمدی قدس سرہ الزمائی فرماتے ہیں کہ میں جب بچپن میں کبھی  
 بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کسی کچھ والے کی آواز کرتا جو کہتے  
 اِنِّيْ سَيِّدٌ مَّبْرُوْكٌ اَسْءَلُكَ اَسْءَلُكَ اَسْءَلُكَ اَسْءَلُكَ۔ (تہذیب الاسرار ص ۱۷۷) (قائد الجہاد ص ۱۷۷)  
 میں فرما دالہ عزت کی گویا چلا جاتا۔ (تہذیب الاسرار ص ۱۷۷) (قائد الجہاد ص ۱۷۷)  
 آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتداء کے جوانی میں مجھے یہ نیکو غالب آتی۔ تو  
 میرے ساتھ کہ فری میں یہ آواز آتی۔ اسے عبدالقادر ایم نے سمجھ کر سونے کے لئے  
 پیدا نہیں کیا۔ (تہذیب الاسرار ص ۱۷۷) (قائد الجہاد ص ۱۷۷)

### علم دین حاصل کرنے کا اشارہ

شیخ محمد بن قاسم الدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب

سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن پہن میں مجھے ایک متر  
جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ایک ہل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔  
مگر اس ہل نے میری طرف دیکھ کر کہا اے عبد اللہ! مَالِیْہَذَا اَحْلَقْتُ  
تو کہ اس قسم کے کاموں کے لئے تو یہ انہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے  
گھر کی محبت پر چلے گیا۔ فَکَرْتُ اَنْتَ النَّاسَ وَاقْبَلْتَنِي بَعْدَ قَاتِلِ  
میں نے عداوت کے میدان میں لوگوں کو کھڑے ہرے دیکھا۔ بعد ازیں میں نے  
اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ هَبْنِي يَوْمًا  
عَدُوًّا وَجَلًّا وَارْتَدِيْ اِلَيَّ الْمَسِيْرَ اِلَى بَعْدِ اِذَا اَسْتَلَمْتُ  
يَا اَعْلَمُ وَارْتَدِيْ اِلَيَّ اَصْحَابِيْنَ۔ یعنی آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف  
کریں۔ اور مجھے بندہ رہانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں واپس جا کر کلمہ دین  
حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔

آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا۔ میں نے یہی والا واقعہ عرض کیا۔  
تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اتنی دینار جو میرے والدہ ماجدہ کی  
وراثت تھے۔ میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے چالیس دینار لے  
لیے۔ اور چالیس دینار اپنے بھائی سید ابو احمد علیہ الرحمۃ کے لئے چھوڑ دیئے۔  
آپ نے میرے چالیس دینار میری گڈی میں ہی دے دیئے اور مجھے بندہ اوہانے  
کی اجازت عنایت فرمادی۔

آپ نے مجھے ہر حال میں راست گئی اور یہاں کو اپنانے کی تاکید فرمائی۔ اور  
جہان کے ہر ملک مجھے الدعاء کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا وَلَقَدْ  
اِذْ هَبْتُ فَقَدْ حَرَجْتَ عَنْكَ يَوْمَ عَدُوٍّ وَجَلٍّ فَهَذَا  
وَحْبَةٌ لَا اُرَاكَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اے میرے فرزند ارجمند!  
میں تجھے محض اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا  
کرتی ہوں۔ اور اب تجھے تمہارا لئے قیامت کہی دیکھنا نصیب ہوگا۔

بَابُ الاسرارِ عَمَّا تَلَاهُ الْخَوَارِجُ مِنْ زَبْرِ الْخَطَرِ الْغَاثِ  
مَعْلَمٌ اَشَارَ الْخَوَارِجُ فِي مَعْلَمٍ اَنْفِصَتْ اِلَيْهِ الْاَسْنَانُ فَارَى مَعْلَمًا

## تشریف آوری سے بعد اڑیں رحمت باری

حضرت علامہ عارف باللہ نور الدین ابی الحسن علی بن  
بیوسف الشطرنوی علیہ الرحمة اپنے تصنیف لطیف بہتہ الاسرار  
فی سمن الافراد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب عوشو اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے  
قدم نبوت لادم سے بعد اشراف کو شرف بخشنا تو بعد ازاں مسافر تہذیب کے مجدد آثار  
نمایاں ہو گئے۔

بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کا مبارک قدم پہنچے ہی رحمت کی برائیوں بچا گئیں  
باران رحمت کے بادل نثار ہوئے گئے جس سے اس سرزمین میں روشہ و جاہلیت کی  
روشنی میں دگنی اضافہ ہو گیا اور گھر گھر اقبال ہو گیا۔

حَسْبُكَ دَمٌ اَفْلَحَ الْبُخَّاءُ وَاعْتَشَبَ الْعُرَاقُ  
وَ زَالَ الْعُتَى وَ انْصَحَ السُّمُنُ

(بہتہ الاسرار ص ۱۸۱، قلمدار الجواہر ص ۱۸)

## علم دین

حضرت قُطُبُ الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ

۱۔ علم دین حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ضروری ہی نہیں بلکہ روحانی بیماریوں  
کے لئے شفا رکھتا ہے۔

۲۔ علم دین پر تیز نگاہی کا ایک سیدھا راستہ ہے۔ اور ان کی نسبت اور وقار دین  
سے نیز بہت بڑا درجہ ہے۔

۳۔ علم دین یقین کے تمام طریقوں میں سب سے اعلیٰ اور انسب ہے۔

۴۔ نیک لوگوں کا مایہ فخر و ناز اور سند ہے۔

تو

آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑی جدوجہد کی اور دور و نزدیک کے  
علامہ کرام، مشائخ عظام، فقہاء عظام سے بڑی کوشش سے حاصل کیا۔





آپ کے علم کا امتحان لینے کیلئے ایک توفیق کا آنا

حضرت نوح علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و عرفان کی شہرت حسب دور و دراز کے مکمل اور شہریوں میں بھری۔ تو بعد ازاں شریف اہل قبائلیں سے ایک نسطفا آپ کے علم کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اور ان قبائلیں سے ہر ایک قبیلہ بہت سے پیچیدہ مسائل کے کارنامہ ہوا۔ جب وہ سب فقیر بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی گردن مبارک جھکا لی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو ان سب قبائل کے سینوں پر پڑی جس سے ان کے دل میں جرجس و احوالات نئے وہ سب محسوس ہو گئے۔ وہ سخت پریشان اور مضطرب ہوئے۔ سب نے دل کر زور سے جین ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ ان پر یہی حال مسلک دلی۔

لَمْ يَصْعَدُ الْكَرْبُورِيُّ وَاجَابَ الْجَمِيعُ عَمَّا كَانَ عِنْدَهُمْ  
فَاعْتَمُوا بِطَيْفِلَةٍ اُس کے بعد آپ کسی پرچہ افروز ہوئے۔ اور  
ان کے سوالات و جوابات دلوں میں لکھ کر حاضر ہوئے تھے، کے جوابات  
ارشاد و ملائے میں پر سب فقہائے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔

(سابع کرامات الاولیاء للعلامة النعمانی جلد اول ص ۲۰۷ قلابه الجواب ص ۳۲ طبعات  
اکبری جلد اول ص ۱۴۵ مسطر ۳ تا ۶ از بنده الخیال الفاضل ص ۲۹۸ تفریح الخاطره ص ۳۹ و ۴۰)

ایک آیت کی تفسیر

شیخ متقی عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی نادار نے آپ کے محبس شرعیہ میں آکر چمچیدل ایک ایک آیت تلاوت کی۔ تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں بیٹھے دیگر محبوسین کو دوسرے اس کے بعد میرے سامنے یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے۔ بعد ازیں دیگر روایات بیان

فرمانیں جن کی تعداد پچاس تھی۔ اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے۔ ہر  
بیعت کے ساتھ سند بیان فرمائی۔ آپ کے علی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین  
متعجب ہوئے۔ (اخلاص، شمارہ ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸،

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

شیخ جمال الدین ابن جزری علیہ الرحمۃ بھی حاضر تھے۔ اور آپ کے بیٹے کی وجہ سے  
بیان کردہ کتب نقلی حضرت ابن جزری علیہ الرحمۃ نے آؤ اکر کیا کہ ان کا کچھ علم تھا لیکن  
بعد والی جلیسوں وجہات کے متعلق آپ نے لکھی کا اظہار کیا۔ اور حضرت عفت اعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مقام میں بھی بالاموتی رکھے گا اور اکر کیا۔ اور آپ کے بنامند  
ہو گئے۔  
جمع علوم و فنون

فاضل النفاۃ البرجد اللہ تمکین الشیخ الامام ابراہیم عبد الواحد المقدسی علیہ  
الرحمۃ سے منقول ہے کہ ان کے شیخ، شیخ ابو یوسف محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق  
حضرت غوث الثقلین محمد بن اسماعیل بن ابی اسحاق بن علی بن ابی حمزہ  
تشریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ فخر الملک صال اور استفادہ کی ریاست  
کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

[illegible]



علم و فضل تھے آپ کثرت سے طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ (تلامذہ الجواب ص ۱)

حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے۔  
 كَانَ لَهُ أَتَمُّ الْإِسْلَامِ الطُّوَلِي  
 فِي الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالْوَعظِ وَحُكْمِ الْحَقَائِقِ۔ آپ علم شریعت  
 فقہ و عظیم اور علم حقائق میں بی یغولی رکھتے تھے۔ (تلامذہ الجواب ص ۱)

## القابات

آپ کے علمی، اخلاقی اور روحانی اوصاف اور صفاتی پر علماء عظام نے آپ کو بڑے بڑے القابات سے یاد کیا ہے۔ چند انکب و صبح ہیں۔  
 ذوالہدایہ، کریم القلوبین، والظہیرین، صاحب البرہانین، والسطاہین، امام  
 المصلحین، والصلحین، ذوالسراجین، والنبہین، غوث الثقلین، غوث اعظم وغیرہ۔  
 (تلامذہ الجواب ص ۱، ذریعہ الخصال، القاصد، تفسیر الخاطر)

## فتاویٰ مبارکہ

حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ نبی علیہ السلام  
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۳ھ سے ۵۶۱ھ تک بیست و تین سال درس و تدریس  
 اور فتاویٰ نویسی کے فرائض سر انجام دیئے۔ (انبار الاخیار ص ۱، تلامذہ الجواب ص ۱)  
 علماء عراق اور گودوزان کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پیس  
 فتنے آتے آتے حضرت نے سابق مطالعہ و فکر جواب برصواب ثبت فرودی و  
 یکس را از مذاق علماء و مجاہد علماء و رجال شرافت کلمہ دران مقصود ہوئے۔ یعنی  
 آپ بے غلطی و فکر اور غور و خوض کے جواب یا صواب دیتے۔ حاذق علماء  
 اور مجتہد بڑے فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے  
 کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ (انبار الاخیار فارسی خط مطبوعہ لیبہ، تھمذ قادریہ ص ۱)  
 علماء شمرانی قدس سرہ الزماری فرماتے ہیں۔ کَانَتْ قَسْوَاةُ الْفَرَسِ

عَلَى الْعُلَمَاءِ بِإِلْحَادِ قِيَمَتِهِمْ أَشَدَّ الْإِعْجَابِ  
 مَبْقُوَاتٌ مَسْجُودَاتٌ مِنَ الْعِلْمِ عَلَيْهِ۔ بین علماء عراق کے سامنے  
 آپ کے فتویٰ پیش ہوتے تو ان کو آپ کی علمی قابلیت پر محبت ہو جاتا تھا۔  
 اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت سے  
 (طہات انکبیر، عربی علماء عظام مطبوعہ مصر)

## ایک عجیب مسئلہ

بلادیہ میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین ملا توں کی  
 عمر اسی طور پر گھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ  
 عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی عبادت نہ کرے گا۔ اگر وہ  
 ایسا نہ کرے تو اس کی پوری کوتاہی میں ہو جائے گی۔ یہ صورت یہ کیوں ہی عبادت  
 کر لیا جائے۔ علماء عراقین درجہ اب اس سوال میں تیز و بھر اور دیانت آں معترف  
 کہ نہ ہر مذہب یعنی اس سوال سے علماء عراق حیران اور شگندہ رہ گئے۔ اور  
 اس کا جواب دے دے سکے کا اعتراف کرنے لگے۔ اور اس مسئلہ کو حضور غوث  
 اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں انہوں نے پیش کیا۔ تو آپ نے فوراً  
 ان کا جواب دینا فرمایا کہ وہ شخص بخیر و برکت اپنے اوپر طواف کی جگہ صرف  
 اپنے لئے خالی کر لے اور نہ ہر مسافر مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔  
 مَا حُجِبَ عَنْكَ الْعِدْرَاقِ وَكَانُوا أَفْدَعُ جَعْدًا عَنِ الْجَوَارِ  
 پس اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کیونکہ وہ اس سوال  
 کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔

(طہات انکبیر، عربی علماء عظام مطبوعہ مصر، تھمذ قادریہ ص ۱)

غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ المذنب تھے لیکن اپنے زمانہ میں آپ چاروں  
 باب دینی شافعی، مالکی اور شیعہ، پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (ذریعہ الخصال، ص ۱)

## وہ علماء عظام جو آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوتے

تاسی ابو یعلیٰ ترمذی تھو اور ابو یعلیٰ البیہقی زہد فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد العزیز بن الانصاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو یعلیٰ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں الشیخ عبد القادر الجیلانی کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا۔ اور شیخ الفقیہ ابو الفتح نصر الممنی۔ شیخ ابو محمد محمود بن عثمان البقال۔ امام ابو حفص عمر بن ابونصر بن علی العزال۔ شیخ ابو محمد الحسن الفاریسی۔ شیخ عبد اللہ بن احمد الخشاب۔ امام ابو عمر و عثمان الملقب بشافعی زمانہ۔ شیخ محمد بن الکیزان۔ شیخ الفقیہ دسلان بن عبد اللہ بن شعبان۔ شیخ محمد بن مطلق بن غانم العلشی۔ احمد بن سعد بن وہب بن علی الہروی۔ محمد بن الازہد الصیرفی۔ یحییٰ بن المبرکۃ بحفوظ الدیہقی علی بن احمد بن وہب الازرقی۔ قاضی القضاۃ عبد الملک بن عیسیٰ بن ہرباس السمارانی ان کے بھائی عثمان۔ ان کے صاحبزادے عبد الرحمان۔ عبد اللہ بن نصر بن حمزہ البکری۔ عبد الجبار بن ابوالفضل الفصفی۔ علی بن ابوظہر الانصاری۔ عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی الحافظ۔ امام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد قدامة المقدسی الحنبلی اور ابداہیم بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی

تفسیر  
صفحہ ۶۰  
اس سے معلوم ہوا کہ ان میں سے کئی کئی کا تہجد تھا حضرت زکریا علیہ السلام کے ساتھ  
و انہما من اولادہما

علیہم الرحمة بھی آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔

(ملاحظہ فرمائیے)

۱۔ شاہ شامی شیخ عبدالقادر است  
دل نشین و دلبر و دلبر است

## مذکر نسہ نظامیہ علم و عرفان کا مرکز

۱۲۵۰ھ میں آپ کے دربار نظامیہ کی وسیع عمارت تیار ہوئی۔ آپ نے بڑی جدوجہد سے درس و تدریس، افتاد و عطف کے کام کو شروع فرمایا۔ دور دراز سے لوگ حاضر ہوتے علماء و صلحا کی ایک عظیم جماعت تیار ہوئی۔ اور آپ سے علم و عرفان حاصل کر کے اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ تمام عراق میں آپ کے مریدین پھیل گئے۔ آپ کے اوصاف و صفات کی عید کی دہرے لوگوں نے مختلف قسم کے نقابات سے آپ کو لقب کیا

بہت سے علماء اور فضلاء مشرف تلمذ سے مشرف ہوئے اور ایک بڑی کثیر الشمارت کے علم و عرفان سے فیضاب ہوئی۔ جن کی تعداد بے شمار ہے۔ تبرکاً چند حضرات کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں۔

## آپ کے تلامذہ

محمد بن احمد بن بختیار۔ ابو محمد عبد اللہ بن ابوالحسن الجبائی۔ خلف بن عباس النعصری۔ عبد الغنی بن علی الحارانی۔ ابراہیم الحداد البیہقی۔ عبد اللہ الاسدی

البیہی . عطیف بن زیاد البیہی . عمر بن احمد البیہی  
 المعجری . مدافع بن احمد . ابراہیم بن بشار  
 العدلی . عمر بن مسعود البزازہ ان کے استاد میر بن  
 محمد الحیلائی . عبد اللہ البطائی نزیل بعلبک . مکی  
 بن ابو عثمان السعدی . اور ان کے بیٹے عبد الرحمان .  
 صالح . عبد اللہ بن الحسن بن العکبری . ابو القاسم بن  
 ابو بکر احمد . ان کے بھائی احمد عقیق . عبد العزیز  
 بن ابولضر الجنایدی . محمد بن ابو المکارم الحجیة  
 البیہقی . عبد الملک بن ریال اور ان کے صاحبزادے  
 ابو الفرج . ابو احمد الفضیلہ . عبد الرحمان بن  
 نجم الحزرجی یحییٰ التکریتی . ہلال بن اُمیۃ العدنی .  
 یوسف مظفر العاقولی . احمد بن اسماعیل بن  
 حمزہ . عبد اللہ بن احمد بن المنصور . سدرۃ  
 الصیرلیہ بنی . عثمان الساسری . محمد الوعظ الخياط  
 تاج الدین بن بلۃ . عمر بن المدائنی . عبد الرحمان  
 بن بقا . محمد الفضال . عبد العزیز بن کلف عبدالکریم  
 بن محمد المصري . عبد اللہ بن محمد بن الولید .  
 عبد المحسن بن الدوبیۃ . محمد بن ابوالحسن بن  
 دلف الحارثی . احمد بن الدایقی . محمد بن احمد  
 المؤذن . یوسف بن ہبۃ اللہ الدمشقی . احمد بن  
 مطیع . علی بن الغنیم الباسمونی . محمد بن الیث الفیہر  
 الشریف احمد بن منصور علی بن ابوبکر بن ادریس .  
 محمد بن نصرہ . عبد الطیف بن محمد الحرانی .  
 ان کے علاوہ بھی شاگردوں کی کثیر تعداد ہے جن کے نام بحرف طوالت درج  
 نہیں کئے گئے .  
 (تلامذہ الجوامع ص ۱۷۷)

## درس و تدریس میں جانفشانی

آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے طلبہ کو پڑھاتے تھے . احمد بن المبارک  
 الفوفانی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام ابی تھا . نہایت ہی غمی اور  
 گندہ زمین تھا . بڑی محنت اور کوشش سے جھانے کے باوجود وہ مسکن نہ سمجھ سکتا  
 تھا اور وہ آپ کا شاگرد بھی تھا .

ایک روز جبکہ آپ اس کو بڑی جانفشانی سے پڑھا رہے تھے . ابن اسفل  
 علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے . آپ کے اس تدریس اور کوشش  
 سے پڑھانے پر ابن اسفل بہت حیران ہوئے . جب وہ لوگوں کا سبق پڑھ کر چلا گیا تو  
 انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر مشقت برداشت  
 کرنے پر میں حیران ہوں . تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا .

قَدْ بَغَى مِنْ قَبْلِي مَعَهُ دُونَ الْأَمْسِ مِثْلُ مَا بَغَى الْيَوْمَ  
 اللہ تعالیٰ . اس کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دن ایک ہفتہ  
 سے کم رہ گئے ہیں . ایک ہفتہ گزیرے گا کہ میرے چارہ رعب الہی میں پہنچ  
 جائے گا . ابن اسفل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہفتہ کے آخری دن اس ابی نامی شخص کا  
 انتقال ہو گیا . اور میں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی . (تلامذہ الجوامع ص ۱۷۷)

## وعظ و نصیحت

شہداء لا لکافی قدس سرہ الزماني کے فرزند اور حیدر مہدی نا عبد الوہاب قزوینی  
 قاضی علیہ فرماتے ہیں کہ حضور عزت علیہ وسلم اللہ تعالیٰ عنہ نے انھار سے سخت عہد  
 بہک چالیس سال غفلت کو وعظ و نصیحت فرمایا . (انوار النہار ص ۱۷۷) . تلامذہ الجوامع ص ۱۷۷  
 شاہ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہفتہ میں تین دن مجبوراً منگل وار ہجرہ کو وعظ

نے خوش پاک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمود لایۃ سے اس کا انتقال کا حکم تھا . فرمایا فرمایا ہے  
 انْفِرُوا فَمَا تَعْلَمُونَ مِنْ ذَاتِ يَوْمٍ يَنْفُذُ مِنْكُمْ رَاغِدُهُ . (تذکرہ شریف ص ۲۷۷)

نصیحت فرمانے کے لئے متعین فرماتے تھے۔

ابراہیم بن سعید ادرستہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے شیخ غوث علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامانہاں میں آئے تو اپنے مقام پر جلوہ افروز ہو کر وعظ فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو نیکو دیکھتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔

علامہ الدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ آپ نیک بات کی تلقین فرماتے اور بُرائی کو روکتے اور اس سے بچنے کی تاکید فرماتے۔ ہر روز مسلمانین منائے عام کو منبر پر رونق افروز ہو کر ان کے سامنے نیک بات بتاتے جو کوئی ظالم شخص کو مامور نہ کرتا تو اس کو اس سے منع فرماتے۔ آپ کو بُرائی سے روکنے پر کسی سے تلقین خوف و خطر نہ ہوتا۔ (تلاذیر الجواہر ص ۷)

بادشاہوں اور دُنیائے حکام کی وقت بچشیت دُنیا آپ کی نگاہ میں حلقہ نہ تھی۔ بادشاہوں سے گفتگو نہایت بے باکی سے فرماتے ان کو نصیحت فرماتے تو ایسی کھری کھری بے لاگ باتیں ہوتیں جس کی کچھ حد نہیں۔ چند ایک واقعات پیش نظر لکھتے جاتے ہیں۔

**خاتم قاضی کو حکماً معزول کرنا** **علیہ المقتفی لامر اللہ نے جب ابو الوفا**

نہم سے شہر و قلعہ تھامہ نصا پر مار دیا تو حضرت غوث علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر خلیفہ کو فرمایا تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصب قضا پر مقرر کیا ہے۔ تم کل پر دو درگاہ عالم کی بارگاہ میں جہ نہایت ہی نہرواں ہے کیا جہاں پر دو گے؟ خلیفہ آپ کا یہ وعظ سن کر کانپ اٹھا۔ اور رونے لگا۔ نیز اسی وقت ابو الوفا بھی ابن سعید کو تھامہ قضا سے معزول کر دیا۔ (تلاذیر الجواہر ص ۷)

**مقبلی سے خون کھانا** شیخ ابو الوفا ابن الخضر الحسین الموصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم کوئی لوگ حضرت غوث علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستعجد با اللہ ابو المظفر یوسف بن خلیفہ المقتفی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کرنے کے بعد آپ کے سامنے دو بے طاق سے بیٹھ گیا۔

خلیفہ آپ کی خدمت میں وعظ و نصیحت حاصل کرنے کی عرض سے حاضر ہوا۔ اور ساتھ میں عددِ قضا یاں جو ردلوں سے ہر روز پیش لایا۔ آپ کی خدمت میں ان کا نماز پیش کیا۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمایا۔ خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا۔ تو آپ نے بہت زیادہ اصرار کرنے کی بنا پر ان میں سے دو قضا یاں جو عددِ قضا میں اٹھائیں۔ ایک کو آپ پیش کیا۔ دوسری کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر پھینکا۔ تو ان تصدیقوں سے خون پھینکنے لگا۔ آپ نے خلیفہ کو فرمایا تم خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے کہ وہ لوگوں کا خون پکڑ کر اس مال کو میرے پاس لاتے ہو۔ خلیفہ یہ سن کر بے چہرہ ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے خلیفہ کے آل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونے کی عورت و محرم نہ نظر نہ ہوتی تو میں اس خونی کو اس کے محلات تک پہنچا دیتا۔ (تلاذیر الجواہر ص ۷) نیز ابی الوفا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خلیفہ وقت حضور کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ فرمایا اور ادب سے دست بستہ آپ کے سامنے بیٹھ جاتا۔

اگر آپ خلیفہ وقت کو کبھی تحریر لکھتے تو اس انداز سے لکھتے جیسے بادشاہ ماتحت کو فرمان جاری کرتا ہے۔ خلیفہ آپ کی تحریر کو دیکھتے اور چم کر آنکھوں اور سر پر رکھتا۔ اور دُنیائے حال سے کہنا کہ حضرت کا فرمان بالکل درست ہے۔ (تلاذیر الجواہر ص ۷) ابی الوفا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خلیفہ وقت علیہ السلام نے فرمایا

**فیض مصطفویٰ اور مصطفویٰ** **علیہ الصلوٰۃ والسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضر سیدنا غوث الشہیدین عیث اکبرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حالتِ بیماری میں قبل از نماز فجر شہنشاہ کون و کان سرورِ مریانا بنی نبیب الی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے بیٹے اور وعظ و نصیحت کوں نہیں کرتے؟ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ (عرض کرتے ہوئے) اسے میرے بزرگوار و علامہ و



میں ایک ہی شخص ہوں جس کا بعد اذ کے سامنے کسی طرح تعظیم کرنی۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- دیکھ فرماتے ہوئے، اپنا منہ کھولو !

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- دیکھ کر کہیں کہیں کہتے ہوئے، میں نے منہ کھولا۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- اساتذہ مرتبہ عاب مبارک منہ میں تشکر کر فرمایا اہل اہل

اب وعظمت بیت کیا کرو اور لوگوں کو بھی کی دعوت دو۔

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- بعد ازیں عمر کی نماز سے فارغ ہو اسی تھا کہ حضرت تین

علی المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شریف لائے۔

حضرت علی المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجہ :- شفقت سے) بیٹا ! اپنا منہ کھولو !

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- آداب بجالاتے ہوئے، میں نے منہ کھولا۔

حضرت علی المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم :- چھ مرتبہ منہ میں تشکر کر فرمایا۔ وعظمت

نصیب کر۔

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- دنیا و مافیہا طریق سے حضور والا آپ نے سات

مرتبہ منہ میں کی نہیں تشکر کیا !

حضرت علی المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجہ :- بیٹا ! اذ با مع رسول اللہ -

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اب کے پیش نظر۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- اسے بیٹا ! یہ شفقت پہنو۔

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- عالجہ ! ایسی ہی شفقت ہے ؟

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- ہذا خلیفۃ ولا یتک مخصوصة

یا القلیفۃ علی الا ولیکۃ - یہ تمہاری ولایت کی نعمت ہے۔ جو کہ

اتقلاب اہل سے مخصوص ہے۔

غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :- بعد ازیں ان کے فیوض و برکات سے میں نے تھائی

و صاف کچل لیا۔ حلقہ ارادت و بیعت ہو گیا۔ اور اذہم اعلیٰ و عبادت کی

طرح کا ہی رہے گئے اور کہہ رہے تھے اپنے گھروں کو ذکر الہی سے آبا و کرنا

شرع رکھ کر۔

ہجرت الاربعہ ۲۶۰، قلعہ الجواہر ص ۱۲۱، سفینۃ الاولیاء ص ۱۲۱، انوار الایمان ص ۱۲۱،

## مجلس وعظیں ہجوم

شیخ عبداللہ الحجاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیدنا غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنا کر اجتہاد میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے۔

پھر جب مشرت ترقی تو میرے پاس شفقت کا ہجوم آئے گا۔ اس وقت میں

بند اور شریف کے عقد علیہ کی عید گاہ میں بیٹھا کرتا تھا۔ لوگ رات کو شعلیں اور

لاٹینیوں کے راستے پھر آنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ بیگاہ بھی لوگوں کے لئے کافی

ہوگئی۔ اس وجہ سے باہر ڈی بیگاہ میں منبر لگا گیا۔ لوگ دو دروازے

مشرقیہ و مغربیہ میں گھڑوں، غبروں، گھولوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے۔ قریباً

ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔

(ہجرت الاربعہ ۲۶۰، قلعہ الجواہر ص ۱۲۱، سفینۃ الاولیاء ص ۱۲۱، انوار الایمان ص ۱۲۱،

حضرت کے صاحبزادہ والا شان تینا عبدالوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر اور

گراہی ہے۔ کان یحضرہ العلماء و الفقہاء و المشائخ و غیرہم

آپ کی مبارک مجلس میں علماء، فقہاء اور شایخ وغیرہم بکثرت تعداد حاضر ہوتے

تھے۔ و یکتب ما یقول فی تجلیہ اذ لعلہ حجبہ

عنا لیم۔ اور آپ کی مجلس میں افضل علماء بھی کی تعداد چار سو تھی۔

اور دوات کے کراہت ہوتے تھے۔ قلعہ الجواہر ص ۱۲۱، ہجرت الاربعہ ص ۱۲۱، انوار الایمان ص ۱۲۱،

عوام کے کثرت تعداد میں حاضر ہونے کی

مدیر نظامید کی وسیع عمارت

تھی۔ لوگ باہر فیصل کے نزدیک سرائے کے دروازے کے قریب سرخک پر

بیٹھ جاتے۔ دو دروازوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر قریب دس ہزار کے مکانات

شامل کر کے مدرسہ عالیہ کی عمارت کو وسیع کر دیا گیا۔ اہل اس مدرسہ کی وسیع ترین

عمارت بنوا دیتے ہیں ذرا کثیر خرچ کیا۔ فقراء اور مومنین نے اپنے ہاتھوں سے

سہم کیا۔

(قلعہ الجواہر ص ۱۲۱)



کوئٹہ میں سے کھڑے ہونے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی۔ آپ کی تقریر دلنہاز سے لوگوں کی معیاری کیفیت ہوتی تھی۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے عظیم المرتبت محدث پر آپ کی مجلس مبارکہ میں وجہ طاری ہو گیا تھا۔ (تلاذذ الجواب ص ۴۷، ص ۲۸، بیچہ الامم ص ۹۷)

مجلس میں لوگوں کا تائب ہونا

اک کے دست پر پرست پرستہ میں لوگوں نے یہ کہ شیخ عمر الہیائی  
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ لَمْ تَكُنْ خَالِصَ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَخْلُوقًا مِنْ يَهُودٍ أَوْ نَصَارَى وَلَا  
 مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا مِنْ طَائِفَةِ الْفَرِثِ وَلَا مِنْ  
 ذَٰلِكَ الْفَسَادِ وَلَا مِنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَقَّدٍ شَيْءٍ -

یعنی آپ کی مجالس شریفہ میں سے کسی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں پیر اور نصائخ اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ یاد آؤ کہ قزاق قاتل انفس معصہ اور بد اعتقاد لوگ آپ کے دست حق پرست پر تو ہر نہ کرتے ہوں۔

(بجہ الاسرار ۹۳، تلخیص الجواہر ۱۸، اخبار الاحیاء فارسی ص ۱۹)

پانچ ہزار یہود اور نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

محبوب سبحانی، قطبِ ربانی، مشہدِ ازمغانی، مقدس سرّ انورانی فرماتے ہیں۔

قَدْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ أَكْثَرُ مِنْ خَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْيَهُودِ

وَالْمَصَارِيءُ وَرَأَى عَلَى بَيْتِي مِنَ الصَّيَّادِينَ وَالْمَسَاجِدِ كَثْرًا  
وَمِنْ مَادَّةِ الْخَلْقِ خَلْقٌ كَثِيرٌ بَيْنَ شَمْسٍ بَرَّةٍ وَتَقْدِيرٍ بَارِعٍ  
يَبْهَرُ وَتَوَدَّعَافَتِي لِسَانِي قَبْلَ كَيْلِ أَوْرَاقِكِ لَكَمْ زِيَادَةُ ذِكْرِي، وَتَقْوَى  
حَقِّكَ غَيْرَ مُعْذَرٍ وَرَحْمَتِي تَوَكُّلِي - (تَقَارُفُ الْوَحْدَانِ)

44

شہیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے یادی کا اسلام لانا

ایک وفد مسلمان نامی عیسیٰ پادری نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ اور اجتماع میں کہنے لگے کہ میرا کیا کہہ میں کہ جسے دلا ہوا دل میرے دل میں رہا بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کر لوں۔ اور اس پر پیر مہتمم ارادہ ہو گیا کہ میں میں سب سے افضل دال علی شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کر دوں گا۔

اس سڑک اور پکار میں تنگ کر کے بند نہ کی اور میں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں کہا۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا یا ہمسائے انجیل الی بعد اذ آتینا علی عبد الشیمون بن یوسف القادر فبانت حاکم أهل الأرض فی هذا الوقت۔ اسے سن، بھلا شریف جاؤ۔ اور شیخ عبدالعزیز ملیح آبادی کے مستحق پرست پر اسلام قبول کرو۔

کیونکہ وہ اس وقت دس زین کے تمام گولن سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

تو ہے دُہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدائیرا تو ہے دہ غیث کہ ہر غیث ہے پیرائیرا

شیخ عمر کلبکالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اکبب و خدایکب کی خدمت اندکس میں تیرہ  
 شخص اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے مسلمان ہوئے کے بعد انہوں نے بیان  
 کیا کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی ہیں۔ ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور  
 سرتجہ دے تھے کہ کسی مرد کو اکل کے دستہ حق پرست پر اسلام قبول کرے۔

اسی شانیں اظہار فیہ سے آواز آنی کہ بعد اذ شریف جانے اور شیخ  
علاء القادریؒ کے مبارک ماقول پر اسلام قبول کرو۔ فَإِنَّهُ يُؤْصِعُ فِي  
فَتْوَاهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ عَمْدًا سَبَّحْتَ مَا لَمْ يُؤْصَحْ  
فِيهَا عَمْدٌ عَيْنِي مِنْ سَائِلِ النَّاسِ فِي هَذَا الْوَقْتِ  
پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی رکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں

THE UNIVERSITY OF CHICAGO

جنگ۔ اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

(قلنا مداجرہم شلاً بنجر الاسرار شلاً)

## سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا اقرار

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لہذا شریف میں حق پر بیٹھا ہوا تھا کہ روئے کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے شرف ہوا۔ آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ آپ نے فرمایا: یا موسیٰ علیٰ آفئ امتی کہ رجعتی ھذا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کی امت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: لا نہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیعتہ پشانی۔

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

تہیں وصل بے فصل سے شاہ دین سے

دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم علیہ السلام

## سناٹھ ڈاکوؤں کا نائب ہونا

حضور شاہ بیلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوچین حاصل کرنے کی غرض سے میں بیلاں سے لہذا شریف کو تاناکہ ہمراہ دواں ہوا۔ قرب جہان سے آگے پہنچے تو سناٹھ راجہ بن قانع پر ٹوٹ پڑے اور سناٹا تاناکہ لٹ گیا۔ کہیں نے مجھ سے عرض نہ کیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: ابراہیم! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: - درجاب دیتے ہوئے، ہاں۔

ڈاکو: - کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: - چالیس دینار۔

ڈاکو: - کہاں ہیں؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: - گوڑی کے نیچے؟

ڈاکو آپ کی راست گئی کوڈان تصدیق کرنا سہرا چلا گیا۔ بعد ازیں دوسرا ڈاکو آیا۔ اس نے بھی آپ سے اسی طرح کے سوالات کئے۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جواب ارشاد فرمائے۔ اور وہ بھی اسی طرح مذاق چبھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار سے میرے متعلق بتایا اور مجھے وہاں بلا دیا گیا۔ وہ مال کو تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا۔

ڈاکوؤں کا سردار: - تمہارے پاس کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: - چالیس دینار۔

ڈاکوؤں کا سردار: - (ڈاکوؤں کو گم دیتے ہوئے) اس کی کوٹھی ہو۔

تلاشی بیٹے پر جب آپ کی کمانی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا۔

کوٹھی بچ بولتے ہیں کس چیز نے آنا دیا؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: - درجاب دیتے ہوئے، والدہ ماہدہ کی نصیحت نے

ڈاکوؤں کا سردار: - وہ نصیحت کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: - میری والدہ عمر نے مجھے ہمیشہ بولنے کی تلقین

فرمائی تھی۔ اریں نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔

ڈاکوؤں کا سردار: - (دور کہنے لگا) یہ بچہ اپنی ماں سے کتنے بڑے وعدے

منہ پر نہیں ہوا۔ اریں نے ساری عمر اپنے رب تعالیٰ سے کتنے بڑے وعدے

کے خلاف گزار دی۔

اسی وقت وہ ان سناٹھ ڈاکوؤں سمیت آپ کے دست حق پرست پر نائب

ہوا۔ اور تاناکہ کا رشا ہر مال واپس کر دیا۔

ۛ کلام ولی میں یہ تائید دیکھی!

بلوچ ہزاروں کی تعداد دیکھی

(قلنا مداجرہم شلاً بنجر الاسرار شلاً) زبیر علی الخوافی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ



## عظمت اور بزرگی کا راز

شیخ محمد قاضی الدیوبی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایک دفعہ کسی باتیں پر چوبیس اور اسی میں سے آپ کی بزرگی اور عظمت کے دواو مدار کے متعلق بھی پوچھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

”سچائی میری شان و شوکت اور عظمت کا دواو مدار ہے۔ میں نے کسی جھوٹ نہیں بولا۔ سچے کو کتب میں پڑھنے کے دواو مدار بھی کبھی کتب بیانی سے کام نہیں لیا۔“ (تلاذ الخواصر ص ۱)

حضرت عزت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور دولا آپ کو یہ تعارض طبیعت کیسے حاصل ہوا تو ارشاد فرمایا۔ ”وَدَعَسْتُ الْخَلْمَ حَقًّا وَجَدْتُ قُلُوبًا لَا يَمُنُّ بِمِثْلِي وَلَا يَمُنُّ بِمِثْلِي“۔

## لقب نبی الدین کی وجہ تسمیہ

سکا رنیدنا حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے آپ کے لقب نبی الدین کی وجہ تسمیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ”اللہ میں پرہیز پاؤں بعد از شریف کی طرف آرا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص جو خیف البدن تھوڑا رنگ تھا ملا۔ اس نے میرا نام لے کر مجھے سلام کیا اور قریب آئے کہ کہا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے مجھے سہارا دینے کے لئے کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا۔ اور رنگ و صورت میں تزئین و انوار آئے گی میں دیکھ کر دسا۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ میں نے اعلیٰ کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ ”أَنَا الدِّينِيُّ مِنْ دِينِ إِسْلَامٍ بُولُ“۔ كُنْتُ ذِكْرًا مَدِينَةً وَكَدَّ مَدِينَةٍ فَاحْيَا فِي أَهْلِهَا لَعَلَّاهُ يَنْفَعُ بَعْضَ مَوَدِّهِ فِي قَرِيبِ الْوَلَدِ بَوِيَا تَحَا“۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری بدولت از سر نو زندہ کیا۔ پھر میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا۔ یہاں پر ایک شخص نے مجھ سے ملاقات کی اور یہ سے جوئے کو پکڑ لیا۔ اور مجھے

يَا مَسِينِدِي مُحَمَّدِي الدِّينِيُّ كَبُرَ كِبَارًا۔ پھر سب میں نماز پڑھنے لگا تو جلدوں طرف سے لوگ آکر قیام پکڑنے لگے۔ اور بیان فرمایا ”الدِّينِيُّ“ کہ بزرگ ہونے لگے۔ اس سے پہلے مجھے کسی کسی نے اس لقب سے پکارا تھا۔

”تلاذ الخواصر ص ۵۵۔“ ”خوبینہ الاصبعا جلد اول ص ۱۰۰۔“ ”خوبینہ الاصبعا جلد اول ص ۱۰۰۔“ ”خوبینہ الاصبعا جلد اول ص ۱۰۰۔“

هَ أَنَا الدِّينِيُّ مُحَمَّدِي الدِّينِيُّ اسْمِي

وَأَعْلَى مِنْ عِلَالِ رَأْسِ الْجَبَالِ

”خوبینہ سنی کبریا رضی اللہ عنہ“

اسے خضر جمع پیریں ہے چو تیرا

## مجاہدات اور ریاضات

شیخ ابو یوسف عیسیٰ علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضور پروردگار نے حضرت اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ جب بعد از شریف میں قوط سالانی ہوئی تو مجھے سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں سے لکھا دیا جائے۔ بلکہ اس آٹھ میں بھی ہوئی جو چیزیں مل سکی اس کو لکھا دیتا۔

ایک روز جب وہ کھڑے ہوئے تو اس نے وجہ کی طرف ہلایا کہ شاید کوئی بزرگ وہاں آگیا ہو۔ وہ دیکھ کر کہنے لگے کہ میں ان کو لکھا کر دیا کروں۔ جب اس طرف گیا تو ہر جگہ کھینچا ہوں وہاں مجھ سے پہلے کوئی موجود نہ تھے۔ اور اس سے مزاحمت اور دشمنی کرنے کو میں اچھا نہ مانتا تھا۔ پھر میں لوٹ آیا۔ اور یہاں بھی مجھے کوئی چیز مل لی۔ آخر کار دیکھ کر کہنے لگا کہ بعد از شریف کی مشہور روایتی حدیث (الرحمۃ الخانیہ) لی سب کے ایک گوشہ میں جا بیٹا۔ (تلاذ الخواصر ص ۱۰۰)

شیخ ابو السعود الحارثی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ تین دن حضرت پاک رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمایا ہے کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کو کافی ایسا طریق نہیں سمجھا۔ اس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنا یا ہوا۔ اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔

مدت مدد تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات تک زندگی بسر کرتا رہا۔  
 نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور شقت میں ڈالنا چاہتا تھا۔ برس تک عراق کے  
 بیابان خشکوں میں تنہا ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک سال تک میں ساگ، گھاس وغیرہ اور  
 چھبکی برقی چیزوں سے گزارا کرتا رہا۔ اور پانی مطلقاً نہ پیا۔ پھر ایک سال تک  
 پانی بھی پیتا رہا۔ پھر تیسرے سال میں مرت پانی پانی پسی گزارا تھا۔ کھانا کچھ بھی نہ کھا۔  
 پھر ایک سال تک نہ پانی کچھ کھایا نہ بھی پیا اور نہ ہی سویا۔  
 (طبقات الکبریٰ جلد اول، جامع کرامات الاولیاء جلد اول، علامہ الجواہر ص ۱)

### چالیس سال عشر کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

ابوالفتح ہرونی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی خدمت اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ  
 کو ہمیشہ عشر کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔  
 (زبیر الاسرار صفحہ ۱۷۷، علامہ الجواہر صفحہ ۱۷۷، جامع کرامات الاولیاء جلد اول  
 ص ۱۷۷، طبقات الکبریٰ جلد اول، جامع کرامات الاولیاء جلد اول، علامہ الجواہر ص ۱)

### ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمانا

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن  
 پاک ختم کرتے رہے۔  
 (الاصحاب الناصیۃ صفحہ ۱۷۷، جامع کرامات الاولیاء جلد اول، علامہ الجواہر ص ۱۷۷،  
 زبیر الاسرار ص ۱۷۷، طبقات الکبریٰ جلد اول، جامع کرامات الاولیاء جلد اول، علامہ الجواہر ص ۱)  
 شیخ ابو عبد اللہ بخاری سے مروی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ  
 میں نے بڑی بڑی سنیاں اور شیخین برداشت کیں کہ وہ کسی پادشہ پر تو قیودین تو وہ  
 پادشہ بھی پٹ جاتا۔  
 (علامہ الجواہر ص ۱۷۷، طبقات الکبریٰ جلد اول، جامع کرامات الاولیاء جلد اول، علامہ الجواہر ص ۱)  
 شیخ علی قوشی علم اہل حق ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اگر تم حضرت شیخ

الغفار جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تو گویا ایسے شخص کی زیارت کرتے  
 تھے اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر اس کے راہ میں اپنی ساری قوت کر دیتا  
 اور اہل طاعت کو قوی اور مضبوط کر دیتا۔  
 (علامہ الجواہر ص ۱۷۷،  
 آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تقریر اخطائیں)

### قدیمی ہدیہ علیہ رقبۃ کل ولی اللہ

ماظف الزما علیہ الرحمۃ بنی حبیب الغدادی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے  
 کہ وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مبارک مجلس میں حاضر رہتے۔  
 انہیں آپ نے قدیمی ہدیہ علیہ رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا۔  
 اس مجلس مجلس میں جہاں آپ کا کہاں غار تھا، سجدہ کرتے۔ اس شخص مجلس میں  
 اہل اہل سنت پچاس شیخ عظام موجود تھے۔ عراق کے کئی نامہ شائع کے اسماء گرامی  
 ہی ذیل ہیں۔

شیخ علی بن الحدادی۔ شیخ بقاء بن بطو۔ شیخ ابو سعید  
 التیلوی۔ شیخ موسیٰ بن ماہش۔ شیخ ابو الخیب  
 السمرودی۔ شیخ ابو اکرم۔ شیخ ابو یوسف مدو  
 عثمان القدسی۔ شیخ مکرم الاکبر۔ شیخ مطر۔  
 شیخ جاگیر۔ شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبر۔ شیخ  
 صدقہ بن محمد البغدادی۔ شیخ یحییٰ البرکشی۔  
 شیخ ضیاء اسدہم الجوفی۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد  
 القزوبی۔ شیخ ابو عبد الرحمن البطاحی۔ شیخ  
 فضیب البنان۔ شیخ ابو العباس احمد الیمانی۔ شیخ  
 ابو العباس احمد القزوبی۔ ان کے شاگرد شیخ داؤد  
 کہ نہ طرین پچاس نماز اور فرماتے تھے شیخ ابو عبد اللہ محمد  
 لہ بے مثل ماہان کعبے۔ (تقریر تاروی)

الحاصل۔ شیخ ابو عمرو عثمان العدائی السکونی۔ شیخ سلطان المذنبین۔ شیخ ابو بکر الشیبانی۔ شیخ ابو العباس احمد بن الاسناذ۔ شیخ ابو محمد الخوسج۔ شیخ مبارک الحمیری۔ شیخ ابو الیاس کات۔ شیخ عبد اقلہ البغدادی۔ شیخ ابو السعد الطحار۔ شیخ ابو عبد اللہ الاوانی۔ شیخ ابو القاسم البزاز۔ شیخ الشہاب عمر السهروردی۔ شیخ ابو البقاء البقال۔ شیخ ابو حفص العدالی۔ شیخ ابو محمد الفارسی۔ شیخ ابو محمد البغوی۔ شیخ ابو حفص الکیانی۔ شیخ ابو بکر المذنب۔ شیخ جمیل صاحب الخطوط والمدعنه۔ شیخ ابو عمرو الصدیق بنی۔ شیخ ابو الحسن الموسوی۔ شیخ ابو محمد الحدری۔ شیخ القاضي ابو علی الفراء۔ اور ان کے علاوہ دیگر شاخ مورثے۔ اور آپ اب اس حضرات کے ساتھ فقط فراموش تھے۔

کے اس وقت آپ نے قدس سرہ نے یہ دعا پڑھائی کہ اے اللہ! میری بیٹی کو جو ابھی تک گم ہوئی ہے، اس کو حضرت شیخ گل خان مرقی عیالہ الہیہ سے اس دربار شریف کے پاس کراپ کا نام مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازاں اس حاملین نے اس کے جھک کر اس کی خوش رکھا دی۔

دیکھ کر اسرارِ عشق تھلا کر جو میرا دل از سرِ بنا خاطرِ افکارِ حشر و ہستی سے اولیا جلا دینا تھا اس کا سنا  
 وہ کہ میرا تہیہ اسے خوش ہے بالائے آسمان اور چنے انھوں نے کمرش پر ہے قدم اٹھائے تیرا  
 سرِ بھلا کر گئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا اولیا رہے ہیں آسمانیں وہ ہے گواہ تیرا

۱۷۔ یہ نہ جمالِ شریف ہیں۔ عیسے مہتے۔

خواجہ معین الدین حسینی علیہ الرحمۃ

سبب شہنشاہ بعد از مسمیٰ القتل اعراسے مقدس میں ہندوؤں کے رخصتیہ  
 رقص کرتے اور اداوار کیا اس وقت خواجہ خراجگان سلطان احمد خواجہ حسین  
 المتوفی والدین پیشی امیر مسمیٰ اللہ تعالیٰ سے عذر خواہی کیا کہ بڑے بڑے اہل  
 میں مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول تھے۔ آپ نے خوشیاں پاک مسمیٰ اللہ تعالیٰ  
 عتہ کیا یہ اعلان سننے ہی وضع دلائے علیٰ الرحمن و علیٰ نزل علیٰ ارض  
 اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبانِ حالی سے عرض کیا حضور را لا ادرول بہ  
 کیا میرے سر پر آپ کا مبارک قدم ہے۔

وَقَفَرْتُ عَنْكَ يَا مَنْ أَدْرَسَ صِلَاةَ الطَّالِفَاتِ الْغَارِبَاتِ لَيْسَتْ بِمِيرُودِ الْمَعِينِ،  
بحر بزمش وقری سبیل و حزن و شست و چین  
کون سے کچھ پہنچتا نہیں دعوے سے ترا

شیخ علی بن مسافر علیہ الرحمۃ

شیخ ابو جعفر یوسف العاتقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفع میں حضرت شیخ عسکری بن مسافر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تشریف لے کر شیخ علی بن مسافر کے چہرے پر چڑھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں۔ اور مدعا کو سخت اشقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدین میں سے ہوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ خوب خوب۔

طالب غوث الاعظم واسے شالادین زندکی مانند میو  
جیندے اندر عشق دی رتی برین سدا کر مانند میو

ذَٰلِكَ قَطْبُ الْأَرْضِ الَّتِي وَصَّعْتَ ثَلَاثَةَ فُجُورٍ فِيهَا  
وَسَبْعُمِائَةٍ عَشْرِينَ مِائِينَ جَالِسِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَعَ فِيهَا السَّيِّدُ  
أَمَّا قِسْمُهَا فِي زَمَانٍ وَاحِدٍ جَبِينٌ قَالَ قَدَمِي هَذِهِ عَلَى  
رَبِّهِ ثُمَّ رَفَعَ إِلَهُ عَظَمُ ذَٰلِكَ عَشْرِينَ مِائِينَ دَرْتَلِبَ وَتَمَّتْ

ہیں۔ جبکہ انہوں نے فتوحی حلیہ پہننے کے وقت میں سے بعض میں  
تو اس وقت میں تلواریں اور اللہ اور سائنس سے مبالغہ غیب نے جن میں سے بعض میں  
پر پیشنے والے اور بعض میں آٹنے والے تھے۔ انہوں نے اپنی گرمیں بھکا  
وہی نہیں یہ میرے نزدیک ان کی عظمت و بزرگی کے لئے کافی دلیل ہے۔

(بجۃ الاسرار ص ۱۲۱) قلمدار ہمارے

شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ | شیخ ابو محمد یوسف العاتقی علیہ الرحمۃ سے بیان  
کرتے ہیں کہ ایک عرصہ بعد میں حضرت شیخ

احمد دہلوی رحمۃ اللہ الباری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور شیخ مدنی علیہ الرحمۃ کا  
مذہب بیان فرما کر انہوں نے شبانہ بعد از صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا تھا۔  
بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا صدق السیخ عبد کی شیخ مدنی علیہ الرحمۃ  
نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ (بجۃ الاسرار ص ۱۲۱) قلمدار ہمارے

حب رکھ کر حضرت اقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتوحی حلیہ پہننے  
کے وقت میں فتوحی حلیہ پہننے کا فرمایا تو شیخ احمد دہلوی رحمۃ اللہ الباری نے اپنی  
گردن کو جبکہ عرض کیا کہ فتوحی حلیہ پہننے کی گردن پر بھی۔ مجرورہ حاضر ہیں۔  
نے عرض کیا کہ حضور والا آپ یہ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
اس وقت بعد از شریف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے مروی انورانی نے  
فتوحی حلیہ پہننے کے وقت میں فتوحی حلیہ پہننے کا فرمایا ہے اور میں  
نے گردن بھکا کر تمہیں ارشاد کیا ہے۔ (قلمدار ہمارے ص ۱۲۱)

سہ رسول پر جسے جیتے ہیں تاج والے  
تبارا قدم ہے وہ یا عرش اعظم

لے یہ حاشیہ صفحہ نمبر ۹۱ پر لکھیں۔

فیقر محمد ضیاء قادری غفرلہ

## شیخ ابودین مغربی علیہ الرحمۃ

ایک دن شیخ ابودین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعوت کے سبب میں اپنی  
گردن کو نیچے کرتے ہوئے کہا۔ اللہم اِنِّیْ اَشْہِدُکَ وَ اَشْہِدُکَ مَا کُنْتُ  
اِیْہِیْ تَسْبِیْحُتْ وَ اَحْلَحْتُ۔ اسے اللہ میں بھگا کر اور ترے فرشتوں کو گواہ بناتا  
ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔

آپ کے مریدین نے آپ سے ان اضافات کہنے کا سبب پوچھا تو آپ  
نے ارشاد فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج بعد از شریف  
میں فرمایا ہے فتوحی حلیہ پہننے کے وقت میں فتوحی حلیہ پہننے کا فرمایا ہے۔ اس کے کچھ  
عصر بعد حضرت ثوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین بعد از شریف سے  
دلیں آئے کہ حضرت ابودین مغربی علیہ الرحمۃ کے مریدین نے وہ دن اور وہ وقت  
تیار کیا جب حضرت ابودین علیہ الرحمۃ نے اپنی گردن کو نیچے کیا تھا۔ تو فرشتے پاک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین نے تقدیر کرتے ہوئے کہا کہ اسی روز اسی وقت  
عرش اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد از شریف میں فتوحی حلیہ پہننے کا  
فتوحی حلیہ پہننے کا فرمایا تھا۔

وفات لاش فاس ۱۲۱۱ قلمدار ہمارے ۱۲۱۱ بجۃ الاسرار ص ۱۲۱ قلمدار ہمارے ۱۲۱۱ بجۃ الاسرار ص ۱۲۱ قلمدار ہمارے ۱۲۱۱

حہ گردن بھکا کر میں سر مجھے کے دل لٹ گئے

کشتہ ساق آج کہاں یہ قدم تھا میرا

لے شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ علیہ السلام کے روح الامریہ حاضر ہو کر ارشاد  
میں حضور پر تو صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو دوسرے کی خواہش کا اظہار عرض کیا تو  
عرض کرنے پر فقط حضرت نے کہ ہیکل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقہا کا رد و حاصل اللہ  
علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک نکال دیا انہوں نے دوسرے کا شرف حاصل کیا۔ و خود اہل علم و  
المراد و صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نکال دیا انہوں نے دوسرے کا شرف حاصل کیا۔ و خود اہل علم و





لا اِسْمَكَ تَصْدِيقِ فَرَمَانَا  
شیخ تاج الدین بطریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نہا  
قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَدْ جِئْتُ هَذِهِ عِلَّةَ رَقَبَةٍ كُنْ وَلِيَّ اللَّهِ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ مَقْدَمُ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ جِبْ حَضْرَتِ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جَلِيلِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سُنَّ  
قَدْ جِئْتُ هَذِهِ عِلَّةَ رَقَبَةٍ كُنْ وَلِيَّ اللَّهِ فَرَمَانَا اِسْمُ رَسُوْلِهِ وَرَقَبَةُ  
زَبَانِ مَالِ سَمِيَّ كَمَا - اِسْمُ اللَّهِ كَسْمِي اِسْمُ اَبِي سَمِيَّ كَمَا  
(نہایت الاسرار ص ۳)

### سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق

شیخ خلیفۃ الکبیر علیہ الرحمۃ نے سرور کائنات پیغمبر موجودات باعش  
تجربین کائنات علیہ افضل الصلوات اکل الحیات والسموات کخراب میں دیکھا۔  
اور عرض کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جلیل رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قد جِئْتُ هَذِهِ  
عِلَّةَ رَقَبَةٍ كُنْ وَلِيَّ اللَّهِ کا اعلان فرمایا ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَقْدَمُ الشَّيْخِ عَبْدُ الْقَادِرِ وَكَيْفَ لَا وَهُوَ  
الْقَطْبُ وَآنَا أَرْعَاكَ۔ شیخ عبدالقادر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کج کہا ہے۔  
اور وہ یہ کہوں نہ سکتے جبکہ وہ قطب زمانہ اور میری ذریعہ گدائی ہیں۔

(نہایت الاسرار ص ۳)

ابن خلیفۃ مجدد مہمانہ معاشرہ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ الخوانی کے  
جہاں اساد زہین مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے کہا ہے۔

تمہیں وصل ہے فصل ہے شاہ دین سے  
و یا حق نے یہ ترسبہ خوش انظم !

✽

لے یہ اہل دل و دہر نہ کرتے۔

اسی لئے حضرت نے اپنے قصیدہ مبارک میں بیست و نہمت کے طور پر فرمایا ہے  
مَقَامُكُمْ الْخَطَا جَمِيعٌ وَ لَيْسَتْ  
مَقَامِي فَوْفَكُمْ مَا رَأَى عَلِيٌّ  
وَدَلَّيْتُ عَلَى الْأَقْطَابِ جَمِيعًا  
مَحْشُورًا نَائِدًا كُنْ حَالِي  
وَكُنْتُ وَلَيْسَ لَهُ قَدَمٌ وَارِثِي  
سَلَا قَدَمُ الْمَلِيحِي مَذَرُ الْكَمَالِ  
تہیں وصل ہے فصل ہے شاہ دین سے  
و یا حق نے یہ مرتبہ خوش انظم !

### ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کے درجات میں برکت

قدوة العالین شیخ حیات بن قیس الحارثی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرور کائنات  
المبارک ﷺ میں جان سب میں ارشاد فرمایا کہ جب حضور پر نور حضرت عظیم  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قد جِئْتُ هَذِهِ عِلَّةَ رَقَبَةٍ كُنْ وَلِيَّ اللَّهِ کا ارشاد  
فرمایا تَادَ اللَّهُ تَعَالَى جَمِيعَ الْأَكْبَادِ وَكُنَّا فِي قُلُوبِهِمْ وَبَرَكَتُهُ  
بِئْنَ عُلُومِهِمْ وَخُلُوعًا فِي أَعْيُنِهِمْ بِسُؤْلِهِ وَتَسْبِيحِهِمْ وَتُسْمِيَتِهِمْ  
تو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ کے ارشاد کی تعمیل پر گروہیں  
جھکانے کی برکت سے سوز فرمایا۔ ان کے علوم اور اعمال و احوال میں اسی برکت  
سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔ (قائد الجواہر ص ۳)

لے تم سب کا مقام بلند ہے مگر یہ اقسام اولیٰ سے اچانک تم سے بہت جذبہ  
سے اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں کا قدر بنایا ہے۔ اس لئے میرا حکم ہر حال میں  
جاری رہی ہے۔ ہر دلی کسی نہ کسی کے قدم پر ہے اور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قدم مبارک پہوں۔ (فیضی شہداء عبدالقادر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)









سہ تری عورت تری رفعت ترا فضل  
بفضل افضل وفاضل ہے باختر

(قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)۔ نزہۃ العظمیٰ علیہ السلام

شیخ ابو انجیب علیہ السلام ہر سہ روزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے قلوب میں رکھا ہے اور اللہ کے دلوں، حال اور احوال کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں رکھا ہے ان کا دل اللہ تعالیٰ کی خبریں دیتا ہے۔ (قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)

شیخ ابو الدین بن شعیب الغزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نصر علیہ السلام سے مشرق و مغرب کا حال دریافت کرتے ہوئے حضرت نبیہا علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے حال میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ امام الصدیقین حضرت امام زین العابدین اور روح معیت ہیں (قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)

شیخ عقیف الدین ابو محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قطب الاولیاء ہے۔ قطب الاولیاء

الکرام شیخ المسلمین والاسلام۔ لیکن الشریعۃ وعلوم الطریقۃ مرنجہ اسرار الحقیقۃ۔ حامل رایتہ علماء المعارف والمناظر شیخ المشبرخ۔ قدسۃ الاولیاء العارضین الاکابر۔ استاذ الزجر ابو محمد علی الدین عبد القادر بن ابی صالح الجلیلی علم شریعت کے لباس اور فزون دینیہ کے تاج سے مزین تھے۔ تمام خلق کو چھوڑ کر خداوند کریم کی اویں گن رہے۔ آداب شریعت کو بجا لائے۔ تمام اخلاق و عادات کو شریعت مطہرہ کے تابع کیا۔ ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے۔ اور فی اعلیٰ مراتب اور مقامات پر فائز ہوئے۔ (اعباد الاخیار ص ۱۰۱)۔ قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱

آپ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے چچا جان ہیں۔ (روایت)

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف البرزانی الاشبلی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف

الشیعۃ البنداریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے قلوب میں رکھا ہے اور اللہ کے دلوں، حال اور احوال کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں رکھا ہے ان کا دل اللہ تعالیٰ کی خبریں دیتا ہے۔ (قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)

شیخ عزرا بن منورع البطائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبیہا علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے حال میں دریافت کرتے ہوئے حضرت نبیہا علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے حال میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ امام الصدیقین حضرت امام زین العابدین اور روح معیت ہیں (قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)

شیخ عقیف الدین ابو محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قطب الاولیاء ہے۔ قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام۔ لیکن الشریعۃ وعلوم الطریقۃ مرنجہ اسرار الحقیقۃ۔ حامل رایتہ علماء المعارف والمناظر شیخ المشبرخ۔ قدسۃ الاولیاء العارضین الاکابر۔ استاذ الزجر ابو محمد علی الدین عبد القادر بن ابی صالح الجلیلی علم شریعت کے لباس اور فزون دینیہ کے تاج سے مزین تھے۔ تمام خلق کو چھوڑ کر خداوند کریم کی اویں گن رہے۔ آداب شریعت کو بجا لائے۔ تمام اخلاق و عادات کو شریعت مطہرہ کے تابع کیا۔ ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے۔ اور فی اعلیٰ مراتب اور مقامات پر فائز ہوئے۔ (اعباد الاخیار ص ۱۰۱)۔ قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱

آپ کی تعلق دیرینہ حضرات شیخ شہر بنی عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے قلوب میں رکھا ہے اور اللہ کے دلوں، حال اور احوال کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں رکھا ہے ان کا دل اللہ تعالیٰ کی خبریں دیتا ہے۔ (قطب المجرم ج ۱ ص ۱۰۱)

### شیخ یحییٰ علیہ الرحمۃ

کی مجلس میں حضرت مجرب بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر پھر ہوا تو آپ نے فرمایا: آپ کی شہرت آسمان پر زمین سے بھی زیادہ ہے۔ بلا واسطہ میں آپ کا لقب انشہب ہے۔ مطلب دقت میں۔ ان کی کرامات اور مقامات کی تقدیر کرنے والا نفع حاصل کرے گا۔

آئندہ ایک قطبہ ربانی ہووے گا۔

بے گناہ ہووے گا۔

فراغت حاصل ہووے گا۔

فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے حضرت غوث اعظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت، دین، وسیع، رحمت، پائندہ، تزلزل و انحراف پرست، باطن کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ اپنی عظمت، شان و شوکت و منہیت علی کے باوجود آپ چھوٹوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ بڑوں کی تعظیم کرتے اور انہیں سلام کرنے میں پیش کرتے۔ فرما رہے تھے کہ اگر اپنے پاس بیٹھتا ہے اور مجھ کو آکھڑی سے پیش آتے۔ اُمر اور دوسار کی تعظیم کے لئے آپ کبھی بھی کھڑے نہ ہوتے اور نہ ہی کبھی وزیر بادشاہوں اور اُمراء کے دروازے پر گئے۔

(قائد المجرم)

### حافظ زین الدین بن حبیب علیہ الرحمۃ

اپنی کتاب بیعت میں بیان کرتے ہیں کہ آپ شیخ وقت، زمانہ کعب سے بڑے علاء و مشائخ کے بادشاہ، اہل ولایت کے شہنشاہ تھے۔ اہل سنت و جماعت نے آپ کی ذات والا صفات سے بہت تعزیت حاصل کی اور اہل بدعت نے ذات و مشائی۔

(قائد المجرم)

### شیخ جابر علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے تعزیت و افتخار میں کامل اور مراتب و مناصب اور مقامات عالیہ کا مالک کوئی نہیں ہوا۔

(قائد المجرم)

### شیخ الاسلام حمی الدین نووی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ قطب ربانی شہنشاہ بغداد حضرت حمی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدر کرامات فقہ لوگوں سے نفی کی گئی ہیں۔

اس قدر کرامات آپ کے سوا کسی دلی اللہ کی نہیں دیکھیں۔ آپ مہاست علی ہیں امتداد و جہت پہنچے ہوئے تھے۔ جہتوں سے آپ کثرت نفرت تھی۔ شہنشاہ اور احکام شریعت کی اگر کوئی ذرہ بھی توہین کرتا تو آپ نہایت غضبناک ہو جاتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے سنی، یکم انفس اور یکم زور و کار تھے۔ (قائد المجرم)

بہ قسم کہتے ہیں شہنشاہان مصلحین و حرم کمر ہوا ہے نہ دلی ہو کر نہ بتا تیرا

تاج العارفین ابوالوفاء علیہ الرحمۃ فرمایا اللہ کی قسم میں تبار سے پیسے نور کی کرن لکھی، یکبارہ ہوں جن سے مشرق و مغرب روشن ہو رہے ہیں۔ نیز فرمایا: اسے عبدالقادر ہو جائے والا پرنہ کہ جو عبدالقادر بن ہمایا کرتا ہے۔ مگر تہوار پر نہ قیامت تک تو حید و معرفت کے لئے گاتا رہے گا۔

ذہبتہ الخاطر الفاتر منک، بیہتہ الاسرار صلیا

اسی سے حضور شہنشاہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

أَفَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ اللَّهُ بِمُوسَىٰ إِذْ دَخَلَ بُنْيَٰمَ وَفُتِحَ سِنَا  
أَبَدًا سَلَا أُنْقِيَ الصَّلٰى لَا تُغْدِبُ

فرماتے ہیں کہ غوث عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنوں کے سردار ہیں اور ادایا اللہ کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہل سنت محمد بن ولایت علامہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے

جو ولی تہل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب کئے ہیں لیکن میرا تیرا (حدائق بخشش)

میں ہوں گے روح کب کہ عذاب ہو، لیکن ہمارا سر نہ ابدانا، اذکے پکارے گا۔ (حدائق بخشش)





یہ پیشی سہروردی نقشبندی  
ہر اک تیری طرف آئی باغوث

شیخ عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
شیخ محمد شیخ الحدیث عبدالحی محدث  
دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت زین العابدین  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں مندرجہ ذیل القابات تحریر فرمائی ہیں۔

سیدنا و مولانا الواحد الشیخ الامام العارف الکامل  
امام ائمة الطائفت و شیخ الشیوخ الاسلام علیہ التعلیق ذیة  
الوجود و سداة الشہود الباز الالہی و الطائر المذہب  
قطب الاقطاب و صدر الاحباب القطب الکامل الاشرقت  
والخروج الاعظم الارفع عوٹ الشکین امام المصلیین  
العالم السدانی القطب المفرد الخ و العوٹ الصمد الخ  
الذین ابی محمد عبد القادر الحسینی الحسینی الجیلانی  
قدس اللہ سرہ و نور روحہ و اوصل الینابیر کافہ و فرجہ  
و ریحی اللہ عنہ و ارضنا عنہ۔ (شرح فروع النبیانی مکتبہ مطبوعہ زکشتور)  
حضرت شیخ الحدیث عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ میں جو کلمات تھے وہ مفرد  
سیدنا حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فیوض و برکات کا کرشمہ تھے۔ جن کا انکشاف

لے ہو یہ نہی حضرت کے مشہور عالم شرف ملی تھا وہ ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ بعض  
اولیاء اللہ ایسے بھی گذرے ہیں کہ خواب میں یا صاف ہی کیفیت میں مدد فرمائی کہ وہ بار  
نبوی میں حاضر کی دولت نصیب ہوئی تھی۔ ایسے حضرت صاحب غفرلہ کی کہلات تھیں۔ انہیں میں  
سے ایک حضرت شیخ عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مستزف تھے۔  
ار صاحب غفرلہ تھے۔

افانعات الیوم بعد علیہ السلام  
غیر تعلیم کے لئے عالم ابراہیم یہ سیکھ کر بھی شیخ کے متعلق فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالحی محدث  
دہلوی سے بچہ عابد و ابراہیم یہ کلام فضل اور خدمت علم حدیث ار صاحب کلام ظاہری  
یعنی جو نے کہ درجہ سے حسن کیفیت ہے۔ آپ کی ایک تصانیف میرے پاس ہیں جو میں  
جن سے میں بہت سے علمی ذرا حاصل کر رہا ہوں۔ (ذرا شیخ الحدیث دہلوی)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے خود اپنی تصنیف طیف اشار الامانی فی اسرار الابرار میں  
فرمایا ہے۔ لا حظ ہو۔ اعتبار من بصاحب قدسی است ملک کتاب اولیاء است و  
روسے متوازن یافت کہ در خدمت او قدم او سر لیا نہ وہ نہ پائے او سر نہ یاد و این  
خود بسبب سر فرازی سے ایشاں است کہ قدم بر قدم مصطفیٰ بود یکدم ہم قدم بقدر آورد  
و سعادت آئی سرست کہ پائمالی اذ گود و ہر پنج پنج پیر مدانی او در اشت مصطفیٰ او در حق  
انہ وقتہ بعد کہ ان خلف صدق رسید بیکہ کہ این پیغہ را در اگرچہ او را ان لب لبان زدن  
اسخیر ہوے رسید بیکس ز سید و داشت مالی بحسب مقتضای برابرت کند و یکس در  
داشت مال یکے را با دیگرے برابری ز سید بیکہ را در کرد اگر کسی اس قسط نہ  
آو قسط الاقطاب است و اگر ایشاں سلاطین اور سلطان السلاطین فی الدین کریم السلام  
دو گہ را ند و وقت گذرا میرانید کہ ایشی بھی وصیت ز سبے مرتبہ کہ ایجاد دین ز حق  
قدیم است و از دوسے غوث اقصیٰ آفرانید کریم دامن ہمہ ہر پناہ جویند یکس  
نیز پناہ با وجہ تام و درو گاہ افتادہ را جو غایت ادکس نیست و بغیر لطف او زیاد  
ہر نے یعنی میرا اعتماد ایک صاحب قدم غوث اعظم پر ہے جو کتاب اولیاء کا  
ملک ہے کہ فی ملک ایسا نہیں جو ان کی خدمت میں سر کھل دے جائے اور ان  
کے قبول پر سر نہ ڈالے اور یہ خود ان کی سر فرازی کی وجہ سے ہے جن کا قدم  
مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہو یکدم ہم قدم رکھتے ہوں۔ ان کے قدم کے  
نیچے پائمال ہونا سر کی سعادت ہے جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
و آہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داشت سے کیا کیا وہ سب  
ان خلف صدق کہ سبھا۔ بیکسو یہ کیا تھا اگرچہ وارث بہت ہیں مگر جو کچھ حضرت  
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملائی اور کہیں ملا مال کی داشت جو مقتضای برابر  
تقدیم کی جاتی ہے لیکن مال کی داشت میں ایک کو دوسرے کے ساتھ برابر ہی نہیں  
ہوئی بلکہ اس میں برادری نہیں ہوتی۔ اگر او قسط میں جو حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ قسط الاقطاب۔ اگر او سلاطین میں تو یہ سلطان السلاطین فی الدین ہیں۔

جنہوں نے وہی اسلام کو زندگی اور وقت گذر کر فرمایا کہ ایشی بھی وصیت  
ز سبے مرتبہ کہ ایجاد دین کریم سے ہے۔ اور ان کا اجاد غوث اقصیٰ

اس لئے جسے میں بہترین دانش ان کی پناہ و مسودت سے ہیں۔ مجھ کیسے بھلا ان سے پناہ چاہی ہے۔ اور ان کی درگاہ پر پڑا ہوں۔ ان کی عنایت کے سوا میری کوئی نہیں ہے اور یہی ان کے لطف کے بغیر کوئی نرا ہرگز ہے۔  
اس کے بعد شیخ عقیق علیہ الرحمۃ نے مندرجہ ذیل اشعار درج فرما کر بارگاہ فرشتہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

عزیز و علم دلیل راہ یقین      یقین در سبب اکابر دین  
شیخ و امین و بادی یقین      زہدہ آئی سید کو یقین !  
بادشاہ و ماسک قربت      وہ نذرانہ ماسک قربت  
اوست در جہلہ اولیا رمتار      چون پیر در اولیا رمتار  
اولیا بندہ اش از دل و جان      قدیم او بگردن ایشان  
و بعض قولیہ از دین مذکورست      خرد کرامت او خرد اوست  
من کہ پروردہ زلال و نیم      عاجز از دست کمال و نیم  
بہم دم خرق جسد احقرم      اسے فدائے دل و جانم  
در تو عالم اوست امیدم      بہت بادی امید جاویدم  
ما بیش نذرانہ از خود گرفتار شدیم  
میراث توئی ما با تو روز ازل است

(اخبار الافکار ص ۲۲۲، مطبوعہ دہلی)  
فرماتے ہیں۔ سُلْطَانِ الْاَوَّلِيَّاءُ زَلَّ اَبْصَارُ  
الْاَوَّلِيَّاءُ وَ اَحَدُ اَوَّلِيَّاءِ الْاَوَّلِيَّاءِ  
الْاَوَّلِيَّاءِ الَّذِيْنَ وَفَّقَ الْاِجْمَاعُ كُلَّهُ وَ لَا يَحْتَمِلُ عَنْهُمْ جَمِيعُ اَوَّلِيَّاءِ  
الْاَوَّلِيَّاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ غَيْرِ الْعُلَمَاءِ وَ هِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمْ وَ  
عَنْ سَائِرِ الْاَوَّلِيَّاءِ وَ كَرَامَتُهُ وَ هِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ كَثِيرٌ جَدًّا  
قَدْ ثَبَّتَ رِايَةَ الْاَوَّلِيَّاءِ سَبْطُ سُلْطَانِ الْاَوَّلِيَّاءِ اَمَامِ الْاَوَّلِيَّاءِ وَ لَا يَسْتَوِي وَ لَا يَنْتَوِي  
مَنْزِلَتُهُمْ مِنْ اَحَدٍ تَحْتِ اَبْصَارِ الْاَوَّلِيَّاءِ كَمَا سَبْطُ سُلْطَانِ الْاَوَّلِيَّاءِ اَمَامِ الْاَوَّلِيَّاءِ  
عَمِيْدُكُمْ عَلَمٌ وَ فِرْعَوْنُكُمْ لَوْ كُنْ اَتَّفَقَ سَبْطُ الْاَوَّلِيَّاءِ اَمَامِ الْاَوَّلِيَّاءِ كَمَا سَبْطُ سُلْطَانِ الْاَوَّلِيَّاءِ اَمَامِ الْاَوَّلِيَّاءِ

کتابہ شیخ محمد علی

جان کرامات اور وہی حق  
سکا سیدنا خورشید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیانت  
ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری  
میں آپ کی عنایت میں ایک رسالہ بزینۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر  
جیلانی تصنیف فرمایا جس کے مقدمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض صاحبان اور  
مناظران بعضی سہا کے آقا و سیدنا جاح الخاطر قطب ربانی عزت صوفی سلطان  
الاولیاء العالیین فی الملت والدین عبدالقادر راغبی رحمۃ اللہ علیہ کی قدس اللہ روحہ کی  
عنایت سے بے خبر وہ کو لازم فرما کر لکھتے ہیں۔

آپ کی کرامات بد تواریسے شاید کہ کسی یقین۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ اس  
قدر کرامات و برکات آپ سے دیکھا نہیں کسی بھی صاحب ولایت سے پہلے  
میں نہیں آئیں۔  
وزینۃ الخاطر ص ۲۳۱

علامہ عبدالرحمان حامی قدس سرہ السامی  
فرماتے ہیں دیر اکرامات ظاہر  
و احوال باہر و مقامات عالی  
بروہ است و فی تاریخ امام ابی القاسم رحمۃ اللہ علیہ دارود کرمانہ یعنی شیخ  
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ عَنِ الْحَصِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
مَنْ أَدْرَكَتْ مِنْ أَعْلَامِ الْأَوَّلِيَّةِ أَنَّ كَرَامَاتِهِ لَوْ أَنَّ شَيْئًا أَوْ  
شَيْئًا مِنَ التَّوَاتُؤِ مَعْلُومٌ بِالْإِتِّفَاقِ أَنَّهُ لَمْ يَطْلُقْ ظَهَرٌ  
كَرَامَاتِهِ لِيُخْبِرَ بِهِ سَيِّدُ الْإِتِّفَاقِ كَرَامَتُهُ آدَابُ كَرَامَاتِ ظَاهِرِ  
احوال باہر اور عال مقامات کے ایک تھے۔ امام یحییٰ کی تاریخ میں ہے کہ  
شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ اور شیخ شہیر  
الامری نے خبر دی ہے کہ آپ کی کرامات کو متواتر با قریب بقرار کا درجہ حاصل ہے  
اور حضرت عیسیٰ پاک رضی اللہ عنہ کے سمندر شام میں سے کسی شیخ سے ان

نے حضرت فرشتہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ حامی علیہ الرحمۃ نے فتح بابا ہدایت الارسل  
تہذیب کتب کبار میں القاب تحریر فرماتے ہیں۔ دیکھو لغات ص ۲۳۱ (در کتب)

سب کرامات کے ظاہر نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ وفتات الانس ناری ۲۵۵  
**امام محمد بن یحییٰ اعلمی علیہ الرحمۃ** فرماتے ہیں کہ صاحب تاریخ الاسلام نے اپنی  
 تاریخ میں بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو محمد بن ابی  
 والسنۃ عبد القادر بن البراء عبد اللہ بنی دوست امیلی الزاہر صاحب کرامات و  
 مقامات تھے شیخ الفخاد المرقا۔ امام زمان قطب دور ابن شیخ الشیر تھے۔  
 آپ کی کرامات کثرت متراثر طریقہ سے ثابت ہیں۔ آپ عیسٰی شخصیت بدر میں  
 کوئی نہیں جوتی۔

۳۰ جدول قبل تھے یا بعد تھے یا ہوں گے

سب ادب کہتے ہیں ولی بنی مرید کے قاتل

(قلنا لہو ابرہہ)

فرماتے ہیں۔ **شیخ علی بن ابی حمزہ** **شیخ علی بن ابی حمزہ**

اسعد من مرید بنی السنہ

عبد القادر و رحمۃ اللہ علیہ کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت

شیخ عبدالقادر و رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو

سکتا۔ (قلنا لہو ابرہہ)

فرماتے ہیں کہ میں کسی برس شام مصر اور مغرب

مراکب میں پھر تارک۔ اور اس عرصہ میں تین

سواٹھ شیخ کرام سے ملاقات کی۔ قرآن سب کو میں نے سنی کتے سنا شیخ

عبدالقادر شہنا و قدوتنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے

شیخ اور پیر ہیں۔ (قلنا لہو ابرہہ)

۳۰ غوث اعظم وکیل راہیقین

غوث اعظم امام القادر

مشائخ جہان آئیں جسے گدا

وہ بہتیری دولت مرقوٹ علم

**شیخ عبدالغفار عم مقدم الباطنی علیہ الرحمۃ** فرماتے ہیں کہ حضرت کے آئینہ عایہ  
 پر ایک مرتبہ میں حاضر ہوا تو میں نے  
 آپ کے پاس چار شاخیں کو بیٹھے ہوئے دیکھا میں کو میں نے اس سے پہلے کہیں  
 نہیں دیکھا تھا جب یہ حضرات اٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا جاؤ  
 ان سے اپنے لئے کوئی عذرا کرنا۔

میں مدرسہ کے صحن میں ان سے جا ملا۔ اور اپنے لئے دعا کا خواستگار ہوا  
 تو ان میں سے ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا۔ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ایک ایسے  
 (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں میری برکت سے اللہ تعالیٰ زمین  
 کو قائم رکھے۔ اور یہی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر فضل و کرم فرمائے گا۔ دیگر ادب  
 اللہ کی طرہ ہم لوگ بھی ان کے سایہ عاطفت میں رہ کر ان کے تابع فرمان ہیں۔ یہ کہہ  
 کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے اور یکدم نظر سے غائب ہو گئے۔ میں آپ کی خدمت  
 میں تعجب ہو کر واپس ہوا آپ نے قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کروں مجھے ارشاد فرمایا  
 کہ میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا میں نے پوچھا حضور! یہ کہن لوگ تھے؟ تو  
 آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ وہ قاتل کے دروڑ تھے۔ اور اب وہ اپنی جگہ پر پہنچ چکے  
 تھے ہیں۔ (قلنا لہو ابرہہ)

**شیخ قاضی البان رحمۃ اللہ تعالیٰ** فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام الصلیتین حمزہ السامری نے اور صدر المقرین ہیں۔ (قلنا لہو ابرہہ)

فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں

**شیخ مکارم علیہ الرحمۃ** کہ میں درود آپ نے فتح و قیام ہلکا ہلکا

جنگ و جلی اللہ فرمایا تھا اس روز دروڑ نے زمین کے تمام ادب اور جان لئے شاہدہ

فرمایا کہ آپ کی تطبیق کا حجت آپ کے سامنے گاؤا گیا ہے اور یفرشتہ کا

تاج آپ کے سر پر دکھایا اور آپ تعریف تام کا خلعت جو شریفیت و حقیقت

کے نقش و نگار سے مزین تھا زیب تن کئے ہوئے فکری ہلکا ہلکا

جنگ و جلی اللہ فرمایا ہے تھے۔ (قلنا لہو ابرہہ)

۳۰ غوث اعظم وکیل راہیقین

غوث اعظم امام القادر

مشائخ جہان آئیں جسے گدا

وہ بہتیری دولت مرقوٹ علم



صاحبِ اہلِ باری تدریج فرمائی فرمائی ہیں

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

إِنَّهُ كَانَ قَائِمًا رَاجِدًا عَائِدًا

غوثِ اقصیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیرِ زاہدِ ماہر تھے۔ فَكَانَ يَبْشُرُ بِحُلَا

يَكُنْ مِنْ الْخَلْقِ مَا لَا يَحْصِي كُنْهُهُ ذَلِكَ كَرَامَاتٌ مُسْتَفِضَةٌ

لَكُمْ يَقُولُ لَنَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهِ وَلَا مِنْ الْبُيُوتِ أَكْثَرُ

مَا نَقَلَ عَنْهُ. آپ کے دستِ حق پرست پر اس قدر غل غلے ہوئے تھے کہ

جس کی تعداد اساطیر شمار سے باہر ہے۔ اور آپ کی کرامات اس کثرت سے

فعل ہوئی ہیں کہ آپ کے سامریں میں سے یا آپ کے زمانہ کے بعد بھی اس قدر

کرامات کسی سے صادر نہیں ہوئیں۔ (تقویٰ الخاطر ص ۱۲۵)

حدیث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

لَا مَرِيضَ لَشَيْخٍ أَسْعَدَ مِنْ مُرِيدٍ

الحدیث کہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید سے بلکہ کوئی بخت بھی

شیخ کا کوئی مرید نہیں ہے۔ (تقویٰ الخاطر ص ۱۲۶)

شیخ ابوالبرکات علیہ الرحمۃ

عنه کے اذن اور اجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر

اور باطن میں تفرق نہیں کر سکتا۔ آپ ایک ایسی شخصیت ہیں کہ آپ انتقال کے

بعد بھی کائنات میں قدرت فرماتے ہیں۔ (تقویٰ الخاطر ص ۱۲۷)

شیخ احمد گنج بخش اور شیخ احمد گبر الگھنوی علیہما الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ حضرت

غوثِ اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے نائبِ بلیغ و شوق کے چہرے سے بھی زاہد ہیں۔ اور آپ کے

مراتبِ عالیہ کلیل المرتبت عارفین بھی شمار نہیں کر سکتے۔ آپ کے مداح ان

کی شان و عظمت اور مناقب کا احاطہ کرنے سے ناامید ہیں۔ اگر نہیں اُن کو کہیں

تو وہ غلط جائیں گی اور انہیں پریشان کر دیں تو وہ تمسکِ مایوسی کی بجائے آپ کے

ادوات اور مناقبِ حق پر نہ ہوں گے۔ (تقویٰ الخاطر ص ۱۲۸)

استاذِ حاکم بن احمد الاصل علیہ الرحمۃ

غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان

قدس کا اظہار ان القابات سے

فرماتے ہیں۔ حضرت غوثِ الاعظم قطب الاقطاب،

تاج الاحباب، شیخ الثقلین و مکھف المراقبین،

صاحب السیرۃ الاسلام الاعظم البادیۃ صدیقیۃ فی دہر

الدہور۔ المقتصد فی التکوین بالاذن المطلق،

مولانا و مسیدنا شیخ الشیوخ علی الاطلاق المسید

عبد المقادر ابن المسید ابنی صالح بھجۃ النفوس و

الافاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تقویٰ الخاطر ص ۱۲۹)

## ثابت قدمی

حضرت قطب ربانی شہناز لکھنؤی شیخ عبدالقادر جیلانی الحسین و الحسین قدس

سواء النورانی نے اپنی ثابت قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے کہ میں نے

بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی بہادر پرگزشتین تو وہ بھی پریشان

نہیں ہوتے (طہات المکرمی علیہ السلام) (تقویٰ الخاطر ص ۱۳۰)

حضرت کرنسی خدائے بنات کے علاوہ شیطین اور جنات کے ساتھ بھی سخت

مقابلہ سے سینہ سپر ہونا پڑا۔ چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ عثمان الصبرینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے شہناز و فیروز

شیاطین سے مقابلہ

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانِ مبارک سے

نہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں شب و روز نہ بیان اور دریاں بھگول میں دھرتا

تھا۔ تو میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہتھکڑیوں میں صاف بصف آئے اور

مجھ سے مقابلہ کرتے۔ مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت

اور طاقت محسوس کرتا۔ اور سب سے کہتی تھی کہ اگر کہتا۔ اسے عبدالقادر اعظم

ان کی طرف بڑھو۔ مقابلہ میں ہم تھیں ثابت قدم کہیں گے اور تباہی نہ ہو کر رہیں گے۔

پھر جب میں ان کی طرف بڑھا تو وہ داہنی بائیں باجھو ہرے آئے اسی طرف بھاگ



جہاں۔ ان میں سے کسی میرے پاس صرف ایک بنی ٹھوس آواز دوتا اور مجھے  
 کہتا کہ یہاں سے چلے مارو تو میں اسے ایک ٹھوس مارا تو وہ صاف نفا آتا پھر میں  
 کہہ سکتا ہوں وَلَا تَقُولُوا لَنَا بِإِذْنِ اللَّهِ الْعَظِيمِ پڑھنا تو بہل کر نہ کہنا کہ جہاں  
 (ہجرت الامراء صفحہ ۸۶) قلنا ہمارا جواب (صلی)

حرام شے کو حلال کہنے کا فریب

عفو عن ذنوب العتقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کے صاحبزادہ والا شان شیخ موسیٰ بن  
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ میں نے فرمایا کہ  
 میں ایک روز کسی ایسے جھگڑا کی طرف نکل گیا جہاں کہیں آپ دو اندک نام و نشان  
 نہ تھا۔ میں کئی روز وہاں قیام پذیر رہا۔ جتنے کہ مجھے سخت پیاس لگی میں نے  
 دیکھا کہ میرے سر پر جل کا ایک ٹکڑا آگاہ اس سے کچھ پانی پکا جس سے میں نے  
 پیاس بجھائی۔ بعد ازیں رَأَيْتُ نَوَافِلًا مِمَّا يَدْرِيهِ الْأَنْبِيَاءُ وَبِكَتُ مَوَدَّةً  
 وَتَوَدَّيْتُ مِنْهُ لِيَا خُبْرَكَ السَّادَاتِ أَمَا وَكُنْتُ وَكُنْتُ أَهْلُتُ لَكَ  
 الْعَهْدَ مَعَاتٍ مجھے ایک ذرہ صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے  
 منور ہو گئے۔ اس صورت سے مجھے یہ آواز سنائی دی اسے بعد ازاں اور میں  
 تمہارا رب ہوں میں نے تم حرام اشیاء کو حلال کر دیں۔ تو میں نے اَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر اس کو روک دیا۔ اور اس کی روشنی  
 ختم ہو گئی اور وہ صورت دھڑپوں کی طرح دکھائی دی پھر اس صورت سے  
 میں نے یہ آواز سنی۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا تَفْعَلُ تَفْعَلُ مَعِيَ لِعِبَادَتِكَ وَتَجْعَلُ  
 قَوْلَكَ وَفِعْلَكَ۔ اسے بعد ازاں اور تم نے اپنے علم خداوندی حکم اپنی  
 فہم اور سمجھ سے میرے کردار کو فریب سے نجات حاصل کی ہے۔ روز میں اپنی ساری  
 محنت سے صاحب طریقت حضرات کو گمراہ کر چکا ہوں۔ تو جواباً میں نے اس کو کہا کہ  
 میرے رب پر کرم و فضل و کرم میرے شامل حال ہے۔

اس کے بعد مجھ سے پوچھا گیا کہ تم نے کس طرح یہاں کہ وہ شیطان کا بیعت  
 ہے تو میں نے کہا کہ اس کے اس قول سے اَحْلَلْتُ لَكَ الْعَهْدَ مَعَاتٍ کہیں

نے تم پر تمام حرام چیزیں حلال کر دیں۔ فَفَعَلْتُ أَنَّ أَهْلَهُ لَا يَأْخُذُونَ بِالْعَهْدِ  
 مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ قیض باتوں کا کہیں کوئی حکم نہیں فرماتا۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۷) قلنا ہمارا جواب (صلی)

## ثابت قدمی پر بیعت کی تصدیق

شیخ احمد بن صالح الجبلی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کے  
 مدرسہ نظامیہ میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا۔ بہت سے علماء اور فقہاء  
 حاضر خدمت تھے۔ اور آپ اس وقت قضا و قدر پر کلام فرما رہے تھے۔ اس  
 اثنا میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ پر گرا جس سے سب حاضرین  
 بھاگ گئے۔ مگر آپ نے بالمشغول جوش تک ذکی۔ سانپ آپ کے کپڑوں  
 میں ٹکس گیا۔ بدن پر سے ہو کر گردن پر۔ آپ کی گردن مبارک پر  
 لپٹ گیا۔ مگر آپ نے سلسلہ کلام کو قطع نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی نشست کو بدلہ پھر  
 وہ سانپ زمین پر اُڑا اور آپ کے سامنے دم کے بل کھڑا ہو گیا اور پھیکا رامانا  
 بعد ازیں آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا۔

سانپ کے چلے جانے کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ اور آپ سے  
 پوچھنے لگے کہ سانپ نے آپ سے کیا کیا باتیں کیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا میں  
 نے کہا ہے۔ لَقَدْ أَتَيْتُكَ كَذِبًا مِنَ الْأَوَّلِيَاءِ وَفَعَلَ بِكَ  
 شَيْئًا تَنْتَهِى عَنْهُ۔ میں نے بہت سے اور اہل ارض کو آزمایا ہے مگر آپ کی شانِ ہمایا  
 کسی کو نہیں پایا۔ تو میں نے اُس کے لیے کھاکے میں تھا و قدر پر کلام کر رہا تھا۔ اس سے  
 تو میرے اوپر گرا۔ تو زمین پر ایک کڑا ہے۔ قضا و قدر ہی کچھ کرکت دیتی ہے۔  
 تو نے چاہا کہ میرا قول و فعل دونوں برابر ہو جائیں۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۷) قلنا ہمارا جواب (صلی) قلنا ہمارا جواب (صلی)

عفو عن ذنوب العتقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کے صاحبزادہ والا شان شیخ موسیٰ بن  
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ میں نے فرمایا کہ  
 میں ایک روز کسی ایسے جھگڑا کی طرف نکل گیا جہاں کہیں آپ دو اندک نام و نشان  
 نہ تھا۔ میں کئی روز وہاں قیام پذیر رہا۔ جتنے کہ مجھے سخت پیاس لگی میں نے  
 دیکھا کہ میرے سر پر جل کا ایک ٹکڑا آگاہ اس سے کچھ پانی پکا جس سے میں نے  
 پیاس بجھائی۔ بعد ازیں رَأَيْتُ نَوَافِلًا مِمَّا يَدْرِيهِ الْأَنْبِيَاءُ وَبِكَتُ مَوَدَّةً  
 وَتَوَدَّيْتُ مِنْهُ لِيَا خُبْرَكَ السَّادَاتِ أَمَا وَكُنْتُ وَكُنْتُ أَهْلُتُ لَكَ  
 الْعَهْدَ مَعَاتٍ مجھے ایک ذرہ صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے  
 منور ہو گئے۔ اس صورت سے مجھے یہ آواز سنائی دی اسے بعد ازاں اور میں  
 تمہارا رب ہوں میں نے تم حرام اشیاء کو حلال کر دیں۔ تو میں نے اَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر اس کو روک دیا۔ اور اس کی روشنی  
 ختم ہو گئی اور وہ صورت دھڑپوں کی طرح دکھائی دی پھر اس صورت سے  
 میں نے یہ آواز سنی۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا تَفْعَلُ تَفْعَلُ مَعِيَ لِعِبَادَتِكَ وَتَجْعَلُ  
 قَوْلَكَ وَفِعْلَكَ۔ اسے بعد ازاں اور تم نے اپنے علم خداوندی حکم اپنی  
 فہم اور سمجھ سے میرے کردار کو فریب سے نجات حاصل کی ہے۔ روز میں اپنی ساری  
 محنت سے صاحب طریقت حضرات کو گمراہ کر چکا ہوں۔ تو جواباً میں نے اس کو کہا کہ  
 میرے رب پر کرم و فضل و کرم میرے شامل حال ہے۔

میں ایک دفعہ جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز وہی سانپ میرے سجدہ کی جگہ پر اپنا منہ کھولے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ میں نے سجدہ کرنا چاہا تو اُس کو اپنے ہاتھ سے بٹا کر سجدہ کیا۔ خود میری گردن سے ٹپٹ گیا پھر میری ایک آستین سے داخل ہو کر دوسری آستین سے نکلا۔ جب سلام پڑھ کر نماز سے فارغ ہوا تو چہرہ سانپ بھوکھ نظر آیا۔

دوسرے روز جب میں جامع منصوری کے ایک ویران حصہ میں تھا۔ تو دل چھو کہ ایک شخص نظر آیا جس کی آنکھیں طول میں شکاف تھیں۔ اس سے میں یہ سمجھا کر کہہ کر بنی ہے۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اَنَا الْحَيَاءُ الَّذِي رَأَيْتَ هَا الْبَارِحَةَ وَلَقَدْ اخْتَرْتُ كَيْفَ رَأَيْتُ الْاَذْيَاءَ بِمَا اخْتَرْتُكَ بِمَا كُنْتُ يَكْنِبُ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِي كُنْ اَنْتَ يَنْتَ فِي دَهِي سَابِرُونَ۔ جسے آپ نے کل راستہ دیکھا میں نے اسی طریق سے بہت سے اولیاء اللہ کو آڑا ہے بھگت آپ سنا بہت تدم کرتی نہیں۔ بعض اولیاء اللہ کا باطن مضطرب اور ظاہر ثابت قدم رہا۔ اور بعض کا ظاہر ہوا باطن مضطرب ہو گیا۔ مگر آپ کو میں نے دیکھا ہے کہ نہ ظاہر مضطرب ہوا اور نہ ہی باطن۔

پھر اُس نے میرے ہاتھ پر تپا ہونا چاہا تو اُس کو میں نے توبہ کرائی۔  
(طبقات اکبری جلد اول، اقلیاء و اجماع جلد اول، حجت الاسلام علیہ السلام)

## تحدیثِ نعمت کے طور پر آپ کے ارشادات

### مدرسہ عالیہ نظامیہ

حضور غوث الشہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد فرمائی ہے۔ اَيْمًا مُسْتَعْمِلَ عَيْتَرٍ عَلَى بَابِ مَسْدَدٍ مَسْتَعْمِلٍ فَإِنَّ عَدَا أَبَ بَدْرٍ اَنْتَبَاهُ مَا يَخْفَفُ عَنْهُ۔ جو مسلمان شخص میرے مدرسہ کے کسی دروازے سے بھی گزرے گا تو قیامت کے دن اس کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(طبقات اکبری جلد اول، حجت الاسلام علیہ السلام، اقلیاء و اجماع جلد اول، حجت الاسلام علیہ السلام)

عذاب قبر میں تخفیف  
بیک دو زندہ اور تشریف کا ایک آدمی حاضر خدمت

ہو گیا ہے۔ میں نے انی کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں۔ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ عبدالقادر سیستانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعا فرما کر فرمائی کہ اے نبی! وہ شخص فرمایا کیا تمہارا اللہ میرے مدرسہ کے دروازے سے بھی گزرے گا؟ تو اس نے عرض کیا۔ نہ وہ فوازاجی ہاں۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ غریب فوازاجی میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش و خرم ہیں اور میرا لباس زیب تن ہیں۔ ذَکَالِی قَدْ رَفَعَ عَنِّي الْعَذَابُ بِرُكْنَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دُور کر دیا گیا ہے۔ اور مجھے نصیحت کی کہ تم ان کی خدمت اندر میں مل کر رہتے رہو۔

آپ نے یہ سُن کر ارشاد فرمایا۔ اِنْ رَفَعَ عَذْرُجَلٌ كُنْ وَعَدْلُی اَنْ يُجِيعَ الْعَذَابُ عَنْ كُلِّ مَنْ عَبَّرَ عَلَى بَابِ مَسْدَدٍ مَسْتَعْمِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بے شک میرے رب پر کم عمر و بخل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا میں اُس کے عذاب میں تخفیف کروں گا۔

حجت الاسلام علیہ السلام ۱۹۱۷ھ قلعہ انجرامر شاہ اسماعیل آغا، اقلیاء و اجماع جلد اول، حجت الاسلام علیہ السلام

۱۔ غوثِ اعظمؒ میں بے دروہا مال مدرسہ

قبلہ دیں مدرسہ کے کتبہ زمانہ مدرسہ

اور رنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے جسمانی دارِ انوار کا درجہ علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ غوث الشہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں کسی کو میرے جملہ مدرسوں میں شریعت کا اتفاق ہر اسے۔ یا جس نے میری زیارت کی ہے۔

توفیر کے فتنہ اور قیامت کے مذاہب میں اس کے لئے کمی کر دی جائے گی۔

دستفینہ الاولیاء (ضک)

ہندو سہر کی گھاس اور کنواں | ایک دن آپ کے عہد میں بغداد شریف میں  
مرض طاعون خاصہ ہوا اور اس نے اس

قدردانہ کپڑا کہ ہر روز سہارا سہارا آدمی اور عورتیں مرنے لگے۔ لوگوں نے حضرت

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس معیت اور پریشانی کا تذکرہ کیا فقال

لِيُخَيِّقَ الْكَلَّا الَّذِي حَوْلَ مَدْرَسَتِنَا وَيُوَكِّلَ شَيْئًا إِلَى اللَّهِ بِمَا النَّاسُ

اس کو برگزیدہ اور نیکو اور اُمید کو کھادۃ اللہ تعالیٰ اسرارِ نوگوں کو اس سے شفا

کے گا۔ نیز فرمایا: مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ مَدْرَسَتِنَا قَطْرَةً يُشْفِيهِ

اللہ جو شخص مدرسہ کے کنویں کا پانی پیئے گا۔ اس کو بھی شفا حاصل ہوگی۔ پس

لوگوں نے آپ کے فرمان کے مطابق عمل کیا تو جبرائیلؑ کا ملا تہ

ان کو سزا کا مال حاصل ہوئی۔ انہیں ان کی زندگی کے لیے اور سزا کے لیے بھیج دیا گیا۔

الاعوان کی دباؤ قطعا نہ آئی۔ (تفزیح الخاطر ص ۲۳-۲۵ مطبوعہ مصر)

شیخ ابو عمر عثمان بن حفص بن عبد الرحمن

فرماتے ہیں کہ شیخ بقا ربین بلکہ ادب

برج کی بن ابو نصر اسمعیل الدیرج ابو سعید یزدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عیسیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہو کر ترغیب و ترہیب کے واسطے

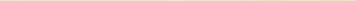
جہاں رویتے تھے اور پانی کا حیرانگہ کباب کرتے تھے ۔

(دبچه الامراض<sup>14</sup>، نخچه<sup>15</sup> فادرية<sup>16</sup>)

در رسد کی حاکمیت کو لے دینا

که گفت ای کتیرا من مستایم

ذَٰلِكَ فَصَلُّوا إِلَىٰ بَابِ مَذْرَبِهِمْ وَرَبَّاطُهُ قَتَلُوا الْعَتَّةَ مِن



اکثر عراق کے مشائخ کو جو حضرت کے ہم عصر تھے جب مدرسہ اور خانقاہ میں

حاضر ہونے تو ان کی چو کھٹ کو چومتے ہوئے دیکھتا ہے

ال قبله صفا كروا اس ماه مسطرى ؛  
بر ماه مسطرى كروا اس ماه مسطرى ؛

(بمجة الارض<sup>14</sup>، تخفف<sup>15</sup> ق<sup>16</sup> و<sup>17</sup> و<sup>18</sup> و<sup>19</sup> و<sup>20</sup> و<sup>21</sup> و<sup>22</sup> و<sup>23</sup> و<sup>24</sup> و<sup>25</sup> و<sup>26</sup> و<sup>27</sup> و<sup>28</sup> و<sup>29</sup> و<sup>30</sup> و<sup>31</sup> و<sup>32</sup> و<sup>33</sup> و<sup>34</sup> و<sup>35</sup> و<sup>36</sup> و<sup>37</sup> و<sup>38</sup> و<sup>39</sup> و<sup>40</sup> و<sup>41</sup> و<sup>42</sup> و<sup>43</sup> و<sup>44</sup> و<sup>45</sup> و<sup>46</sup> و<sup>47</sup> و<sup>48</sup> و<sup>49</sup> و<sup>50</sup> و<sup>51</sup> و<sup>52</sup> و<sup>53</sup> و<sup>54</sup> و<sup>55</sup> و<sup>56</sup> و<sup>57</sup> و<sup>58</sup> و<sup>59</sup> و<sup>60</sup> و<sup>61</sup> و<sup>62</sup> و<sup>63</sup> و<sup>64</sup> و<sup>65</sup> و<sup>66</sup> و<sup>67</sup> و<sup>68</sup> و<sup>69</sup> و<sup>70</sup> و<sup>71</sup> و<sup>72</sup> و<sup>73</sup> و<sup>74</sup> و<sup>75</sup> و<sup>76</sup> و<sup>77</sup> و<sup>78</sup> و<sup>79</sup> و<sup>80</sup> و<sup>81</sup> و<sup>82</sup> و<sup>83</sup> و<sup>84</sup> و<sup>85</sup> و<sup>86</sup> و<sup>87</sup> و<sup>88</sup> و<sup>89</sup> و<sup>90</sup> و<sup>91</sup> و<sup>92</sup> و<sup>93</sup> و<sup>94</sup> و<sup>95</sup> و<sup>96</sup> و<sup>97</sup> و<sup>98</sup> و<sup>99</sup> و<sup>100</sup> و<sup>101</sup> و<sup>102</sup> و<sup>103</sup> و<sup>104</sup> و<sup>105</sup> و<sup>106</sup> و<sup>107</sup> و<sup>108</sup> و<sup>109</sup> و<sup>110</sup> و<sup>111</sup> و<sup>112</sup> و<sup>113</sup> و<sup>114</sup> و<sup>115</sup> و<sup>116</sup> و<sup>117</sup> و<sup>118</sup> و<sup>119</sup> و<sup>120</sup> و<sup>121</sup> و<sup>122</sup> و<sup>123</sup> و<sup>124</sup> و<sup>125</sup> و<sup>126</sup> و<sup>127</sup> و<sup>128</sup> و<sup>129</sup> و<sup>130</sup> و<sup>131</sup> و<sup>132</sup> و<sup>133</sup> و<sup>134</sup> و<sup>135</sup> و<sup>136</sup> و<sup>137</sup> و<sup>138</sup> و<sup>139</sup> و<sup>140</sup> و<sup>141</sup> و<sup>142</sup> و<sup>143</sup> و<sup>144</sup> و<sup>145</sup> و<sup>146</sup> و<sup>147</sup> و<sup>148</sup> و<sup>149</sup> و<sup>150</sup> و<sup>151</sup> و<sup>152</sup> و<sup>153</sup> و<sup>154</sup> و<sup>155</sup> و<sup>156</sup> و<sup>157</sup> و<sup>158</sup> و<sup>159</sup> و<sup>160</sup> و<sup>161</sup> و<sup>162</sup> و<sup>163</sup> و<sup>164</sup> و<sup>165</sup> و<sup>166</sup> و<sup>167</sup> و<sup>168</sup> و<sup>169</sup> و<sup>170</sup> و<sup>171</sup> و<sup>172</sup> و<sup>173</sup> و<sup>174</sup> و<sup>175</sup> و<sup>176</sup> و<sup>177</sup> و<sup>178</sup> و<sup>179</sup> و<sup>180</sup> و<sup>181</sup> و<sup>182</sup> و<sup>183</sup> و<sup>184</sup> و<sup>185</sup> و<sup>186</sup> و<sup>187</sup> و<sup>188</sup> و<sup>189</sup> و<sup>190</sup> و<sup>191</sup> و<sup>192</sup> و<sup>193</sup> و<sup>194</sup> و<sup>195</sup> و<sup>196</sup> و<sup>197</sup> و<sup>198</sup> و<sup>199</sup> و<sup>200</sup> و<sup>201</sup> و<sup>202</sup> و<sup>203</sup> و<sup>204</sup> و<sup>205</sup> و<sup>206</sup> و<sup>207</sup> و<sup>208</sup> و<sup>209</sup> و<sup>210</sup> و<sup>211</sup> و<sup>212</sup> و<sup>213</sup> و<sup>214</sup> و<sup>215</sup> و<sup>216</sup> و<sup>217</sup> و<sup>218</sup> و<sup>219</sup> و<sup>220</sup> و<sup>221</sup> و<sup>222</sup> و<sup>223</sup> و<sup>224</sup> و<sup>225</sup> و<sup>226</sup> و<sup>227</sup> و<sup>228</sup> و<sup>229</sup> و<sup>230</sup> و<sup>231</sup> و<sup>232</sup> و<sup>233</sup> و<sup>234</sup> و<sup>235</sup> و<sup>236</sup> و<sup>237</sup> و<sup>238</sup> و<sup>239</sup> و<sup>240</sup> و<sup>241</sup> و<sup>242</sup> و<sup>243</sup> و<sup>244</sup> و<sup>245</sup> و<sup>246</sup> و<sup>247</sup> و<sup>248</sup> و<sup>249</sup> و<sup>250</sup> و<sup>251</sup> و<sup>252</sup> و<sup>253</sup> و<sup>254</sup> و<sup>255</sup> و<sup>256</sup> و<sup>257</sup> و<sup>258</sup> و<sup>259</sup> و<sup>260</sup> و<sup>261</sup> و<sup>262</sup> و<sup>263</sup> و<sup>264</sup> و<sup>265</sup> و<sup>266</sup> و<sup>267</sup> و<sup>268</sup> و<sup>269</sup> و<sup>270</sup> و<sup>271</sup> و<sup>272</sup> و<sup>273</sup> و<sup>274</sup> و<sup>275</sup> و<sup>276</sup> و<sup>277</sup> و<sup>278</sup> و<sup>279</sup> و<sup>280</sup> و<sup>281</sup> و<sup>282</sup> و<sup>283</sup> و<sup>284</sup> و<sup>285</sup> و<sup>286</sup> و<sup>287</sup> و<sup>288</sup> و<sup>289</sup> و<sup>290</sup> و<sup>291</sup> و<sup>292</sup> و<sup>293</sup> و<sup>294</sup> و<sup>295</sup> و<sup>296</sup> و<sup>297</sup> و<sup>298</sup> و<sup>299</sup> و<sup>300</sup> و<sup>301</sup> و<sup>302</sup> و<sup>303</sup> و<sup>304</sup> و<sup>305</sup> و<sup>306</sup> و<sup>307</sup> و<sup>308</sup> و<sup>309</sup> و<sup>310</sup> و<sup>311</sup> و<sup>312</sup> و<sup>313</sup> و<sup>314</sup> و<sup>315</sup> و<sup>316</sup> و<sup>317</sup> و<sup>318</sup> و<sup>319</sup> و<sup>320</sup> و<sup>321</sup> و<sup>322</sup> و<sup>323</sup> و<sup>324</sup> و<sup>325</sup> و<sup>326</sup> و<sup>327</sup> و<sup>328</sup> و<sup>329</sup> و<sup>330</sup> و<sup>331</sup> و<sup>332</sup> و<sup>333</sup> و<sup>334</sup> و<sup>335</sup> و<sup>336</sup> و<sup>337</sup> و<sup>338</sup> و<sup>339</sup> و<sup>340</sup> و<sup>341</sup> و<sup>342</sup> و<sup>343</sup> و<sup>344</sup> و<sup>345</sup> و<sup>346</sup> و<sup>347</sup> و<sup>348</sup> و<sup>349</sup> و<sup>350</sup> و<sup>351</sup> و<sup>352</sup> و<sup>353</sup> و<sup>354</sup> و<sup>355</sup> و<sup>356</sup> و<sup>357</sup> و<sup>358</sup> و<sup>359</sup> و<sup>360</sup> و<sup>361</sup> و<sup>362</sup> و<sup>363</sup> و<sup>364</sup> و<sup>365</sup> و<sup>366</sup> و<sup>367</sup> و<sup>368</sup> و<sup>369</sup> و<sup>370</sup> و<sup>371</sup> و<sup>372</sup> و<sup>373</sup> و<sup>374</sup> و<sup>375</sup> و<sup>376</sup> و<sup>377</sup> و<sup>378</sup> و<sup>379</sup> و<sup>380</sup> و<sup>381</sup> و<sup>382</sup> و<sup>383</sup> و<sup>384</sup> و<sup>385</sup> و<sup>386</sup> و<sup>387</sup> و<sup>388</sup> و<sup>389</sup> و<sup>390</sup> و<sup>391</sup> و<sup>392</sup> و<sup>393</sup> و<sup>394</sup> و<sup>395</sup> و<sup>396</sup> و<sup>397</sup> و<sup>398</sup> و<sup>399</sup> و<sup>400</sup> و<sup>401</sup> و<sup>402</sup> و<sup>403</sup> و<sup>404</sup> و<sup>405</sup> و<sup>406</sup> و<sup>407</sup> و<sup>408</sup> و<sup>409</sup> و<sup>410</sup> و<sup>411</sup> و<sup>412</sup> و<sup>413</sup> و<sup>414</sup> و<sup>415</sup> و<sup>416</sup> و<sup>417</sup> و<sup>418</sup> و<sup>419</sup> و<sup>420</sup> و<sup>421</sup> و<sup>422</sup> و<sup>423</sup> و<sup>424</sup> و<sup>425</sup> و<sup>426</sup> و<sup>427</sup> و<sup>428</sup> و<sup>429</sup> و<sup>430</sup> و

ایک اہل سے خطا سرزد ہو جانے کی وجہ سے مقام

عطا معاف

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ علمی جو کراستافتہ کیا اور اپنی پیشانی کو درستی کے لئے اس کے دربارِ علمی میں لگا کر تفسیرِ حق تعالیٰ کے لئے تیار کیا۔

مَا فَلَانَ لَطَعْتَ حَنْصِكَ سُرَابَ بَابِ مَحْوِي السُّدِّ

عَبْدُ الْقَادِرِ عَفْوُهُ عَنْ خَطِيئَتِكَ وَاعْظِيَّتِكَ مَقَامًا أَعْلَى

من مُقَامِكَ السَّابِقِ إِلَى حِذْمَتِهِ وَاشْكُرْ اللَّهَ عَلَى هَذِهِ

العُظْبَةُ الْعُظْمَى فِي حُضُورِهِ - اے نلال! چونکہ تُو نے میرے محبوب

سید عبدالغادر کے دروازہ کی خاک پر نیاز مندی کے لئے سر رکھ دیا ہے۔ اس

حضرت غوث ماک (رحمۃ اللہ علیہ) عن ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اگر دین سے کسی چیز کو ہٹا دے تو اس کی جگہ سے جہنم کی آگ بجھ جائے گی۔

کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ادا کرو۔ (تفسیر الخفا ص ۲۲)

1134

سلسلہ عالیہ فادریہ

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے شلوخ طاعت اور شجرہ خلافت

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ طاعت حضرت شیخ المصطفیٰ

سید محمد رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت ابوالحسن علی ہکارتی رضی

شہد تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت ابو الفرج بطرطوسی رضی اللہ عنہ ان کے شیخ

—



حضرت ابو الفضل عبدالواحد رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت ابو بکر بن  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت ابو القاسم حمید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ ان کے شیخ حضرت سمرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت  
معروف کفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ  
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت امام باقر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان  
کے شیخ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شیخ حضرت سیدنا ابیہ  
المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شیخ  
حضرت قتیبہ المسلمین حبیب رب العالمین محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات  
والسلامات

امام اہل سنت: محمد بن دولت، اعظم مولانا شاہ احمد رضا خاں بڑی  
قدس سرہ شریف نے آپ کا شجرہ شریف لکھا اس طرح بیان فرمایا ہے۔

### شجرہ شریف

یا الہی و ہم فرما مصطفیٰ کے واسطے  
یا رسول اللہ کرم کے خدا کے واسطے  
مشفقین صل کریمہ مشکل کشا کے واسطے  
سیدہ خدیجہ کے خدیجہ میں مہربان رکھئے  
صدق صادق کا صدق صادق الا سلام  
بہر حریف سمرقانی مہربان سے بخود سمرقانی  
بیر بن شیخ دنیا کے کشتوں سے بچا  
برو افروز کا صدقہ کرم کو فرستے تھے ان کو  
قادر کی قادی کی دیکھتا دیکھتا ان کا

### سلسلہ قادریہ کی فضیلت

شیخ ابوسعید عبداللہ شیخ محمد الانانی شیخ نور الدین  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں۔ حبیب  
الشیخ مہدی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یسجد  
إلا یوم الفیاء ما أن لا یسجد أحد منہم إلا علی قریبہ  
شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک کے اپنے مریدوں  
کے اس بات پر حاضر ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کے بغیر نہیں مرے گا۔

ذہبیہ الارسلطی ص ۲۸۲ قلماء الجوامع ص ۱۸۶ اخبار الانبیاء ص ۱۵۰

حہ صاحب عروت و کمال حضور

حہ صاحب خدا جلالت حضور

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا تُكْتَفَى عَزْوُكَ لِمُرِيدِي يَا الْمُغْرِبِ وَأَنَا  
يَا الْمُشْرِقِ لَسْتُ لَهَا۔ اگر میرا مرید میری مہربانی کا کٹر نہیں ہوئے  
اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کی پردہ پوشی نہ کر سکتا گا۔ (اخبار الانبیاء ص ۱۵۰)  
ارشاد ذہبیہ الارسلطی ص ۲۸۲ قلماء الجوامع ص ۱۸۶ قلماء الجوامع ص ۱۸۶

حہ امیر مستغیر غوث اعظم غلب رہا ہی

حبیب سید عالم زبے محبوب سبحانی

بدھ دست بقیں کی بڑی دست شاہ بیگانی

کدوست اور بوند حقیقت سرت پڑانی

شیخ ابو الفتح احمد بن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ علی بن ابیہ عبدالرحمن  
کو فرماتے ہوئے سنا۔ لَا مُرِيدَ بَيْنَ لِسَانِي وَفِيهِمْ اَمْعَلُ مِنْ مُرِيدِي  
الشیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ کسی مرید کا کچھ اور شرف

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ الباری کے مریدین کے شیخ سے زیادہ  
افضل نہیں ہو سکتا۔ (قلماء الجوامع ص ۱۸۶)





میں رضا یوں نہ کہک تو نہیں جیہ تو نہ ہو

سید حبیب ہر دہر ہے مولانا تیرا

شہباز لانگ کان تدریس سرورہ انفرادی اپنے قصیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

مُرِيدِيْهِمْ وَطِبُّوا شَطْحُ وَعَنِيْ

وَفَاعِلُ مَا تَشَاءُ فَإِلَيْهِمْ عَابِدِي

اے میرے مرید! خوش ہو اور ہیکل ہاتھ بکرم اللہ العالین جو چاہے تو کر گزرد  
انام جو بڑا ہے تیرے پاس ہے۔

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهَ رَجَب

عَطَايَ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَابِ

اے میرے مرید! قومت ڈر۔ اللہ کریم میرا رب ہے۔ اس نے  
مے رنعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی اُمیدوں کو سنبھال رہا ہوں۔

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَذْلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِ

خدا تعالیٰ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رافی کئے دانہ کی طرح ہیں۔ اور میرے حکم اقبال میں ہیں۔

وَوَلَانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے جُملہ اقطاب کا خفا رہنمایا ہے۔ پس میرا حکم ہر حال میں  
باری ہے۔

وَمِنْهَا شُجْرٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُوتُ وَتَقْفِي إِلَّا خَائِفٌ

[illegible]



نظر مبارک

حضور جن شخص یا جن اجتماع پر نظر جمال باکمال سے توجہ فرماتے  
وہ کسی سخت طبع، سنگدل، کراہی، مروت، خارش، غرض، مصلحت، مصلح

اور غلام بن جانا۔ انفرق الخاطرونك۔ وفاتك الاسان صد سق فوب صديق  
من خال۔ قلنا جبر اسك مغل ناميكر وجين خريفك ما مسق فوجين نظامي  
ابا اكل عاتك بائد صفت ابواسم نور الدين كل بن جبر ائمي الشطوني  
عليه الرحمه سب كاشاد كرامتي تحرر فائتيه۔

اَنْتُمْ بَيْنَ بَدِي كَالْقَوَارِيزِ جِدِي مَا فِي بَوِاطِنِكُمْ  
 وَظَوُّ اَحْوَدِكُمْ . تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کے بوتل کی طرح ہو۔  
 جن کے ظاہر اور باطن میں سب کچھ نظر آتا ہے۔

(بجدة الاسراء ٢٢ مطبوعه مصر، سفينة الاولاي ٤٤، تفريخ الحظ ٢٨)

چودہ گسو افراد کا واصل باللہ سبحانہ  
ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو اندکرم کی طرف سے سات

مردود اور اداریات سے خود قوی کر دہاں **باللہ** کرنے کا حکم ہے۔ تڑپ نے ایک طرف مردوں کو اور دوسری طرف عورتوں کو جمع کر کے تگاہ و لایت سے ان کے دلوں کو خالص بنانا کر دہاں **باللہ** فرمایا۔

۵۔ نہ کہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے دور سے پیدا  
وہیں ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

سیدنا عوثؓ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ سے تھامری  
 چور کو قُطْب بنانا

کروا ستم میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کو قہر لے  
آپ جب اس کے قریب پہنچے تو چوچا میں گرنے لگا اس نے جواب دیا کہ بھڑ  
ایمانی، بھول۔ فَكشَفَ لَهُ الْعَوْتَ اِنَّ اِسْمَهُ مَكْتُوبٌ بِسُوَادِ  
لَحْمِ عَصِيَّةٍ۔ آپ کشف کے ذریعے اس کی مصیبت اور بدکرداری کو کھ  
برادریا۔ اس چور کے دل میں خیال آنا شروع ہو کر اس نے اپنے آپ کو

اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ میری اور فرمایا میں عبد القادر بریلوی  
فَوُتِحَ الْمَتَارِقُ فِي الْحَاوِلِ عَلَى قَدَمِهِ الْمُبَارَكَةِ بِأَذْخَالِ  
وَجَبَرَى عَلَى لِسَانِهِ يَا سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ شَيْئًا إِلَّا تَرَوَهُ

چہرے سے فوراً آپ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اُس کی زبان پر یاسین پڑا۔  
عَبْدُ الْقَادِرِ رَسْمًا قَدِیْمًا جاری ہو گیا۔ آپ کو اس کی حالت پر غم ہو گیا۔  
وَلَوْ جِئْتَنِي اِمْلًا لِاصْلَاحِ بَالِیْہِ اور اُن کی اصلاح کے لئے بکاؤ  
الہی میں متبرہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی۔ یَا حُوثُ الْاَعْظَمُ ذَلَّ  
السَّارِقُ عَلٰی طَرِیقِ الصَّوَابِ وَ اَدْبَسْتُ ذُلًّا لِّیْ هٰذَا اَیَّامِ  
الْاَحْزَابِ وَ اَحْبَلْتُهٖ قَطْمًا مِّنَ الْاَعْطَابِ فَصَارَ السَّارِقُ  
قَطْمًا یَنْظُرُ بِیْلاً اَلْاُتِیَابِ۔ اسے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا  
راستہ دکھا دو۔ اور ہدایت کی طرف رہنما کر دے جس نے اسے غلبہ بنا دیا  
خاتمہ آپ کی ایک نگاہ فیضِ رحمان سے جو غلبہ کے درجہ پر نازل ہو گیا۔

(تفريغ المناظر ص ٢٢)

عجب شان یا غوث تیری جل ہے تیری نظر سے چہ رہتا دلی ہے

جسم مبارک  
آپ کا جسم مبارک نہایت ہی لطیف تھا۔ امام ربانی غوث

حضرت علیؓ قاری اور حضرت علامہ ابوسعید خدریؓ نے بھی تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ شمس الدین  
موسیٰ اور شیخ خضر بن ابی العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ اظہر من الشمس علیہ السلام علیہ  
السلام کہ مدت اٹھ سو بیڑ سال رہے ہیں اس عرصہ میں علیؓ ہی ہم سے آپ کی جگہ سے  
زیادہ نکلے ہوئے اور اٹھ سو سے غلبہ ہوئے کسی بھی نہیں دیکھا تھا۔ ولا خلاف  
علیؓ فرماتے اور یہی کسی آپ کے ہم عصر کسی کے بیٹے ہوئے دیکھا۔

[illegible]



دلفیات اکبر سے جلد ۱۱، نمبر ۱۲، احوال الفاضلہ، ص ۶، جامع کرامات الاولیاء علیہم السلام  
بجانب الامر دلت، قلاماً بجاہر ص ۱، سفینۃ الاولیاء ص ۱، تحفہ قادریہ ص ۱

### پسینہ مبارک

مفتی عارف حضرت شیخ الدین ابو عبد اللہ رحمہ اللہ جو بہن عالم الفقہ والی  
مترہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عرش پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ طبیب الاعصاب کو آپ کا پسینہ  
مبارک خوشبودار تھا۔ (قلاماً بجاہر ص ۱۲، صفحہ ۱۲، تفریح خاطر ص ۱)

### شعبہ شریف

شیخ علی بن ادریس یعقوبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت  
میں میرے شیخ طریقت حضرت شیخ علی بن ابیہی تھے جس کا نام  
مجھے حضرت عرش اٹھین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا  
اور میرے متعلق عرض کیا کہ نوازید میرا میرے۔ فخلع ثوباً کان علیہ فخلع  
ایا کا۔ آپ کے ہم اطہر پر ایک کپڑا تھا۔ آپ نے وہ اُتار کر مجھے پہنایا۔ اور  
ارشاد فرمایا۔ یا علی بن ادریس! فخلع العافیۃ۔ اسے ملے اور اسے  
تندستی اور عافیت کا یقین پہنچا دے۔ فکُنْتُ مِنْ الْبَشَرِ الْخَاسِئِ  
وَبَشَرِیْنِ مَسْکُوتٍ مَحْکُوتٍ لَمْ یَنْفِضْ بَیْنَهُمَا الْکَمَّ ہیں اس شعبہ شریف کو  
پہننے کے بعد اب ہمیں شکر مال کا عرصہ ہے کہ مجھے کسی قسم کی مرض اور بیماری لاحق  
نہیں ہوئی۔ (قلاماً بجاہر ص ۱)

### ٹوپی مبارک

شیخ ابو عمرو یوسف بن عبد بن مرقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں خدمت  
عرش اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔  
تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ دو بادا کہ نہ داتا انی ترا میرے بہن نام دے  
عبد العفی بن لفظ کر میرے بہن تر اشد از لیبیا دے اور بادا وندہ اللہ تعالیٰ  
بر سے مفاخرت کند بر ملا کہ غریب تم کو اللہ تعالیٰ مرید دے گا جس کا نام لفظ  
بن لفظ ہوگا۔ جس کا ترجمہ بہت سے ادباء اللہ سے بلند تر ہوگا۔ اس کی نسبت  
اللہ تعالیٰ ملا کہ بر فرزند ہوگا۔ بعد ازیں آپ نے اپنی ٹوپی مبارک میرے سر پر  
رکھ دی۔ نہ خوشی نہ غمی آن بدناش من رسید اور دماغ بدل حکومت پر کشف

کشت شہیدم کو عالم و آخر عالم است حق سبحانہ تعالیٰ میگرداند۔ تو پی رکھنے کی  
خوشی اور اس کی شکر گیسو سے دماغ میں پہنچے اور دماغ سے دل تک عالم حکومت  
و حال مجھ پر دماغ ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ جہاں اور جگہ اس جہاں میں ہے  
سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ (دلفیات الامام غازی ص ۱۵)

### باجہ مبارک

شیخ علی بن ادریس یعقوبی علیہ الرحمۃ بھی بیان کرتے ہیں  
کہ میرے شیخ مجھے ایک وفدِ شریف میں آپ کی خدمت  
میں لے گئے۔ حضرت تنویری دیوبند فرمایا۔ اے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ  
آپ کے جسم اطہر سے نور کی شعاعیں نکل نکلیں کہ میرے جسم میں کی گئی ہیں۔ اُس  
وقت میں نے اہل قہور کو اور اُن کی حالات اور مراتب و مراتب کو دیکھا  
اور فرشتوں کو بھی دیکھا۔ یہ محقق آدا دل میں میں نے ان کی تسبیحیں سنیں اور  
مراتب انسان کی پیشانی پر جو کچھ لکھا تھا اُس کو میں نے پڑھا۔ اور بہت سے  
دلفیات اور عجیب و غریب امور مجھ پر کشف ہوئے۔ پھر آپ نے مجھے سے فرمایا  
اور دست۔ تو میرے شیخ طریقت حضرت علی بن ابیہی علیہ الرحمۃ نے حضرت کی  
خدمت میں عرض کی حضور والا مجھے اس کی نقل ذاتی ہونے کا ڈر ہے۔  
مَقْدُوبٌ بِسَیِّئٍ عَظِيمٍ صَدَقَ فُلْکُ اَفْذَخَ مِنْ مَشْخُ  
مَسَا دَاثَتْ وَ مَسَعَتْ شَبِیْحُ الْمَلَا تَکْرَعُ عَلَیْکُمْ اِسْلَامٌ وَ  
اَنَا اِلٰی الْاٰلِیْنِ اَسْتَصِیْ فِی طَرِیْقِ الْمَلَکُوْتِ مِنْ تِلْکَ  
الْبَیْزَةِ۔ تو آپ نے اپنا تھوڑا سا میرے سینے پر رکھا پھر جو کچھ میں  
نے دیکھا میں اُس سے قطعاً بے خبر ہوا۔ اور فرشتوں کی تسبیحوں کو میں نے پھر سنا۔  
اور اب تک میں عالم حکومت میں اس روشنی سے مستفید ہونا چاہتا ہوں۔

شیخ الصغریٰ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
جب اپنے عالم شہاب میں ملے گا میں بہت مشغول رہتا تھا۔ اور اس کی نسبت  
میں کہیں بھی میں نے غفلت نہ کرتی تھیں۔ میرے ہم زمرہ گرامہ اس میں کثرت اشتغال  
سے منع فرماتے تھے۔

ایک روز وہ مجھے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ میرا حقیقی ہے اور ہمیشہ علم کلام میں بجا منتکولی رہتا ہے میں نے اس کو اس سے کئی مرتبہ کیا ہے۔ ان کے عرض کرنے پر حضرت سے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی کتاب کو کون کی کتاب پر مسمیٰ ہے میں نے کہا کہ ان کے نام بتائے تو آپ نے اپنا وصیت مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے

ان کتابوں میں سے کہی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہ آ اور میرے دل سے اس پر کے تمام سائل نیا نہیں ہو گئے۔ وَأَشْكُرُ لَهُ فِي حُضْرَتِي الْعِلْمَ الَّذِي فِي الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَقَعْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَأَنَا أَطْلُقُ بِالْحِكْمَةِ وَقَالَ لِي أَنْتَ أَجْدَدُ الْمُسْتَفْهِمِينَ فِي الْعَرَاقِ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے سینہ میں علم لدنی بھریا۔ اور جب میں آپ کے آستانہ سے واپس ہوا تو محکمہ علم لدنی میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے فرمایا تم عراق کے متاخرین شایر میں سے ہو گئے۔ دہیۃ الاسرار لکھا، قلاما الجوارح، لغات الامس فانسی ۳۵۰ تھوہ قادیہ ۲۸۰ مصنفہ شاہ ابو العالی علیہ الرحمۃ

**انگلی مبارک** شیخ ابو محمد علی عبد الرحمتہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضرت شیخ عبدالقادر سیلابی عبد الرحمتہ کی زیارت سے مشرف ہوا کچھ عرصے تک ان کی خدمت میں قیام رہا۔ جب میں نے مصر واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ کئی چیزیں ہیں سے نہ مانگنا، اپنی انگشت مبارک آپ نے میرے منہ میں دھل کی اور ارشاد فرمایا کہ اسے بار بار چومنا پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ بعد اوسے مہر تک کی مسافت میں مجھے جو کچھ محسوس نہ ہوا بلکہ اپنے جسم میں پیچھے سے زیادہ توانائی پائی۔

توضیح الحافظاتہ بنیۃ الادب لکھنا دارالحدیث حجازی  
ایک مرتبہ رات کو نیند اکوٹھیں غوث اشقین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شیخ احمد رضا بنی احمدی بن مسافر  
یہاں ارجمۃ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر تھوڑا

کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر اس وقت الذمیر بہت زیادہ تھا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیش پیش تھے۔ آپ جب کسی چیز پر کسی دیر یا قریب کے پاس سے گزرتے آپ انکے سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کی انگشت مبارک ہانکنا طرح روشن ہوجاتی تھی اسی طرح سے وہ سب حضرات آپ کی انگلی مبارک کی روشنی سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے (قلاما الجوارح ص ۸۰)

**لباس مبارک** آپ کی طبیعت نفاست پسند اور مزاج از حد لطیف تھا۔ نفاسات اور لطافت بہت مرغوب تھی۔ لباس بھی اعلیٰ درجہ کا شادار استعمال فرماتے تھے مگر شلاب شرعیات نہیں کیونکہ تمام کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپ کا لباس مبارک عالمانہ ہوتا تھا۔ پیش قیت سے پیش قیت کپڑا آپ کے لئے خریداجاتا تھا۔

چنانچہ بغدادی شریف کے ایک مشہور بزرگ شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم قمری سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا کہ مجھے ایک ایسا قمیض اور دھواں دار کا رہے جس کے ایک گز کفایت ایک اشرفی ہو۔ اس سے کہ نہ اس سے زیادہ۔ میں نے پوچھا ایسا قمیض کپڑا کس کے واسطے دیکھا رہے۔ خادم نے حضور کا نام لیا۔ اس وقت میرے دل میں غصہ گزرا کہ جب فقرا۔ بیاتین لباس زیب تن کریں گے تو بادشاہ وقت یعنی خلیفہ کوں سا کپڑا پہنے گا۔ انہوں نے تو بادشاہ کے لئے کئی کپڑا باقی ہی نہیں چھوڑا ابھی میں غصہ میرے دل میں گزرا ہی تھا کہ میرے پاؤں میں خیم سے ایک

کیل ایسی چھپی کہ قریب الگ ہو گیا۔ ہر چند اس کو ہانکنا لئے کی کرشش کی مگر کام ہوئی۔ پھر مجھ کو آٹھا کر آخرت کی خدمت میں لا گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے ابو الفضل، نونے دل میں ہم پر کیوں اعتراض کیا۔ خدا کی قسم میں نے اس کپڑے کو نہ پہنا جب تک کہ مجھے یہ نہ کیا گیا جیحق عَلَیْكَ الْاَلِیْسَ قَبْلِیْ صَا وَرَافَعَتُہُ بَدَلِیْ نَا وَرَافَعَتُہُ تَجِبَہُ میرے حق کی قسم ایک قمیض ایسے کپڑا کا ہیں جن کی قیت لی گز

اکبر اشرفی جو - (انصار اخبار فارسی طبع) حضرت امیر السرائر حضرت امیر گیارہویں شریف علیہ السلام  
تقریب الخاطر ص ۲۲۰ قلماء الجواب ص ۲۲۰ ترجمہ الخاطر ترجمہ الخاطر ترجمہ الخاطر

## سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخلاقی خصوصیات

حافظ ابوسعید عبدالکرم اسماعیلی مفتی عراق (ابو عبد اللہ محمد البندادی شیخ مسر  
بزارہ اور شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الاشبل عظیم السنۃ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب  
الاقطاب، فردا لاجاب سیدنا لایا و حضرت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رضاء  
ربیع القلب ثقلین، ولیع محمد، شیعہ زبان، فعلی مدبرہ حضرت سیدنا محمد بن اسماعیل  
غریب فواز با مروت اور پانچہ قول قرار دیتے۔ آپ کی ذات میں البرکات معنات جمیل  
اور صفات حیدرہ کی جامع تھی۔

شیخ عبداللہ حجابی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھانا اور حسن اخلاق افضل و  
اکمل ہیں۔ کھانے اور ارشاد فرمایا کہ میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ملتا۔ اگرچہ کہ میرے پاس  
بزارہ دینا تا میں قریش تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ دے۔ جو بھول اور مارتوں میں  
تقسیم کر دوں اور لوگوں کو کھانا کھلاؤں  
(قلماء الجواب ص ۲۲۰)  
مفتی عراقی فرماتے ہیں کہ آپ کی باگاہ میں چاہ اور جود و سخا سے کوئی مسائل کہیں  
نہالی نہیں جاتا تھا۔

۱۔ ان کے دوسرے کوئی خالی جاسے ہو سکتا نہیں  
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

ایک دفعہ ایک شخص کو آپ نے کچھ نعم اور ارزہ دیکھ کر پوچھا تھا کہ یہاں کی حال  
ہے؟ اس نے عرض کی کہ حضور والا! دنیا سے دلچسپی پارہا ناچا تھا مگر علاج نہ

لے آئے ہو اب رہتے ۱۹۔ بجز امیر السرائر ص ۱۹۰۔ تقریب الخاطر ص ۲۲۰

بلیہ کر ایسے کشتی میں نہیں بٹایا۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ دین انصار اخبار قلم  
کتاب کی خدمت اللہ میں حاضر ہوا۔ اور تیس دینار نذرانہ پیش خدمت کیا۔ آپ نے  
وہ تیس دینار اس شخص کو دے دیے اور فرمایا جادو ایسے تیس دینار اس طالع کو دے دینا  
اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا جو روکنے پر آگاہ نہ کرے۔

نیز آپ نے اپنی بیوی مبارک کو آپ نے پناہ دیا تھا اس کو آگ کو قربانیت  
فرما کر میں دینار دے کر کچھ اس قبیلہ کو خرید لیا۔ قلماء الجواب ص ۲۲۰ تقریب الخاطر ص ۲۲۰  
آپ روزانہ روٹیاں کھاتے اور خراج و جرماء حضرت جبرائیل علیہ السلام میں تقسیم  
فرماتے اور جو کچھ بیچ مانتا مغرب کے بعد آپ کا خادم مقرر تانہ روٹیاں لے کر کھاتا اور  
ماٹا اور آواز بلند اعلان کرتا کہ کسی کی گردن کی ضرورت ہو تو لے جاتے۔ اگر کوئی سب  
کھانا کھا کر رات میں میری کھانا پاتا ہے تو وہ یہاں موت میں میری کھانا ہے۔ قلماء الجواب  
حضرت کی خدمت میں دیے نذرانے اور کائنات اس کثرت سے آتے تھے جس

کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر آپ نذرانوں کو ہاتھ میں نہ لیتے تھے بلکہ نذرانے پیش  
کرنے والے آپ کے ہاتھ کے نیچے نذرانے رکھ دیتے۔ قرآن ان میں سے  
کچھ سامعین میں تقسیم فرماتے اور کچھ پیش کرتے۔ اول کو حمایت فرماتے۔ دہم وغیرہ کے  
مشفق اپنے خادم کا ارشاد فرماتے کہ ہاؤں کی جہان لڑائی کے لئے انبانی اور میری  
فروش کے حوالے کر دو۔ تقریب الخاطر ص ۲۲۰ قلماء الجواب ص ۲۲۰  
روزانہ شب کو آپ کا درخت خوال میں ایسا تھا جس پر آپ اپنے ہماؤں کے  
ہوا کھانا تناول فرماتے۔ بزارہ دیکھیں کہ ساتھ کھانے زیادہ پیش کرتے تھے۔ ان  
کے ساتھ بیٹے کھانا بھی تناول فرماتے۔ طلبہ بھی کثرت تعداد میں آپ کے درخت خوال  
سے کھانا کھاتے۔

شیخ ابو جعفر طایفہ بن مظفر علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اپنے ایام مجاہدہ کے ایک دن کا ذکر فرمایا کہ ابراہیم ایک دفعہ  
مخبر کو کہیں دن تک کچھ کھانے کو نہیں نہ ہوا۔ اور میں ایوان کسری کے کھنڈرات میں  
گھسنا کر کوئی کھانا پالہ دار کوئی مجاہد پیر کھانے کے لئے مل جاتے۔ وہاں دیکھا کہ جو



جیسے شہر دوش اور کاش رزق میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھ کر میں ہندو کی طرف  
دوڑیں تو۔ اور میں جیسے ایک شخص ملا۔ اور اس نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ آپ  
کی والدہ محترمہ نے بھیجے ہیں وہ رقم ہے کہ یہ حال میں شہر دوشوں کے پاس گیا اور  
اس رقم میں سے توڑی کی رقم اپنے لئے دیکھ کر باقی ان کی رقم کر دی۔ جو رقم میں نے  
اپنے لئے بھی لی اس کا کما آخریہ اور بہت سے سرائیکوں کو دیکھ کر کہل کر کہا۔  
(تلاذ الجواب ص ۵۵) حاصل نامہ گیا صوبی شریف ص ۵۵

شیخ مولوی الدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب میں خدمت میں افتادہ  
کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دربارہ نظام میں بطور بابا آپ اکثر ہمارے پاس  
تشریف لاتے تھے نیز اپنے صاحبزادہ کو ہمارے پاس بھیجتے اور وہ تشریف لاکر ہمارے  
چراغ کو روشن کرتے۔ آپ اپنے دولت خانہ سے ہمارے لئے کھانا بھی بھیج کرتے  
تھے۔ (تلاذ الجواب ص ۵۵)

حضرت کے فرزند احمد بن عبد الرزاق نور اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک  
مرتبہ آپ بیوی پر تشریف لے گئے کثرت قہلوں میں خدام آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ  
میں موضع خزانہ و قنادیہ میں جب پہنچے تو آپ نے خدام کو حکم فرمایا کہ اس بستی میں ہمارے  
سب سے زیادہ مخلص ہمیں اور ہمارے گھر کا حق کو تحقیق ہو کر کہ ایک گھر  
بہت نامدار اور بزرگ الحال ہے جس میں دو دوڑے قنات حوت مرد ہیں اور  
ایک بھی دیتے تھے ملا۔ حضرت خود اس مکان پر تشریف لے گئے اور ان دونوں  
سے پوچھا کہ تم ہمارے مکان پر بطور بابا رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ بستی مکان  
عام ہے۔

آپ نے خدام خدمت و قنات قیام فرمایا۔ تو اس بستی کے شاخ اور عقیدہ قنات  
نے حاضر خدمت کو کہ اپنے قنات قیام فرماتے کے لئے عرض کیا مگر آپ نے اسی  
مکان کو پسند فرمایا۔ ان دونوں نے آپ کی خدمت میں پیش ہوا کہ یہ مکان کے مخالف  
کا بننا لگا دیا۔ دوسرے روز دو آج کے وقت آپ نے وہ مسبد دیئے اندر لائے  
اور تعارف اس کی پیش کر دیا فرمادے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدم  
میںست لڑم کی برکت سے اسی مکان نامدار اور مخلص گھر کو دولت مند اور نامدار

مادہ۔ (تلاذ الجواب ص ۵۵) حاصل نامہ گیا صوبی شریف ص ۵۵

پس اطلاق میں ملحق سینسب

سے جوئے ہی خدمت غوث الاعظم

قادر عین کلام ایسے سب اوصاف آپ کی ذات والا صفات ہیں اس  
نئے تھے کہ آپ کے دل میں دنیا کی محبت قطعاً نہ تھی۔ اسی واسطے آپ بادشاہ  
اور اُمراء و غیرہ ملکا پر واپس فرستے تھے کیونکہ دنیا کی محبت انسان کو لالچی اور  
دلچسپ بنا کر یاد دلا دیتے ہیں جیسا کہ مولانا رام علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔  
ذہنیت کو یا از خدا غافل برون!

نیر مسد عارابہ دیکھ کر مشہور شخصیت سلطان العالمین حضرت بابا کو کر اللہ  
مربوہ نے فرمایا ہے۔

خدا دنیا دی رب تقیوں کو دے دیلے کچھو سے ہو

سداق دنیا نون دیسے باجوں کچھو کچھو سے ہو

مولوی اشرفی نقلاوی دیوبندی نے بھی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے نفس سراپا دنیا کی محبت نہ ہونے پر ایک واقعہ اپنی کتاب میں بیان کیا  
ہے۔

سفر بادشاہ کی پیش آمد اس کو جواب۔ سفر بادشاہ غیر ورنے حضرت  
غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس انجا بھی کہ آپ کی خدمت میں کچھ خدمت  
کا پیش کرنا چاہتا ہوں لعل فرمائیے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ

چل چہرہ سیرت منکم سیاہ باد در دل اگر بود ہوس ملک سحر  
زاگہ کہ با فتم خب ملک شب من ملک غیر و دنیا کہ جوئے خرم  
ہیں اگر تبارہ کہ ملک غیر و دنیا تو میرے پاس ملک شب ہو جوئے۔

اور اس عہد میں خدام و غوث اعظم علیہ السلام کے دربار میں کچھ عوام و سادہ لوگ  
حضرت غوث کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غرضوں میں کیوں اور قبول سے محبت کرنا  
اس حقیقت کی راجح دیکھ کر آپ میں کچھ اور غرضوں میں کچھ عوام و سادہ لوگ بھی اس کے  
ثبوت پر مولوی اشرفی نقلاوی دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ



فرمان ہے۔ لَوْلَا حَيَاتُ الشَّرِّ لَعَلَّ عَلَى لِسَانِي لَذَخْتُ بِكُمْ بِمَا  
تَاْكُلُونَ وَمَا تَدْرُجُونَ فِيْهِ بِوَيْدِيْكُمْ اَنْتُمْ بَيْنَ يَدَيِ كَالْقَوْمِ  
يُبْدِي مَا فِيْ بُرْءَانِكُمْ وَطَلَحَ اَهِرْكُمْ۔ اگر میری زبان پر شریعت کی کٹی  
کی زبان نہ ہو تو میں تم کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم اپنے گمراہی میں  
ظہور دے رہے ہو تب حضرت میرے سامنے شیشے کی بوتلوں کی طرح میری جگہ  
ظاہر و باطن سب کچھ نظر آتے ہیں۔

وہجۃ الاسرار ص ۱۶۱، تقریب الخیال حضرت سہیلۃ الاولیاء ص ۶۵

مافی الارحام کا علم  
اعظم معنی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم  
موسل جاؤ گے۔ وہاں تمہارے ہاں اولاد ہوگی۔ پہلے دغلاؤ کہ جوگا جس کا نام  
محمد ہے۔ جب وہ سات سال کا ہوگا تو بلند اوکا ایک میل اسی نامی شخص چچہ ما  
میں تڑائی پاک حفظ کرادے گا اور تم چچا کو اسے سال چچا ما اور سات دن کی  
نثر میں ادب شہر میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت بجا بہت اور اعضا کی  
وقت اس وقت بالکل صحیح و تندرست ہوگی۔

چنانچہ حضرت سہیل علیہ الرحمۃ کے فرزند احمد ابو عبد اللہ محمد نے بیان کیا ہے کہ  
میرے والد ماجد حضرت سہیل علیہ الرحمۃ موسل شہر میں ایک مقام پذیر ہوئے۔ اور وہیں  
ماہ صفر المظفر ۱۱۵۵ھ میں میری ولادت ہوئی جب میں سات برس کا ہوا۔ تو  
والد میرے لیے میری تعلیم کے لیے ایک تہہ صاف قرآن کی تفسیری فرمائی۔ والد پر بزرگوار  
نے جب ان کا نام اور وطن پوچھا تو حافظ صاحب نے اپنا نام علی اور اپنا وطن

الْحَوْارِیْتُ فَبَلَغَ نَفْسًا اُولَیْکَ اَتَیَ کَیْثًا اَوْرَدَ اَعْقَابَ رَمْلًا زَوَّجَ سَیِّدَ اَنْ اَنْ  
ہم پرنا دیا۔ اللہ کی امانت میں ہے۔  
روض الارواحین ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر

موسل اشرف علی قادیسی کہتے ہیں کہ میری والدہ نے میری حقیقی اور کفالت حقیقی وہ میری علم کا  
کفری تعلیم میری خاموشی سے کرتا تھا کہ ساتھ اور دیکھتے اس کا حصول حاصل فرمائی وہ علی ہے اسی طرح  
کسی قریب سے جس کا علم کر لیا گیا ہے اور وہ جس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تفریق اولیٰ مدارج جلد ۱ ص ۱۱۱

بند اور شریف بنایا۔ بعد ازیں میرے والد ماجد نے فرمایا کہ ان واقعات سے  
حضرت عزت اقطین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پہلے ہی مطلع فرمایا تھا۔ پھر  
ماہ صفر المظفر ۱۲۵۵ھ کو اربل شہر میں میرے والد ماجد کا چچا کوٹھنے سال چچہ  
ماہ اور سات دن کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور آپ کے تمام حوالہ اور اعتبار بالکل  
صحیح تھے۔  
وہجۃ الاسرار ص ۱۱۱، تلامذہ الخواہر ص ۱۱۱

حضرت عزت اقطین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ  
صاحبزادہ علی کی ولادت

ایک دفعہ حضرت عزت و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی ہرگے۔ اور ہم ان کے اور  
گروہ کا دیدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا۔ فَاَنْتَ لَا اَمُوْتُ اَنْ یَحْیَا  
رَفِیْ ظَهْرِيْ لَا یَبْدَا اَنْ یَحْیَا رَفِیْ الدُّنْیَا۔ اہی مجھے موت نہیں آئے  
گی۔ میری پشت میں کی گئی ہوگا ہے جس کی طرف یہ پیش ہوگی جو آپ نے فرمایا  
کے مطابق صاحبزادہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے اس کا نام علی رکھا۔ پھر آپ میرے  
دراڑھ تک زندہ رہے۔  
(تلامذہ الخواہر ص ۱۱۱)

اس طرح محفوظ است پیش اولیاء

از چہ محفوظ است حضرت از خطہ

شیخ ابوالہدیٰ رجبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت  
عزت و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمیں دیکھنے کے قریب سے

گودام تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اس عجیب کلام سنئے ہیں۔ اس سے پہلے مجھے  
آپ کا دھنسنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ جب آپ کے ہمیں میں حاضر ہوا تو آپ  
دعوت فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام چھوڑ کر فرمایا۔ اِنَّا عَمَلُ الْعَالَمِیْنَ وَالْقَلْبِ  
مَا تَصْنَعُ بِکَلَامِ هٰذَا الْعَجَبِیِّ۔ اسے آنکھ اور دل کے اندر اس عجیب  
کلام میں کی کہ آپ کا یہ فرمان میں کو محض ضبط نہ ہوگا اور آپ کے  
منہ کے قریب ہاں عرض کیا کہ میرے خیر خواہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے خرقہ پہنا دیا اور فرمایا  
لَوْلَا اَنْتَ اَللّٰهُ لَعَلَّ اَلْاَعْلَمِیْنَ عَلَیْ غَافِلَةٍ اَمْرٌ لَّکَ اَلْبَالِغُ

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کی مجھے اطلاع نہ فرماتا تو تم کی ہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے۔  
(تقلا المجرم برقت)

**عصا کا روشن ہونا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرس میں کھڑا تھا کہ حضرت اپنے

دولت خاد سے اپنا عصا مبارک لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ فَخَرَّكَ رُفِي

لَنْ كَذُوَا رُفِي فَيُخَذُّهَا الْعَصَا ذُوَا كَرَامَةً تَوْبِرُ عَنْ دَلِيلِ اس رت

خیال آیا کہ آپ اس عصا مبارک سے کوئی لاف نکالیں گے تو آپ نے قسم فرماتے ہوئے

میری طرف دیکھا وَرَكَدَهَا فِي الْأَرْضِ فَأَذْهَبَ وَتَوْبِيْلًا لِمَنْصَاعًا

تَوْبِيْلًا إِلَى تَحْوِ السَّعَاءِ وَامْتَرَفَتْ بِهِ الْجَوْدُ وَكَيْتَتْ كَذَلِكَ سَاعَةً

زَعَامَةً ثُمَّ أَخَذَهَا فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ اور عصا مبارک زمین میں

گھل دیا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگا۔ اور گھٹنے بھر اس طرح چمکا رہا۔ اس کی روشنی آسمان

کی طرف چلتی جاتی تھی یہاں تک کہ اس کی روشنی سے وہ گھر نور ہو گئی

پھر آپ نے ایک گھنٹہ کے بعد عصا مبارک کو نکال لیا۔ تو وہ پھر اپنی پہلی بنیت پر

آگیا۔ بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا: يَا ذِيَالِ أَنْتَ أَوْحَدٌ ۝ ۱۶

اسے فرمایا تم اسی چیز کے غماز بنو گے۔ دَاجِ الْأَرْضِ ۝ ۱۷ (تقلا المجرم برقت ص ۱۶)

**تختِ طویل کہنے کی وجہ** شیخ ابو عبد اللہ محمد بن البراء النخعی البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے

کہ حضرت غوثِ اشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ مجھے تختِ طویل کہہ کر

چکارا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ بندہ فلاں! میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو۔ چنانچہ میری حضرت

نے فرمایا اسی طرح تو رہا میرا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن البراء النخعی البصری کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی۔ اور انہوں نے وہ درد زدہ سال تک سختی کر کے قیامت تک

کی یہ وصیاحت کی۔ (ماہیۃ الاسرار ج ۱ ص ۱۶)

**شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا خیال** شیخ محمد بن الحنفیہ علیہ الرحمۃ

والہما مد سے سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں تھا کہ دہلوی شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا

دل میں خیال آیا تو آپ نے فرمایا: يَا حُضْرُ هَاتِرِي الشَّيْخُ أَحْمَدُ۔

اے حضور! تو شیخ احمد کی زیارت کر لو۔ میں نے آپ کی اس بات کی طرف نظر اٹھا

کر دیکھا تو مجھے ایک ذی وفار پر دگر نظر آئے۔ میں نے اُنہ کو ان کو سلام عرض

کیا اور ان سے مصافحہ کیا۔ توجیہ شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجھے فرمایا: يَا حُضْرُ

مَنْ يَسْتَرِي الشَّيْخَ عِنْدَ الْقَادِرِ رَسِيدٌ أَوَّلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى يَتَمَنَّى دَرَجَةً

مِنْهُ وَمَنْ يَكُنْ ذَاكَ الْأَمْرُ حَسْبِي ۝ ۱۔ اے حضور! جو شخص شہنشاہِ اولیاءِ اللہ شیخ علیہ السلام

جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو جس کو میری زیارت کرنے کی

کیا آرزو۔ اور میں بھی حضرت کی ہی رحمت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر وہ میری نظرس

سے غائب ہو گئے۔ (تقلا المجرم برقت ص ۱۷)

حضرت غوثِ اشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد جب شیخ احمد دہلوی کی خدمت

میں حاضر ہوا تو بالکل وہی شکل و صورت تھی جس کو میں نے بغداد میں تشریف آپ کی

اسبت میں دیکھا تھا۔ حاضر ہونے پر شیخ احمد دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجھے ارشاد فرمایا

اَلَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ كَمَا تَمَ كَمِيرِي يَلِي طَلَاتِ كَانِي مَنِيں ہوئی۔

(تقلا المجرم برقت ص ۱۷)

حضرت غوثِ اشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو

اس وقت میں ناقدہ کی حالت میں تھا۔ اور میرے اہل و عیال نے بھی کئی دنوں سے

کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ الْبَاقِي ۝ اے نبیؐ  
 جسکے اللہ تعالیٰ کے خدائیوں میں سے ایک خداز ہے جس کو وہ دوست رکھتا  
 ہے۔ اس کو دیتا ہے۔  
 فذلکما لایجر اشر سطر ۱۲۶

**پسندیدہ چیز کا علم**

شیخ زین الدین ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما لایجر اشر  
 الشیخ الفقیہ العلی الاعظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ  
 ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست دونوں فریقہ جادو کر کے بنادو شریف آئے  
 اور ہم دونوں کس کس قدر متاثر نہ تھے۔ ہمارے پاس مرتبہ ایک تھیں کہ ان (موقوفہ)  
 تھا ہم نے اسی کو فروخت کر کے چاند خرید کر لکھنے کے حکم میں چاندوں سے میرے  
 ہوتے۔ اور لکھنے میں دیا۔ اس کے بعد ہم حضرت علم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس  
 میں حاضر ہوئے کہ آپ کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کر کے فرمایا  
 فَسَلِّكُمُ النَّاسَ بِمَا رَكِبُوا مِنْ اَلْحَدِّ وَالْمَنَافِقِ فَتَعْلَمُ الْاَمَانَةَ  
 بِاَكْثَرِهَا يَهْطُلُ رُوحٌ وَامْتِنُ رُوحُهَا اَزْرَأَ ۚ وَاَكْثَرُكُمْ اَهْلُ الْيَقِينِ  
 وَلَهُمْ يَسْتَعْوَدُ ۚ خَارِجٌ مِّنْ اَوْدِاسِكُمْ اَنْتُمْ فِي اَوْدَانِ كَيْتُكُمْ  
 کہاں کے مودا کی جی رہا۔ اس کو فروخت کر کے آچوں نے چاند خرید کر لکھنے  
 کے حکم میں دیا۔ اور میرے اور میری طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہتے ہوئے کہ  
 جس کے اعتقاد کے بعد آپ نے ہمارے سے ستر خان بچوایا۔ میں نے اپنے  
 دوست سے کہتا ہوں کہ اس کا پیہرہ چیز کھانے کی متعلق تو میرا تو اس نے  
 کتبک دیا تو وہی کا قسم ہے۔ کھانے کا اظہار کیا۔ اور میرے دلی میں  
 شبہ کہ خدائیوں میں ایہ چیزوں کے کھانے کی خواہش صرف ہمارے دلوں میں  
 ہی تھی۔ آپ نے ہم کو حکم فرمایا کہ کتبک دیا ہی اور شبہ لاؤ۔ خادم سے  
 کہ حاضر ہو۔ اس نے کتبک درانی میرے سامنے اور شبہ میرے دوست  
 کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے اس پر اس کو راضی فرمایا کہ اس طرح نہیں بلکہ  
 ان کو دل دینا ہی نہیں شہد رکھا ہے وہی کتبک درانی اور جہاں کتبک  
 رکھا ہے وہی شہد کیا۔ تو ہم دلی کی بات پہنچے ہوتے سے حیران رہ گئے  
 اذبحہ لایجر اشر سطر ۱۲۷

دلوں سے ارادے تمہاری دلوں  
 عیان تم پر پیدل دم غریب غلام

**دلوں پر قبضہ**

حضرت علامہ عبدالرحمن حاکمی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں  
 کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرتبہ بیان  
 کرتا ہے کہ میں میرے دلی حضرت کے ہمراہ جامع مسجد کو جادو کرتا۔ اسی دلی  
 کسی شخص نے آپ کی طرف توجہ کر لی اور میری سلام کیا۔ میں نے دلی میں ہوجا  
 کہ یہ عجیب بات ہے اس سے قبل ہر جمعہ المبارک کو ہم بڑی مشکل سے ملنے والے  
 لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد تک پہنچا کرتے تھے۔ ان سبکی در غلام تمام نشہ  
 بود کہ شیخ قسم کال برین نگریت دوم سلام دوسے شیخ آوردند چنانکہ بیان میں و  
 شیخ حاکمی شہد۔ باوجود کہ آں عالی ہزارین عالی بود۔ شیخ میں انکشاف کو گفت  
 این ما تو فرماستی نہ اندیشہ کہ دہا ہر حال بدست منت اگر خواہم دہا کئے ایشان را  
 از خود گردانم دوسے در خود کش۔ ولی یہ خیال گزارنے نہ پایا تھا کہ آپ نے نہیں  
 کہ میری طرف دیکھا اور لوگوں نے آپ کو سلام عرض کرنا شروع کر دیا اور اس قدر  
 ہجوم ہو گیا کہ میرے اوپر شیخ کے درمیان لوگ جا رہے تھے۔ پھر میں نے اپنے دلی  
 میں ہی کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا۔ تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر  
 فرمایا کہ یہ بات تم نے خود ہی چاہی تھی۔ تم کو نہیں بلکہ لوگوں کے دلی میرے ہاتھ  
 میں ہیں۔ اگر چاہوں تو ان کو میرے دلی اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔  
 دغفات الانس خاویز علیہ السلام

سے سطر ۱۲۸ تا ۱۲۹ مزیدہ انی طالعہ تشریف لایجر اشر سطر ۱۲۸  
 حال تو داندیک یک موبو  
 ذاکو پڑہستہ اذ سدر ہو

**خیانت کا علم**

ابو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ میں  
 ابتدائی عمر میں شہرستانی کا کام کرتا تھا۔ مجھ کو یہ جانتے ہوئے  
 ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس شخص کو جب یہ احساس ہوا کہ وہ  
 عنقریب مر جائے گا تو اس نے مجھے ایک جادو اور دس دینار دے کر فرمایا کہ



یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دینا اور عرض کرنا کہ  
حضرت میری طرف نظر کرم فرمائیں۔ وصیت کرنے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔  
واپس پر جب بغداد شریف آیا۔ قریح اور لاج میں پھنس گیا۔ اور یہ خیال  
ہوا کہ ان چیزوں کی کسی کو کیا خبر۔ اور وہ دس دینار اور چار روپے پاس ہی رکھ  
لئے۔ ایک روز میں کہیں سارہا تھا کہ حضرت سے ملاقات ہوگی میں نے  
سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ زور سے پکڑ کر فرمایا۔ لَا تَحِلُّ  
عَشْرَةَ دَنَانِيرًا خِفْتُ اللَّهَ وَآمَنْتُ بِذَلِكَ الْعَجُوبِ  
وَمَا تَخَفْتَنِي۔ تم نے دس دینار کے لئے مجھے خدا کا خوف نہیں کیا۔ اور اس عجیب  
دعوت پر پاک، کی امانت رکھ لی ہے۔ اور اس کے پاس آمد و رفت بھی ترک کر  
دی ہے۔

آپ کا یہ فرمانامی تھا کہ میں غنی تھا کہ اگر بڑا احب پریش کیا تو فوراً گھر جا کر وہ  
چادر اور دس دینار لاکر پیش خدمت کر دیتے۔ (تقدیم الجواہر صفحہ ۲۱۲)  
بیریشوگی کا علم | ابو الفرج بن ابیہامی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے  
بغداد شریف کے قلعہ باب الازرق جانے کی ضرورت  
در پیش آئی۔ وہاں سے واپسی پر حضرت قلعہ فردا کی عزت ممدانی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کے قریب سے گزر رہا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں  
مکبر کی سادہ سی جگہ تھی۔ مجھے خیال آیا کہ یہاں نماز عصر بھی ادا کر لیتا ہوں اور ساتھ ہی  
حضرت کو سلام بھی عرض کر لوں گا۔ جلدی میں مجھے بے وضو ہونے کا خیال نہ رہا۔  
اور اسی طرح جماعت سے مل گیا۔ حضرت جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ  
نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اَيُّ يَوْمٍ اَلْعَلَّيْتُ سُبْحَانَهُ لَكَ يَحْيَا  
قَدْ صَلَّيْتُ عَلَى عَائِدٍ وَضَوُّهُ وَفِي مَهْوُوتٍ عَنِ ذَاكَ۔  
اے فردوس! انہیں نسیان بہت غالب ہے۔ تم نے اس وقت سہواً بے وضو  
نماز پڑھ لی ہے۔ آپ کے فرمان سے میں متعجب ہوا۔ ومن کو ذمہ عطا فرمایا  
حَالِي مَا حَقَّقِي عَنِّي وَخَبَّرِي بِمَا يَكُونُ لَكَ مِنْ عَفْوِي حَالِي كَالْعِلْمِ تَقَا۔  
اور اس سے مجھے خود بخود فرمایا۔ (تقدیم الجواہر صفحہ ۲۱۲)

بکھوروں کی خواہش | شیخ ابو المظفر شمس الدین یوسف بن قریح علیہ السلام  
سبط ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک  
مظفر نامی بزرگ جو اہل الجندیۃ میں سے تھے انہوں نے مجھ سے بیان  
فرمایا کہ کہیں کہیں کے دروں میں آپ کے مدرسہ کی حجت پڑ چھ گیا۔ اور وہاں  
ایک طرف کو تھا جس میں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ کے کمرہ میں ایک چوٹا  
در پہ تھا۔ جب میں اس کمرہ میں حاضر ہوا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی  
کہ کمرہ کے چار پانچ دانے میں تو میں کھاؤں۔ یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی  
ہی تھی کہ آپ نے اللہ کی کار و بار کھولا اور اس سے کمرہ کے پانچ دانے  
نکل کر نہایت فرمائے۔ (تقدیم الجواہر صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ مصر)

بساط سلطین پر بیٹھنا | ابو الحجاج حامد المحرقانی الخلیفہ  
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت  
کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ اور اپنا مسئلہ بھیجا کہ آپ کے نزدیک بیٹھ گیا۔  
آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ يَا حَامِدُ لَيْسَ لَكَ حَقٌّ عَلَى  
بِسَاطِ السُّلْطَانِ۔ اسے حامد! تم بادشاہوں کی بساط و دسترخوان پر بیٹھ گئے  
جب میں حیران و پسند آیا تو سلطان نور الدین شہید نے  
مجھ کو اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا۔ اور اپنا صاحب بنا کر تمام اوقات قدر کر دیا۔  
تو اس وقت حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ارشاد مجھے یاد آیا۔  
(تقدیم الجواہر صفحہ ۲۱۲)

حال تو دانش دیک یک مولو | ذائقہ پر مستند از اسرار ہوا  
بکوشش از دامن ترسا ہوا | دیدہ با شہادت چندی عالم  
شیخ عبداللہ محمد بن ابوالقاسم الحسینی علیہ الرحمۃ فرماتے  
ہیں کہ ماہ محرم الحرام ۷۵۵ھ کا واقعہ ہے کہ آپ  
کے مسافر خانہ میں ایک روز قریباً ایک سو سحرزات زیارت کے لئے جمع تھے۔  
آپ جلدی سے اپنے دولت خانہ سے نکلے اور بادشاہ چار پانچ مرتبہ لوگوں











دیوبندی حضرت کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے بھی اس کا  
جواز فیض الباری شرح مجمع البحاری میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔  
وَأَعْلَمُ أَنَّ الْوُطَنِيَّةَ الْمَعْدُودَةَ بِأَسْتِخْرَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ  
يَا حَبِيبِي إِنَّ شَيْئًا لَيْسَ بِأَعْلَى الْجَوَانِ  
(فیض الباری ص ۳۶ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

مولوی رشید احمد گنگوہی  
بر دیوبندی مسلک کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اسی  
ذخیرہ کو پڑھتے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص  
ان کلمات دیا لطیف عبد القادر رجبیلائی شہیداً (علیہ السلام) میں اثر پا کر پڑھتا  
ہے وہ کافر اور مشرک نہ ہوگا۔ اور شیخ عبد القادر رجبیلائی (قدس سرہ) کو متفقہ لکھتے  
اور عالم بذات خود حاکم کر پڑھے گا۔ وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ  
(عبد القادر رجبیلائی) کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باز نہ تعالیٰ شیخ حاجت براری  
کر دیتے ہیں۔ یہ بھی مشرک نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کمال سنگ مطبوعہ کراچی)  
بھی حجاز کے متعلق اس طرح فرماتے ہیں۔ دیا سنج  
مولوی اشرف علی تھانوی  
شیخ العقیدہ عالم الغم کے لئے حجاز کی گنجائش ہر گز ہے۔

(فتاویٰ اشرفیہ مطبوعہ کراچی، امداد القادر علیہ السلام مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی بلکہ خود اس کے عامل تھے۔ وہ مولوی رشید احمد  
گنگوہی سے اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

يَا سَيِّدِي بَلِّغْ شَيْئًا رَأَيْتُ  
أَنْتُمْ لِي الْمُجِدِّي وَآتِي جَارِي  
ترجمہ: میرے سردار خدا کے واسطے کہہ دو مجھے آپ پہنچیں میرے میں  
ہوں سوالیہ۔ (تذکرہ الرشیدیہ ص ۱۱۵)

اس مسئلہ حلالیت و حرامیت اور امداد کے متعلق یہی فتویٰ ہے دیکھو ضیاء القادر و غفران

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی  
نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ باجوہ  
کی شان میں تصدیہ لکھا ہے۔ جس میں وہ  
حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

يَا مُدِيرِي وَيَا مَوْلِي يَا مُفْزِعِي  
يَا مُجَارِي يَا مُبْدِي وَمَعَاذِي

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گنجائش کے سہارا۔ اور اے  
بلنے پناہ تو دنیا اور آخرت میں۔

يَا سَيِّدِي بَلِّغْ شَيْئًا رَأَيْتُ  
أَنْتُمْ لِي الْمُجِدِّي وَآتِي جَارِي

اے میرے سردار خدا کے واسطے کہہ دو مجھے آپ میرے لئے جو  
کرنے والے ہیں اور میں ممالک ہوں۔ (ذکرات امداد علیہ السلام مطبوعہ دیوبند)

عورت کی فریادیں  
ایک عورت حضرت کی مرید ہوئی۔ اس پر ایک نامی  
شخص عاشق تھا۔ ایک دن وہ عورت کسی حاجت  
کے لئے باہر میاں کی نازک طرف گئی۔ تو اس نامی شخص کو بھی اس کے جانے کا بلا

ہو گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہو گیا۔ کہ اس کو پکڑ لیا۔ وہ اس کے دامن حضرت کو پکڑ  
کر نہا پڑا تھا۔ تو اس عورت نے باگاہ و غریبہ میں اس طرح استغاثہ کیا۔

أَلْعِيَاثُ يَا عَوْتُ أَعْظَمُ أَلْعِيَاثُ يَا عَوْتُ الثَّقَلَيْنِ  
أَلْعِيَاثُ يَا سَيِّدِي عَمَدُ الْعَادِلِينَ

حضرت اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنی کھڑاؤں  
کو نازک طرف پھینکا۔ وَصَلَ الثَّقَلَانِ إِلَى وَأَسْبَه وَصَادًا يُعْزِرَانِ  
وَأَلْعِيَاثُ حَتَّى مَاتَ۔ وہ کہیں اُس نامی کے سر پر گئی شروع ہو گئیں۔ حقا

کہ وہ مر گیا۔ وہ عورت آپ کی نصیحت مبارک لے کر عاجز خدمت ہوئی اور وہیں میں  
سلاقتہ ہو گیا۔ (توضیح الفاظ ص ۳۶ ج ۱ امداد عبد القادر علیہ السلام مطبوعہ)

غرض اعظم میں بے سو سال مدرسہ تیار وہیں مدرسہ کتبہ ایمان مدرسہ



حضرت ابو الحسن علی المازنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میاں  
ہوئے امان کی عبادت کے لئے حضرت عیسیٰ کوٹن  
شہنشاہ بغداد وندسرتو العزیز تفسیر لے گئے۔ آپ نے ان کے گھر ایک کتہہ  
اور ایک قری کر کے پڑھنے کے رکھا۔

اور اس نے صوفی کی مصلحتوں والا یہ کج روی چیلہ ماہ سے اٹھائے نہیں دینی۔  
اور یہ قریٰ نوامہ سے نہیں ہوئی۔ قریٰ نوامہ نے کج روی کے پاس کسے بکر اس کو  
فرمایا کہ اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ۔ اور قریٰ کو فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح بیان کرنا۔  
تو قریٰ نے اسی نام سے نوامہ کو یاد کر دیا۔ جس کو کس کو اہل تہذیب و مصلحتوں نے جوتے اور  
کج روی کو سب سے بدترین دینی کج روی

[illegible]

وصفيته الأولى بارئتك معصية (وإن أشكوه)

**دُرُز قِیَمِ بَرِکَت** حضرت سکے رکنا بار الہامی احسان احمد بن محمد القریشی البغدادی رحمۃ اللہ اہل ہادی سے دی ہے کہ ایک دفعہ حضرت نے دمشق آ کر اسیر گندم صافیت فریانی - اور ارشاد فرمایا کہ اسے ایسے قیوں بند رکھا جس کے دو سر ہری (پڑاؤں) جب ضرورت پڑے تو ایک نہر اس کے حسب ضرورت نکالی جا کر نہا۔ اور توڑا جاگی نہیں۔ نیز میں حق میں جھانک کر بھی کسی کے متدار نہ دیکھا۔

فہرست : ۱۔ شاہ عبدالعزیز : محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بقا عبدالرشاد دہلوی  
 اللہ صاحب کے والد صاحب حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 زمانہ میں کہ "مفقول" است از حضرت خواجہ محمد علی صاحب حضرت خواجہ عبداللہ اور  
 قدس اللہ تعالیٰ عنہما کے ارباب تقرب برائے انہیں یعنی مازن و فغانہ  
 کہ باذن حق سبحانہ و تعالیٰ و اختیار خود ہوگا کہ خواہند تقرب کونجی حضرت  
 خواجہ عبداللہ اسرار قدس اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحب زادے سے حضرت خواجہ محمد  
 علی صاحب تقرب العزیز سے مفقول ہے کہ اہل تقرب کی کئی اقسام ہیں۔ بعض مازن  
 و فغانہ ہیں کہ سبحانہ و تعالیٰ کے اذن سے روپے اختیار سے جب چاہتے ہیں۔ تقرب  
 کرتے ہیں۔ (۱۔ شاہ ابوبکر جیسوئیٹ خط : ۱۷۰۴ء) خواجہ عبداللہ مصنف دہلوی ابراہیم صاحب  
 دہلوی اشرف علی تہذیبی و قطار ہیں کہ ہر گز کی توجہ سے انکار نہیں۔

بے شک بزرگوں کی ترجمہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

(وَعَرَاتِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَقِيقَةً عَصْرَهُ وَغَطَّ أَوَّلَهُ)

برکت ہی برکت

اُمّ المؤمنین حضرت سلامی قادری رحمۃ اللہ الباری  
 نے اپنی تصنیف لطیف زبیرۃ الطرافۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ ابو جعفر عمر بن صالح بعد ادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اُمّی بکنے کے لئے حضرت عیسیٰ بن ابی مرثدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں حج بیت اللہ شریف کو جانا چاہتا ہوں لیکن میری اُمّی قابلِ سفر نہیں ہے کہ وہ میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ بن ابی مرثدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمّی کی پادشاہی پر ہنسنے لگا اور ایک ایسی رنگاری تروہ اُمّی بیت اللہ شریف تک کسی سے بھی نہ بھیجے۔

ریدوں کو فخر نہیں بجز غم سے کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم  
(ترجمہ خاطر القاصد ص ۵۵ بحکمہ الامراء شک ۱۸)

چنانچہ ہم اس گندم کو پانچ سال تک کھاتے رہے۔ ایک دفعہ میری بی بی نے  
اس چوٹی کا مکہ کھول کر دیکھا کہ اس میں کتنی گندم ہے تو معلوم ہوا کہ کتنی کم چوٹی  
معمی آتی مقدار میں ہی موجود ہے۔ پھر یہ گندم سانس ڈال کر میٹھ ہو گئی میں نے اس  
دائرہ کا آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: کوئی کھانا کھانا  
خالیہ لاؤ گھٹن مٹھتے کھو گدا اگر تم ان کو اس طرح رہنے دیتے رہیں  
ان کی مقدار کم کر دیتے، تو تم ان میں سے مرتے دم تک کھاتے رہتے۔  
(تقاریر الجوامہ ص ۳۱)

جو دم میں منی کرے گا کہ

وہ کیا ہے عطا سے عفت اعظم

فائدہ ۵: درہم کی حرمت کے متذکرہ اموری اثر بہت ملتی تھائی حضرت  
شاہ ابوالہمالی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت و درج کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ دستہ  
ابوالہمالی گھر پر موجود رہتے کہ آپ کے مرشد تشریف لائے۔ اتفاق سے اس روز  
گوشت ناک تھا۔ اہل خانہ نے دیکھا کہ حضرت تشریف لائے ہیں۔ آپ کے لئے کوئی  
انتظام ہونا چاہیے آخر خدا رکھنے میں میرا کارگر نہیں مل جائے تو کچلے آئے۔  
خادمہ دو تین جگہ جا کر دیکھیں گی آئی اور کچھ ملا پھر درہم کی آمد و رفت سے حضرت  
کے شہ پر اوروں نے حالت و ریاقت فرمائی معلوم ہوا کہ آج فاتح ہے۔ آپ کو بہت  
صبر ہوا اور آپ نے ایک دوپہر نکال کر دیا کہ اس کا انداز ۵۰ فوج پانچ سو آیا آپ  
نے تقریباً کہہ کر اس میں دھوکا دیا اور فرمایا کہ اس انداز گزرتا تو نہ کسی بقیہ میں رکھ  
دو اور اسی میں سے نکال کر رزق کر لیتے۔ یہو چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس انداز میں  
غریب بکرت ہوئی چند روز کے بعد جو شاہ ابوالہمالی صاحب (علیہ السلام) آئے تو  
کئی وقت تک کھاتے کو برا ہوا آپ نے ایک روز تاج سے سوچا کہ کئی روز سے  
فاتح نہیں ہوا معلوم ہوا کہ اس طرح سے حضرت ایک توہید دے گئے تھے۔

(دورات عبادت حیدر شاہ و خطا دوم علیہ علیہ)

### لا علاج مریض

شیخ ابوسعید فیکری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الشیخ عبد اللہ  
بیر بنی الذکیمۃ والابصرین و یحیی الموصلی  
یادون اللہ شیخ عبداللہ دجیلانی قدس سرہ النورانی اللہ کے اذن سے مادر زاد  
انحول اور برص کی بیماری واول کو کھانچا کرتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔  
(بہجت الاسرار ص ۳۱، تقاریر الجوامہ ص ۳۱، انیس ناری ص ۳۱ سطر ۸۰)  
شیخ خضر الحسینی الموصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور عزت علیہ السلام نے  
کی خدمت اندس میں تقریباً ۱۴ سال تک رہا۔ اس روز ان میں نے آپ کے بہت سے  
خوارق اور کرامات کو دیکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے: اذ اُغْبِیَ الْخَبِیْثُ وَصُرْتُ  
اَفْیَ لَہِ اَلْیَہُ فَبَدَّ عَوْکَہُ وَیَبْرُؤُکَ لَا عَکْبَہُ فَبَدَّ مِیْنُ بَکْیَہُ وَ  
قَدْ شَفَعِیْ وَلَا یَذْکُرُ اَلْیَہُ عِنْدَی حَتَّیْ یُفْجِعَ فِی الْمَسْرِعِ وَفَتَّ  
جس مریض کو کھانچا اور کچھ لا علاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شفا یاب ہو جاتا  
آپ اس کے لئے دعا وصحت فرماتے اور اس کے ہم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے۔ تو  
اللہ کریم اسی وقت اس مریض کو صحت سے فرماتا۔

(تقاریر الجوامہ ص ۳۱ سطر ۲۸ تا ۲۹ بہجت الاسرار ص ۳۱)

### مرض استسقا سے شفا

ایک مرتبہ نقیذہ المستعدی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بچوں میں سے  
ایک مریض مرض استسقا میں مبتلا رہا آپ کی خدمت  
میں لا گیا۔ اس کا بیٹ مرض استسقا کی وجہ سے بہت بڑھ چکا تھا۔ خاصہ کہ بچہ  
عکبہ فقام ضامراً المظن کان لم یکن فیہ شئی تو آپ نے اس کے  
بیٹ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا بیٹ بالکل چھوٹا ہو گیا۔ گو یہ وہ بھی بیمار تھا ہی  
نہیں۔ (بہجت الاسرار ص ۳۱ سطر ۲۸ تا ۲۹، تقاریر الجوامہ ص ۳۱ سطر ۲۸ تا ۲۹)

سہ نہیں دیکھ سکتا اپنے آفت زدوں کا

تھیں درد کی دو روا عفت اعظم

ایک مرتبہ ابوالہمالی احمد ابداوی الغلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت  
کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بیٹے کو عرصہ

کھنچاؤ

مواسیل سے بخار آ رہا ہے۔ ہرچہ علاج کر رہا مگر قطعاً بخار نہیں آ رہا۔

۷۔ جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سر رہا ہوں!

کہوں کس سے تیرے سوا غمِ غافل

تو آپ نے اس کو ارشاد فرمایا تم اس کے کان میں جا کر کہہ دو کہ اسے بخلا! تم کو شیخ عبدالغفار سیالوی کا حکم ہے کہ میرے دلکے سے درد ہو کر تلخ ہو کر ایک گاؤں کا نام ہے، میں چلے جاؤ۔ حسبِ فرمایا تمہیں کی تو بخار آ رہی گی۔

ذہبتہ الاسرار حصہ ۱، قلمدار الجواہر حصہ ۱، تلخ قادیہ ص ۶۹

### مضروب اور اندھا

مشائخ غلام علیہم الصلوٰۃ کی ایک ستر جماعت سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت سراپا قدس میں بغداد شریف کا مشہور

آجر ابو غالب حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپ کے عیدِ مبارک وہ کائنات، مغیر مرجوات، منبع کائنات، فیضِ مطلق، علیہ افضل الصلوات و استیسات کا فرمان ہے کہ کوئی شخص دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر لینا چاہیے۔ لہذا میں اپنے غریب غازی میں آپ کو قدمِ رنجہ فرمانے کی درخواست کرتا ہوں۔

چند لمحے مراقبہ فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا جلد حضرت اپنے خیر پر وارد ہونے۔ شیخ علی بن ابیہن علیہ الرحمۃ آپ کی دوا میں رکاب کے ساتھ چل رہے تھے۔ تاہم کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بغداد شریف کے بڑے بڑے رؤسا و مشائخ اور علماء جمع ہیں۔ اور دسترخوان بچھا پڑا ہے۔ جس پر مختلف انواع اور اقسام کے کھانے چٹے ہوئے ہیں۔ اسی اثنائیں ایک بڑا اسٹیک میں کا منہ بندھا لایا گیا۔ اور اس کو ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے عرض کیا حضور! کھانا تناول فرمائیے بجز سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ سر جھکاے۔ ہوتے بیٹھے رہے۔ آپ نے دتر کو کھانا تناول فرمایا اور یہی اپنے ساتھیوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ آپ کی عنایت و جہالت سے وہاں کس کس ہاتھ بڑا حالے بغیرے میں بیٹھے رہے۔

اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی بن ابیہن کو حکم فرمایا کہ اس شے کو اٹھا لائیں۔ جب شے کو اٹھا کر آپ کے سامنے رکھا دیا اور اس کا منہ

کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مضروب، اندھا اور لنگڑا اس میں بند ہے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا بیٹا اعظم! اور صبحِ سالم کھڑے ہو جاؤ۔ رکاوحت مند اور توانا ہو کر آٹھا۔ اور دوڑنے لگا۔ نیز لڑوں دیکھائی دیتا تھا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا اور آپ اٹھ کر چاروں کس سے چلے گئے اور کچھ نہ کہا۔

ذہبتہ الاسرار حصہ ۲، قلمدار الجواہر ص ۶۲، ذہبتہ الخاطر العاقر حصہ ۱، تلخ قادیہ ص ۶۸

۷۔ زلمے کے دکھ درد کی دینج و غم کی!

ترسے ہاتھ میں ہے دوا غمِ غافل

شیخ ابوالحسن القرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۵۵۵ھ کا واقعہ ہے کہ راضیوں

کی ایک بہت بڑی جماعت دو ٹوکے میں کا منہ بند کیا ہوا آٹھے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ادبِ آپ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ ان میں کیا چیز ہے آپ نے ایک ٹوکے پر دست مبارک رکھ کر فرمایا۔ اس میں ایک بچہ ہے جو اپنا چہ حضرت نے اپنے غلت بجز ذہبتہ صاخر جوادہ عبدالرزاق قدس سرہ کو حکم فرمایا کہ اس ٹوکے کا منہ کھول تو اس میں اپنا چہ بچہ تھا۔ فَحَسَّكَ بَيْدًا وَقَالَ لَهُ قُمْ يَا ذِي اَحْذَلْ تُوْا بِنے اپنے دست مبارک سے اس کو اٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو وہ ذرا کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے ٹوکے پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا اس میں محمد اور باکل صبح بچہ ہے۔ اس ٹوکے کا منہ کھول کر بچہ کو حکم فرمایا کہ باہر نکل کر بیٹھ جاؤ۔ تو وہ حسبِ اشارہ باہر نکل کر بیٹھ گیا۔ اس پر وہ تمام راضی دیکھ کر آٹھ ہو گئے۔

(مباح کرامات الاولیاء ص ۲۲۱، قلمدار الجواہر حصہ ۲ ص ۲۳ تا ۲۹۲) (تلخ قادیہ ص ۶۸، ذہبتہ الخاطر العاقر حصہ ۱، ذہبتہ الاسرار حصہ ۱)

## پانی پر حکومت

**دریا سے دہلی میں طغیانی** ایک دفعہ دریائے دہلی میں زوردار سیلاب آگیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ حراساں اور پریشان ہو گئے۔ اور حضرت غوث انکبوتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی تو ان سے استعاضہ کرنے لگے۔ اور مدد طلب کرنے لگے۔ حضرت نے اپنا عصا مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے وَكَذَٰلِكَ عَلَّمَكَ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَالَ إِنِّي مُلَوِّصٌ بِمَا تُرِيدُ۔ آپ نے عصا مبارک کو دریا کی اسی حد پر نصب کر دیا۔ اور دریا کو فرما کر کہ یہ ہیں تمہارے حدود۔ فَقَعَصَ الْغَمَامُ مِنْ وَفْقِهِ۔ آپ کا فرمان ہی تھا کہ اسی ذلت پانی کو تباہ شروع ہو گیا اور آپ کے عصا مبارک تک آگیا۔

ہجرت ۱۲۲۲ھ سے ۱۲۲۳ھ تک۔ قلعہ الجواہر ص ۲۳۱

**پانی پر چلنا** حضرت یحییٰ بن عبداللہ تفسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل ہندوؤں کی نظر سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافی عرصہ غائب رہے۔ ہم لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دہلی کی جانب جاتے دیکھا تھا۔ جب ان کو تلاش کرتے ہوئے دریائے دہلی پر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر چلتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ بکثرت تعجباً چلے آئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں اور ہم نے پچھلے آپ کا دست مبارک چومتے دیکھا۔ اس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ اسی نماز میں میں ایک سبز رنگ کا سونے اور چاندی سے مزین صندوق دکھائی دیا جو حضرت سلیمان کی مانند ہوا میں دیکھے دہلی کے اوپر چلے تھا۔ اس صندوق کے اوپر دو سطریں تھیں ایک سطریں اَلَا اَدْرَاکُ اَوْلِيَاءَ اَهْلِكَ لَا تَخَافُ عَلَيْهِمْ وَكَذَٰلِكَ يُعَلِّمُ الْكِتَابَ وَاللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ سُبُلًا عَلِيمًا۔ اَھْلُ النَّبِیَّتِ اِنَّہُ حَبِیْبٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔ جب وہ صندوق گیا تو نسبت سے لوگ آئے اور صندوق کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہرے

سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی۔ سب لوگ خاموش اور سرنگوں تھے جیسا کہ ان کو قدرت سے گویا ہی نہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے۔ ان حضرات کے آگے ایک پر وقار اور عظیم المرتبت شخصیت تھی۔ تنبیہ کی گئی اور ان سب حضرات کی امامت حضرت قطب الاقطاب غوث الاعاظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الزورانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی۔

قلنا ما یجوز ان یصلہ، تفریح الخاطر ص ۲۱۲ مطبوعہ  
ح کے مقدمے و فتاویٰ نویم تبر سے ہیں  
یہ جہاں چہرے کی طرح ظلم تبر سے ہیں

**فائدہ ۱۵۰** امام ابو یوسف و الدیرانی مروی اسماعیل دہلوی قسید لکھتے ہیں۔ کہ اصحاب ابن مراتب عالمہ و ارباب این مناصب رفیعہ باذن مطلق در تصرف عالم شامل و شہادت مباحثہ این کیا و از سبب الاذنی و الاقصا و امیر سد کہ تمامی کلیات را ہوسنے خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را امیر سد کہ چو گند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست و معنی این کلام آنست کہ از عرش تا فرش سلطنت مرلائے ماست و اما ابیہر چہ نسبت منسوبی است۔

ان مراتب عالمہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان اور اہل ارحم عالم شامل اور عالم شہادت میں تصرف کیے مطلق و ذیل و بالا نہ رہتے ہیں اور ان بزرگوں کو کتنی بیجا ہے کہ تمام کلمات ان کی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو نہایت بڑے کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ اس کلام کا معنی یہ ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔

(صراط مستقیم فارسی جلد ۱ ص ۲ تا ۵ مطبوعہ دہلی)



## حاضر و ناظر

**تشریفوں میں افطاری** ایک دن رمضان شریف میں عشر آدمیوں نے فدا فدا آپ کو اپنے گھر میں برکت کی

خارجہ زہ انعام کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی۔ ہر دعوت دینے والے کو کسی دوسرے کے بھی مدعو کرنے کا قطعاً حکم نہ تھا۔ آپ نے ایک ہی وقت میں ہر ایک کے گھر ان کے ہمراہ روزہ افطار فرمایا نیز آپ نے اپنے استثناء غالب پر بھی اُس روز روزہ افطار فرمایا۔

صبح ہر مدعو کو اپنے واسطے آپ کی اپنے گھر تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا۔ قریب چوبیسواں تشریف میں خوب چیلی۔ آپ کے خادم میں سے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت اپنے استثناء غالب سے باہر بھی تشریف نہیں لے گئے تو یہ لوگ آپ کے بیک وقت تشریف آوری اور کھانا تناول فرمائے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں۔ تو اُس نے حضرت کی خدمت انیس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا **هَمْ صَادِقُونَ فِي قَوْلِهِمْ وَافَقَ أَحَبُّنَا دَعْوَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَخَصَّوَتْ وَأَكَلَتْ طَعَامَهُمْ** **رَحِي بِبُيُوتِهِمْ فَدَادُوا** وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور ایک وقت ہر آدمی کے گھر جا کر کھانا کھا۔

کارپاکان در اقیاس از خود میگیر

گرچہ مانند روشنی شیر و شیر

توضیح النی طرح ۳۳ سطر ۱۹۰ مطبوعہ مصر

نہ دیندی سحر کے کہ جناب مولوی شریف علی تھانی لکھتے ہیں کہ اصحاب غوث تدبیر غالب میں پاپ اور چپان چاہیں ایک وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔ (روافد اشرفیہ)

## جنازہ میں شرکت

ملک شام میں ایک ابدال انتقال فرما گئے تو آپ سرزمین عراق سے وہاں فدا تشریف فرما ہوئے۔ بعد ازیں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لے آئے۔ سب حضرات نے اُن کا جنازہ پڑھا۔

بعد از جنازہ حضرت نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ تخطیہ میں غلاں کا ذکر کیا ہے آپ ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے فی الغر اُمن کہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اُس کا ذکر کلمہ پڑھا کہ مسلمان کیا۔ اُس کی کونجیوں کو بپت کیا اور اپنی ایک ہی نظر کرم سے اُسے تمام ابدال پر نازل فرمایا۔ اور سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پر اسے مقدر کرنا ہوں جس پر سب ابدالوں نے برکت قبول کر دیا۔

توضیح سطر ۲۲، صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲

ہم نے پچھوں کو چھو امر جھانگے کاٹنے بیٹے  
قرنے کا نزل کو چھو تو گلستان کر دیا!

فائدہ ۵۰- امام المؤمنین والعقین علامہ ربیع الملک والدین الشیخ  
رشد فرماتا ہے کہ میں۔ **فَكَذَّبْنَاهُ نَفْثًا وَكُلَّامًا** **وَالَيْكَ الْمُنَاقَاةُ**  
**أَعْلَمُ** دلائل اللہ کے خلاف مقامات پر بیک وقت تشریف فرما ہونے کے متعلق  
بڑے بڑے علماء کرام اور ائمہ نے بالقرینہ تصدیق فرمائی ہے۔ مثلاً علامہ  
علاء الدین القفولوی شامی الحاوی۔ شیخ تاج الدین البسکی  
کدیم الدین الاملی۔ شیخ الحانقاہ الصلاحیہ۔ سعید  
السعدی الصغی الدین بن ابوالمنصور۔ عبد العفار

علامہ رشوانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علامہ ربیع الملک الدین بیہوش علیہ الرحمہ نے حضرت اکرم  
مسل اللہ علیہ السلام کی حالت میں عیسیٰ باالسلام کو بھیج کر تشریف لے کر دیا (دیوان اکبری ملکا)  
مذہب بیہوش کو مولوی ازہب علی قوی نے بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔  
دلیل تکرار و تشریح ملکا۔

بن لوح - القوص صاحب الوحید - عقیق یافعی - شیخ  
تاج الدین ابن عطاء اللہ - سدراج الملقن - برهان  
الانبیاسی - شیخ عبد اللہ المنوفی ان کے شاگرد شیخ خلیل  
المالکی صاحب المختصر - ابو الفضل محمد بن ابراہیم  
التمسبانی المالکی - علیہم الرحمہ ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی ہیں۔  
داخلی فی نظور الولی بعلامة جلال الدین المسیوطی  
اسی طرح کسی مستدرک ان مثلاً ابوالبریز - دوسن ابراہیم بکتاب تشریف -  
انفاس العائین - سماج کرامات الاولیاء اور صفات الانس و غیرم اور دیرندی  
سمت بکرمی مستدرکات ہیں مثلاً تذکرۃ الرشید - جمال الاولیاء - انصاف ابوالبریز کرامت  
امدادیہ - شہنام اعدایہ اور امداد المشتاق وغیرم میں بھی اس کی تائیدیں کافی واقعات  
موجود ہیں بیکہ دیرندی حضرات کے نہایت ہی بزرگ اور حیحہ عالم مولوی رشید احمد  
گنگوہی نے اس کی تائید میں اور اس کے انکار کرنے کو گناہ قرار دیتے ہوئے قوی  
ویا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال :- اولیاء کرام کو عالم کی سرکشا مثلاً محض کھور نہ رہنے منورہ بلا اسباب  
ظاہری یہ ممکن اور کرامات سے ہے یا نہیں۔ ایسی بات کا گرونی انکار کرے تو  
گوہ نگار ہوگا یا نہیں۔

جواب :- یہ کرامات اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامت  
خارق عادت کا نام ہے۔ اس میں کوئی تردد شک و شبہ کی بات نہیں۔ اس  
کا انکار گناہ ہے کہ انکار کرتا ہے۔ اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ جماعی  
اہل سنت کا ہے۔ واللہ اعلم بکتابہ الاحقر۔ رشید احمد گنگوہی عمی غفرلہ علیہ  
(فتاویٰ رشیدیہ کمال جلد اول کتاب العقائد)  
انام الربانیہ والدینہ اسماعیل مولوی قسطل بھی حضور پر نور سیدنا مافض پاک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری اور سیلوانی گاہ واقعہ جو ان کے پیر سید احمد  
کے ساتھ پیش آیا۔ اپنی کتاب حراطیستم (جو سید احمد کے اہل بارگاہ بھی تھے) میں  
درج کر کے حضرت کے آج بھی حاضر و ناظر فیض رساں اور شہرت فی اکمل ہونے  
کا اقرار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (سید احمد پر بیوی کا نسبت فارسیہ اور شہید  
کامیان تو اس طرح ہے کہ حضرت مولانا شفا عبد العزیز ندوی  
سفر العزیز کی بیعت کی بھکت اور ان جناب جہالت آپ کی توجہات کی بھکت  
سے جناب حضرت عزت شفیقین اور جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی  
اور ان مقدس آپ کے مندرجہ حال بیویں اور فرقیہ عہد اکہ اہلک آپ (سید احمد)  
کے حق میں ہر دو درج مقدس کے مابین فی الجملہ تنازعہ رہا کہ کون کون ہر ایک ان دونوں  
غای مقام الاول میں سے اس امر کا تعذر کیا تھا کہ آپ (سید احمد) کو ہما ہم  
اپنی طرف جذبہ کرے تا آنکہ تنازعہ کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح کے واقع  
ہونے کے بعد ایک دن ہر دو مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور فرمایا ایک  
پیر کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے فیض نفیس پر توجہ قوی اور پُر زور  
اثر ڈالتے رہے۔ پس اسی ایک پیر میں ہر دو طریقہ کی نسبت آپ (سید احمد)  
کو نصیب ہوئی۔

۱۔ اسماعیل دہلوی قبیل کے متعلق دیرندی حضرات کے بہت بڑے خدام الدین لاہور اور  
ابو بکر کے مندرجہ اب صدیق حسن خاں جو لاہور نے کھانا کو بھجوا دیا تھے جس پر ان  
حاشیہ کو زبان نہیں بھولی دھول میں پہلوں کی باجیلا دیتے۔ درج و اصول میں آمد  
کو پر سے بٹھا دیتے۔ جس میں ان سے بات کر کے حان لوگے کے ایمان ہیں۔

۲۔ خدام الدین علی علیہ السلام کے مندرجہ اب صدیق حسن خاں جو لاہور نے کھانا کو بھجوا دیا تھے جس پر ان

۳۔ عزت شفیقین کا معنی تہذیبوں اور امانوں کا دیار دوس میں مولوی اسماعیل دہلوی نے  
نقشبند کراقرم کے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرمادیں ہیں۔ دو تعلق۔

نقصہ شیخ - دیوبندی حضرات کے فقہ و مذہب کی روشنی میں  
 سہم و بیعتیں و اندک رویت شیخ فقید یک مکان نیست پس ہر جا کو مرید باشد  
 تر سب یا بعد از حج از پیش دور است اما دو صائیت اور دو صیت چوں این امر  
 حکم دارد و بر وقت پیش را بیاد دارد و بطول قلب پیدا آید و مردم مستند بود و مرید در  
 حال و احوال و شیخ بود یعنی مرید بھی نصیحت سے جانت کرینے کا کافی کی روح ایک  
 نہیں ہیں بن فید نہیں ہے۔ بلکہ مرید جہاں بھی ہو دور ہو یا نزدیک اگر حج پیر کے  
 جسم سے دور بھی ہے مگر وہ پیر کی دو صائیت سے دور نہیں جب یہ بات  
 پختہ ہوگی تو ہر وقت پیر کو یاد رکھے (یعنی نقصہ شیخ) اور دلی تعلق اس سے ظاہر  
 ہو اور وقت اس سے فائدہ حاصل کرے۔ مرید اتنا شیخ دور نہ ہو کہ جہاں ہے (امداد کوئی نکلا)

## مردوں کو زندہ کرنا

شیخ محمد بن قاسم الدانی اور شیخ ابوبکر اللہ علیہما الرحمۃ سے مروی ہے  
 کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ بن ماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت  
 میں ایک بیک عورت اپنے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میں  
 نے دیکھا ہے کہ میرے اس بچے کو آپ سے بہت زیادہ محبت اور اہمیت  
 ہے۔ لہذا میں اسے اپنا حق سماعت کر کے فوج اللہ آپ کی خدمت میں پیش  
 کرتی ہوں۔ آپ نے بچے کو قبول فرمایا۔ اور اس کو سلوک اور مجاہدہ کی تہذیب  
 طے کرانی شروع فرمادی۔

لے دیوبندی علماء کو مخالف کرتے ہوئے سردار ابوالوہاب مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ اس  
 میں کوئی شک نہیں کہ آپ دونوں دیوبندی حضرات کی جماعت اہل علم کی جماعت ہے۔ اور مدبر  
 و مدبّر حق بنیضہ میں دارالعلوم ہے۔  
 شہداء کو گولی سے قتل کر دینا جو اہل حق و عدل کے لئے ہے۔  
 دغا بادل حبث ارتداد و غیرہ

مفسرین اسلام کی ہر جہ سے یا غرض کے  
 وہ صدیق و معلم تھے، سب بے لطف و مہربانی  
 ہوں دلی و دلداروں کا شفیق اسرار و قرآنی  
 وہ شیخ و جن و نف و کجی گھوڑا عسکرانی

پہنچ ایک دور و دور سے حاضر خدمت ہوئی۔ تو اپنے بچے کو بہت کمزور  
 اور اس کے رنگ کو بھوک کی وجہ سے زرد پایا۔ جب وہ حضرت عیسیٰ بن ماری  
 رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آپ مریضی کے سالن کے  
 ساتھ دوٹی کھادیں ہیں اور ایک برتن میں مریض کی پٹیاں رکھی ہوئی ہیں۔  
 یہ دیکھ کر اس نے عرض کیا حضور والا! انت تاملک الله حاج و فو لکنی  
 بکل حین الشعیبہ آپ مریضی کھاتے ہیں اور میرا بچہ بڑی روٹی  
 فوضع الشیخ بیک کا کھانا تملک المعظم۔ آپ نے اپنا ہاتھ مارا کہ  
 ان مریض کی پٹلیوں پر رکھ کر فرمایا فو مریض باذن الله الذی یحیی العظام  
 و ھم یدیم۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو بوسیدہ پٹلیوں کو زندہ کرتا ہے۔

آٹھ گھنٹہ پور آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مریضی کو کھڑی ہوگی۔ تو آپ نے اس  
 عورت سے ارشاد فرمایا جب تمہارا لڑکا اس مقام پر پہنچ جائے گا تو وہ جو  
 چاہے گا سو کھائے گا۔ (مجموع الاسرار ص ۲۱۲) تلامذہ ابوالوہاب رحمۃ اللہ علیہ  
 الاولیاء علیہ السلام، قادی صدیقہ علامہ ابن حجر مکی ص ۲۹، لغات الاسرار ص ۳۱،  
 تفسیر الخاطر ص ۲۸، تفسیر قادی صدیقہ ص ۱۰۲، الجوان حدیث ص ۹۲، لغات الدیوانی ص ۱۰۲،  
 فاضل ص ۱۰۵، اس واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مشہور مولوی اشرف علی تھانی  
 صاحب نے اپنی کتاب التذکرہ جلد سوم ص ۱۱۹ اور افاضات البریہ جلد اول ص ۲۲  
 پر درج کیا ہے۔ جس سے اظہار منہش ہے کہ آپ بھی حضرت عیسیٰ بن ماری رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے مژدہ زندہ کرنے کے قائل تھے۔

مولوی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانی شکر و بہت کی تردید میں جماعت اہل حق  
 کے ہم انداز تھے دغا بادل حبث ارتداد و غیرہ مولوی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل  
 اصلاحیہ و غیرت جیسے کتابت سے کہتے ہیں۔ (دیانت و شرف ص ۱۵)

### چیل کا چیلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اور اہل مجلس بہت خوش ہو کر  
 آپ کے ارشادات میں رہے تھے اور ہوا بہت تیز چلی رہی تھی کہ ایک چیل  
 نے مجلس کے اوپر چڑھ کر آواز دہر دہر سے پلٹنا شروع کر دیا جس سے حاضرین  
 کو بہت تشویش ہوئی تو آپ نے فرمایا مبارک سے فرمایا: یا رب شیخ جحدی  
 وائست هذی فی الجحد الا۔ اسے برا! اس چیل کے سر کو پکڑ لے یا تا  
 فرمایا تھا کہ اس چیل کا سر جدا ہو کر پڑا پھر آپ مہر شریف سے اترے  
 اور اس چیل کا سر اور دھڑ و لڑاں کو لے کر بیٹھیں اذنیہ الذخیرین الذی یحکم  
 پڑھتے ہوئے اپنا اتھ مبارک اس چیل پر لٹکیٹ باذن اذنیہ و طاروت و  
 انشائش یثنا ہدوت ذالک تو وہ اللہ کے اذن سے زندہ ہو گیا اور  
 اڑنے لگی اور لوگوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا۔ دیکھو! اسرار مہلا، سورۃ المیزان  
 جلد مضامین، الامام ابو العباس علیہ السلام نے فرمایا: ہذا منہ من اللہ انما حد لیاظف  
 اسرار الملائکین میں ہے کہ ایک دن حضرت غوث اعظم  
 مردہ زندہ کرنا  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قعدے سے گزر رہے تھے کہ ایک  
 مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کی وجہ پوچھی  
 تو مسلمان نے عرض کیا کہ حضور والا! یہ عیسائی کہتے ہیں کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام تمہارے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ اور میں  
 کہتا ہوں یہ غلط ہے بلکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 سے افضل ہیں۔

یہ سن کر حضرت غوث اقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیسائی سے فرمایا کہ  
 تمہارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ تو  
 عیسائی نے جواب دیا کہ ہمارے نبی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ تو آپ  
 نے ارشاد فرمایا: اذنیہ لست یثقی بل من انشایہ محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان احییت میتا اذ من یسینا محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم۔ میں نہیں ہوں بلکہ مرد کائنات حضرت محمد

مصطفیٰ افضل الصلوٰۃ والسلام کا تابع اور غلام ہوں۔ اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو  
 کیا تم میرے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان آئے ہو گے؟ تو عیسائی  
 نے جواب دیا۔ ہاں۔ تو آپ نے فرمایا تم مجھے بہت ہی بُرائی کر دکھاؤ تاکہ تم کو  
 ہمارے نبی پر کیونکر افضل الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کا یقین ہو جائے۔ تو اس نے  
 آپ کو ایک کبوتر دکھائی۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ  
 زندہ کرتے وقت کیا کلام فرماتے تھے تو اس نے عرض کیا تم فرمائیے اذنیہ آپ  
 نے ارشاد فرمایا ان صاحب هذا المکر کان معنیاً فی الدنیا ان  
 اذنیہ ان احییت معنیاً فانما معنیہ لک یہ صاحب قریبیاں ہو گیا  
 تھا۔ اگر تو چاہے تو یہ قریب سے گانا چرائی اٹھتے ہیں تمہارے لئے یہی کر سکتا ہوں،  
 تو عیسائی نے جواب دیا جھجک رہے ہیں یہی یہاں ہوں۔ فتوحۃ الی الصغیر  
 و قال تم فرمائیے میں آپ کی طرف توجہ ہوں اور کیا میرے علم سے غلط فہمی  
 القیو و قام القیت حیاً معنیاً پس تشریف ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا  
 ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے آپ کی یہ کرامت اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی فضیلت دیکھی انہیں غلط فہمی کے انہیں اللہ تعالیٰ نے غلط  
 تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر شرف اسلام ہوا۔  
 (توضیح الفاظ ملاحظہ فرمائیے)

حاصل کے عجزوں نے مرنے سے جلادینے میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیحا بنا دینے میں

حاصل کا :- دیوبندی حضرات کے مولیٰ الشرف علی تھا تو کی ادیان کلام کے مولیٰ  
 کو زندہ کرنے کے ثبوت میں فقط انہیں کو علامہ تاج الدین سبکی (علیہ الرحمۃ) نے  
 طاعت کو بٹائی میں بیان کیا ہے کہ کائنات کی بہت سی قومیں ہیں۔  
 اور مولیٰ کو زندہ کرنا۔ اور دلیل میں ابو عبیدہ کا دستور کا تقدیر بیان کیا ہے  
 کہ انہیں نے ایک جگہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعائی کہ ان کی سواری کو زندہ فرمادیں  
 اور اللہ تعالیٰ نے (اس کو ان کی دعا سے زندہ فرمادیا تھا۔ اور منور دینی کا تفسیر ذکر



کیا ہے کہ انہوں نے مجھے برے پندوں کے بچوں کو فرمایا تھا کہ اُردھاؤ تروہ اُڑ گئے تھے۔ اور شیخ اھدلی کا قہقہہ لکھا ہے کہ جنوں نے مری ہوئی بی کو آواز دی تروہ ان کے پاس آگئی اور شیخ عبد اللہ القادری کی حکایت لکھی ہے کہ آپ نے گشت کھانے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا کہ اُس خدا کی اجازت سے اُٹھ کھڑی ہو جو برسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اُٹھ کھڑا ہو گیا تھا۔ اور شیخ ابو یوسف دھماکی کا واقعہ کہ آپ ایک مردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اُٹھ جا تروہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر حضرت ازہم زندہ ہوا۔ اور شیخ ذہین الدین فاروقی شافعی مدرس شامیہ کا قہقہہ بھی لکھا ہے جس کے متعلق علامہ مسیحی کہتے ہیں کہ میں نے اس قہقہہ کو ان کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے دل شیخ فتح الدین جیحلی سے سنا ہے کہ ان کے گھر میں ایک چھٹا بچہ بیت سے گر گیا اور مر گیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کر دیا تھا۔

دجال الادبیار علیا حضرت مولوی اشرف علی تھانوی مطلوبہ عقائد بھون (امام الزمخشریہ والدین ابن تیمیہ سے بھی اولیاء کرام کی دعا سے مردہ زندہ ہونے کے واقعات) کتاب العقداق بین اولیاء الرحمن والولیاء الشیطان تلا میں درج کئے ہیں۔

## دعا کی برکت

ابو الحسن علی بن ملاحب القزاس علیہ الرحمہ بیان ہے کہ ایک روز میں ایک بہت بڑی جماعت کے ہمراہ حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ لوگ اپنی مشکلات کی آسانی کے لئے دعا کرنے کے غرض سے حاضر خدمت ہو رہے تھے۔ راستہ میں اور لوگ بھی ملتے تھے۔ ان میں ایک لڑکا بھی تھا جس کے متعلق مجھے علم تھا کہ اس کے عطا بہت ذیل

مقرر کیے ہیں۔ اکثر وہ ناپاک رہتا تھا۔ بول دہرا کے بعد استیجاب نہ کرتا تھا۔ جس اتفاق سے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راستہ ہی میں ملاقات ہو گئی۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت عالیہ میں دعا کی درخواست کی۔ ہم نے آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔ بعد ازیں دوسرے لوگوں نے بھی دست بوسی کی جب وہ لوگ دست بوسی کے لئے ہاتھ بڑھانے لگا تو آپ نے اپنا ہاتھ آستین میں چھپا لیا۔ اور اس کی طرف ایک نظر دیکھا تو وہ لڑکا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس وقت اُس کے چہرہ پر ڈھانچہ نمودار ہوئی۔ پھر اُس نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی تو آپ نے اُس سے صاف فرمایا۔ (قلنا ما بوسہ حطاً) دیکھو ان سے نہ کاج کے پتے پڑا۔ دین ہوتا ہے۔ بزرگوں کی نظر سے پیدا

شیخ ابوالمنظر اسماعیل بن علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بارک اللہ لک شیخ علی بن ابی الوثر ابو عبد اللہ علی بن عبد الرحمن جب میں بڑے تو اکثر زہراں میں میرے باغ میں تشریف لے آتے۔ جہاں ان کی تیار داری کی حاجاتی آتے۔ یہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی ہاتھ پیر کے لئے دہان تشریف لاتے۔ اور انہیں حضرت کی ملاقات میرے باغ میں ہوتی۔ اس باغ میں دیگر کے درخت تھے۔ ہر ایک خشک گچھے تھے اور عرصہ چار سال سے بالکل کوئی پھل ان کو نہ لگتا تھا۔ ہم نے ان درختوں کو

کاٹنے کے قصد سوچا تھا۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دہان ایک درخت کے نیچے وضو فرمایا اور دوسرے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی جس کی برکت سے وہ درخت ہلنے پھرنے میں سر بہ ہو گئے۔ اور ان کو پھل میں لگ گیا۔ حالانکہ وہ کھجوریں لگنے کو موسم بھی مطلقاً نہ تھا۔ میرے باغ کی کچھ کھجوریں میرے پاس لائی گئیں تو میں نے وہ کھجوریں سیدنا غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے پیش خدمت کیں۔ تو آپ نے کچھ تناول فرمائیں۔ اور یہ دعا فرمائی۔

بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَزْهِبْكَ وَدَرْهِيكَ وَصَاحِبَكَ وَصَدْرِيكَ اللَّهُ تعالیٰ تمہاری زمین، تمہارے درہم، تمہارے صانع اور تمہارے سر اشی میں برکت پیدا فرمائے تو آپ کی دعا کی برکت سے اُس سال سے میری زمین کی آمدنی کئی

نگار زیادہ ہوگی۔ جب میں بھیج ایک درم خرچ کرنا تو مجھے وہاں سے کئی گنا  
زیادہ درم ملے۔ برنا جب میں کس مکان میں بھیجوں کس سو پر وہاں رکھتا تو اس میں سے  
اگر چاہی سو بروی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا تھا اور یہاں تک کہ وہاں استعمال کرنا تھا  
مگر تب بھی ان سو پر وہاں کو اسی طرح پاتا۔ میرے موافق اسنے ہو گئے گوال کی  
تعداد بھی شمار ہوتی۔ وَالْحَالَةُ حَالِي وَالْآنَ بِكَرَّةٍ دَعَوْتِهِ  
اور اب تک آپ کی دعا کی برکت سے میری یہی حالت ہے۔ وَبِقَوْلِهِمْ  
عَلَفُوا الْغَاثِیَہِ میں ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام  
**اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں مقرر ہیں  
سے ایک غریب کی ولایت سلب کر لی گئی۔ سب چھوٹے بڑے اس کو حقارت  
کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تو اس نے تین ٹوٹا ٹھ اولیاء اللہ سے دعا کی التجا  
کی اور سب اولیاء الرحمن نے اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر دل کی بیگنی انہوں نے  
اس کا نام لوح محفوظ پر اشیاء کی فہرست میں لکھا دیکھا۔ تو ان اولیاء اللہ نے  
اس کو بتایا کہ تم اب کامیاب نہیں ہو گے۔ پھر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ بالآخر  
فَتَوَدَّ اِلٰی بَابِ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ اُس نے اولیاء کا میں سے ٹھکانہ  
کی بارگاہ کی طرف توجہ کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اِنْ كُنْتَ مَسْرُوْدًا  
عَنِ اٰلِهَةٍ فَاَنَا اَقْدَرُ اَجْعَلْكَ مَقْبُوْلًا عِنْدَ اٰلِهَةٍ بِاِذْنِ اٰلِهَةٍ  
اگرچہ تم سب تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو گئے ہو مگر میں تم کو اللہ تعالیٰ کے اذن  
سے اللہ کریم کی بارگاہ کا مقبول بنا سکتا ہوں۔ پھر آپ نے اس کے لئے بارگاہ  
منداردی، ہر دعا کی تعداد آئی گی تا کہ علم میں کہ اس کے لئے تین ٹوٹا ٹھ میرے  
اولیاء سفارش کریں گے۔ لیکن میں نے ان کی سفارش منظور نہیں فرمائی۔ بایں درجہ  
کہ یہ صریح محفوظ پر مبنی اور بہت بخت لکھا جا چکا ہے۔ توحید عزت اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ بَلَا دَرَبْتَ اَمْتُ فَتَادَرُ اَنْ تَحْجَلَ الْمَسْرُوْدُو  
مَقْبُوْلًا وَ الْمَقْبُوْلُ مَسْرُوْدًا اسے رتب کریم اور مردود کو مقبول اور  
مقبول کو مردود بنانے پر تادار ہے۔ اگر تیری مشابہی ہے کہ یہ مردود ہی رہے

تو تو نے اس کو مقبول بنا لینے کی دعا محمد سے کیوں کرائی۔ فَجَاءَهُ الْخِطَابُ  
فَوَضَعْتُ اَمْرًا اَكْبَرَ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ  
وَمَسْرُوْدًا مَسْرُوْدًا وَدَعَا تَرِبُّدًا اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ  
تیرے سپرد کر دیا جو پہا سو بنا دو اور تبارہ مقبول میرا مقبول ہے اور تبارہ مردود  
میرا مردود ہے۔ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ  
بے شک میں نے تم کو مسرود کرنے اور مقرب کرنے کے اعتبارات عطا فرمائیے  
ہیں۔ بعد ازیں آپ نے اس کو مسرود و صوفیہ کا ارشاد فرمایا تو اللہ کریم نے اعتبار  
کی فہرست سے اس کا نام ٹکا کہ اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا۔ (تفہیم الفاظ صلا)  
درمانہ ام اسے شاہ مراد مستم گیر  
اسے واقف دار بنائے بھان مرے

### سات لڑکے

مفتی جابر القادری میں ہے کہ ایک دن ایک عورت  
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت  
اندس میں حاضر ہوئی۔ وَاقْتَسَمَتْ مِنْ حَضْرَتِهِ الدَّهَاءَ لِيُعْطِيَهَا  
اٰلِهَةٌ وَكَذَا اِدْرَعِي كِبْرَهُ نَوَازِلُ اَوْعَا فَرَمِيں کہ اللہ کریم مجھے اولاد عطا  
فرمائے۔ تو آپ نے مراقبہ فرما کر لوح محفوظ کا شاہدہ فرمایا تو اس عورت کی  
قسمت میں اولاد نہیں بھی ہوئی تھی۔ فَسَاَلَ اٰلِهَةٌ اَنْ لِيُعْطِيَهَا وَكَذَا  
پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دو بیٹوں کی دعا کی فَجَاءَهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ  
لَيْسَ لَهَا وَكَذَا مَكْتُوْبٌ فِي الْوَحْيِ وَ اَمْتُ تَلْطَفُ لَهَا وَكَذَا  
تو آپ کو ندا آئی کہ اس کے لئے تین بیٹوں کا دعویٰ کیا تو وہی جواب ملا۔  
اوپ نے چار بیٹوں کا سوال کیا پھر وہی جواب ملا۔ آپ نے پانچ بیٹوں کے لئے  
سوال کیا تو پھر پچھلے جواب ملا۔ آپ نے چھ بیٹوں کا سوال کیا تو پھر وہی جواب  
ملا۔ آپ نے سات بیٹوں کا سوال کیا فَجَاءَهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ  
فِيْمَنْ هِيَ الْبَشَارَةُ جَاءَتْ الْبَشَارَةُ اَلَيْهَا بِاعْطَاءِ اٰلِهَةٍ لَهَا  
سَبْعَةُ اَوْلَادٍ كَوْنًا اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ اَفْعَلْ مَا تَرِبُّدُ  
اور

یہ بشارت بھی ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات رکھے عطا فرمائے گا۔

دفعہ پنج الحاق طریقت کا مطبوعہ

فائدہ ۱۰: شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی کی ولادت باسعادت بھی اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی دعا سے ہوئی جس کا تذکرہ شاہ جلالہ غریب محدث دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے اس طرح فرمایا ہے کہ شیخ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد کی اولاد زندقہ زدوستی تھی۔ وہ ایک دن شکستہ خاطر اور بدخبرہ ولی ہو کر شیخ ضاقتی علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو شیخ ضاقتی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو اپنے علم سے دنیا کو لالہ مال کر دے گا۔

دلبان افشین نازی صہ مطبوعہ دہلی

### مولوی اشرف علی تھانوی کی پیدائش

کا واقعہ خدیوان کرے ہے اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کی دعا کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ میں ایک مخدوم کی دعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام محمد قریظ صاحب ہے اُن سے کیا گیا تھا۔ کہ اس لوگ کی بیٹی میری والدہ کی اولاد نہ دے تھیں دینی تو فرمایا کہ مراد علی رشتی اللہ تعالیٰ عنہا کی کھینچائی میں ٹوٹ جاتی ہے۔ اب جو اولاد میری علی کے سپرد کر دینا۔ اس کو کوئی نہیں سمجھا میری والدہ بچہ کی نسبت مناسب ہے کہ صاحبہ زوق تھیں میری ہیں اور کہنے

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلی علیہ الرحمۃ کے تلامذہ امیر ایوب الدین صاحب مولانا علی تھانوی نے دعا بتائی کہ میں۔ ولایت مآب قدس سرہ النورانی علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ کا رشتہ اسلام رسد اولیاء حضرت اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دار الشاہداء و الدیار و المسلمین میں بروز ولید و عسکریہ مولانا و مدرسہ نا الشیخ عبدالعزیز رشتہ اللہ المسلمین بطول بقا ہے و اعوانہ و معاونہ المسلمین جمہ و علائہ۔

مگر حافظ غلام قریظ علیہ الرحمۃ کے تعلق مولوی اشرف علی تھانوی کی ہے کہ یہ حافظ غلام قریظ صاحب علیہ الرحمۃ کی باقی نہیں بچا کہ وہ درضا کے کلام کی طرح ہوتی تھیں۔ (منازلت محکمات)

گئیں کہ اب نادری ہیں اور اب مولوی احمد علی بچوں کے والد کے نام پر رکھتے جاتے ہیں اب جو اولاد میراں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو خوش ہوئے اور فرمایا یہ لوگ بڑی ذہین ہے یہی مطلب ہے۔ ثانی صاحبہ نے عرض کیا کہ پھر آپ ہی نام رکھ دیجئے۔ فرمایا کہ دو روکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا نام ابکر علی خاں عرض کیا گیا کہ کیا بچان ہیں۔ فرمایا جی ہاں۔ ایک کا اشرف علی اور ایک کا ابکر علی رکھنا۔ ایک ہمارا ہوگا۔ وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دنیادار ہوگا۔ پھر ہم دونوں بچائی پیدا ہوتے۔

(انفاذات الیومیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مکتبہ بیہون ۱۰ اشرف السوانح) اسی واقعہ کو یونیدی حضرات کے مولوی غلام محمد صاحب نے (جو کہ مولوی سلطان ندوی کے شاگرد ہیں) اپنی کتاب "حیات اشرف" میں لکھا ہے کہ "میں بچا ہوں کہ وہ مولوی ہیں کہ حافظ صاحب (غلام محمد قریظ صاحب) کا معاملہ تو یہ تھا کہ "تلف نہ ہو رہے گید دیدہ گید"

نیز اس واقعہ کو درج کر کے لکھتے ہیں کہ "چنانچہ اس مردود پیش نے جو کچھ توکل علی اللہ کہنا صرف حرف پورا ہوا اور کیوں نہ ہوتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ ہووہ گویہ از حقہم علیہ السلام ہووہ

(حیات اشرف صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ کراچی)

حضرت شاہ ابوالاعلیٰ علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا **قُدْرَتُكَ كَاشِفَةٌ** **هَذَا الْمُبَاتُ الْعَالِي قِبْلَةَ الْحَاجَاتِ وَ مَلْجَأُ النَّجَاتِ**

لے اس کتاب کی قریب میں یونیدی حضرات کے تعلق خورشید صاحب کراچی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے ثبوت سے مقامات متوقوہ حقہ میں دیکھا اور اپنے منظر سے بھی منف کی خدمت میں پیش کر کے میرے خیال میں یہ کتاب اپنے موضوع کے لئے کافی اور بابت مفید ہے۔ (حیات اشرف صفحہ ۱۷۷) حضرت شاہ ابوالاعلیٰ رحمۃ اللہ مبارکباد کو بھی منظر نظر تھے کہ یہ تقدیر یونیدی حضرات کے مستند عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں درج کر کے کہے کہ حضرت شاہ ابوالاعلیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے







نیز ایک دوسرے مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم السلام  
کی شان مبارک میں مولانا رحم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبوی اکبر علی بخاری  
نے بھی دعواتِ عبودیت جہلِ عکا و عکا اول میں درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔  
جہلِ عالم زین سبب گمراہ شدہ کم کے زبانی حق آگاہ شد  
بسی انبیاء برداشت شدہ ادیب را پچھو خود پیدا شد  
گفت ایک بالشرایشان بشر ماؤ ایشان ستر خرایم و خود  
این نداشتند ایشان از علی در میان فرستے بود بے منتہا  
این خود و گرد پیسہ دی و جہاں دال خود و گرد و ہر دور خدا  
حضرت خورشید علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنی تصنیف لطیف فرخ الغیب

شریف میں مقامِ ولایت تحریر فرماتے ہیں کہ قَالَ اِنَّهُ لَعَالَى لِقَبْضِ كَتَبِهِ  
بَابُ آدَمَ اَنَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ اَلشَّيْءُ  
اَحْبَبُ لِقَوْلِ الشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ وَقَدْ فَعَلَ ذَاكَ يَكْتَسِبُ قِرْنَ  
اَيْدِيَّاهُ وَاَذْيَانِيَّاهُ وَخَوَاصِهِ مِنْ بَنِي آدَمَ

اللہ تعالیٰ نے اپنی جبرئیل کتب انبیاء سابقین میں فرمایا ہے۔ اے اولادِ آدم  
میں ہی وہ اللہ تعالیٰ ہوں جس کے سوا کوئی وجود نہیں ہے۔ جب میں کسی شے کو  
کہہ دیتا ہوں کُن جو چاہیں وہ جو چاہیں ہے۔ میں جب شے میری اطاعت اور فرمان  
برداری کرے تو میں نہیں اسی مقام پر نازل کر دوں گا کہ تو میری جیب سے بے  
گاؤ کون، بوزہ اترو دے جو رہائے گی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی آدم میں سے ہے شمار  
ان کلام اولیاء کرام اور خاص کو اس صفت اور مرتبہ سے نوازنا ہے۔

دفعہ الغیب بخاری نے اپنے لاشعریہ الامراء ص ۹۶ مطبوعہ مصر  
شیخ الحدیث محمد بن عبدالحی محمد شہر دہلی علیہ الرحمۃ اسکی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔  
بیکے از اکمل افراد این طائفہ ذات شریف ادبست در شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ  
عنه کہ بیکے از ہر ادا و ادات خانی شدہ با مرفعل حق بقایا نہ بقدرت و اقامت  
و سے متصرف شد و کمالات و تحقیقت ہر حال و مقامیکہ دریں مقامات مذکور است

کمالت از سال شریف خورشید

خوشتر آید آنکہ حال دہراں

گفتہ آید در باب حسن و جبران

ان حضرات میں سے ایک حضرت سیدنا علیؑ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
ذات شریف بھی ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کمالات میں لقمن اور لقنہ  
حاصل ہے۔ درحقیقت ہر حال و مقام میں جو ان مقامات میں مذکور ہیں۔ وہ اپنے  
حال شریف کا بطور کنیہ اعتبار ہے۔ (شرح فتوح البیہاری فی ظہر اسطر طابا)  
حضرت شاہ ابوالحسن علیؑ قدس سرہ العالیؑ اپنی کتاب تحفہ القادریہ  
منہ ما کی مراد میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابوالحسن سے منقول ہے کہ میں اور چند  
بلند اسکے اور شاخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت  
میں حاضر تھے۔

فرمود کہ خطبہ سخیام امرو ذکر بر سرہ علیام  
کہ حاجت خود بخوابد بر کس تاورد و پیش کہ گوید ادبیس  
تب شیخ ابوالحسن علیؑ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شے جو کہ مومن کی ہے

کالتا سے دارم اسے شیخ کیا کہ من ز انعام تو ترک اختیار  
اُس کے بعد شیخ ابی قائم نے اُس کی ہے

کاسے بڑی تمام لطف و عطا ظہم قوت غیب بہہ را  
بعد ازاں شیخ عمر بزاز نے نیاز ظاہر کی ہے

از کرمست خوف خدا آرد دست مرتبہ صدق و صفا آرد دست  
پھر شیخ جلیل حسن بخاری نے عرض کی ہے

اسے دانے وقت ما با ثبات خواہم ز ترفیع و حفظ اوقات  
اُس کے بعد شیخ ابوالبرکات نے کہا ہے

کہشما با طامش عشق است گراہی از تو استغوا فی عشق است  
بعد ازاں میں نے عرض کیا کہ میں ابیں معرفت چاہتا ہوں کہ میں کسے دیکھے  
سے رہائی و عزت و تائی عبادت میں تیز کر سکوں۔

اس کے بعد شیخ غلیل نے مکرر توبہ نصیحت کی درخواست کی ہے  
 شیخ غلیل آمد و درخواست کرد  
 رزقہ تعلیم اذال خواست کرد  
 شیخ صاحب دین القادر جیلانی قدس سرہ الزمانی نے فرمایا کَلَامُكَ  
 هُوَ كَرِيمٌ وَهُوَ لَا يَمُنُ عَطَاءٌ وَرَيْفٌ وَمَا كَانَ عَطَاءٌ رَيْفٌ مَخْطُوءٌ  
 خدا کی قسم میں دالہ الخیر نے کہا کہ جس نے جو کچھ مانگا اُسے مل گیا۔

(تحفہ قادریہ ص ۳۱۲، ہجرت الاسرار ص ۱۶)

اُن کے در سے کوئی خالی جاتے ہو سکتا نہیں

اُن کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

شاہ ابراہیم علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ  
 چور کو ابدال بنا دینا  
 حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چور کو  
 ہمارے پیر جیگیر (حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے در دولت پر  
 سب لوگ آتے تھے۔ اور تمام اہل دولت و صاحب ثروت اس ہنگامہ کے  
 خادم تھے۔ اس لئے چور نے خیال کیا کہ فرود ایسے جاہ و جلال دے اُسے بڑے  
 مالدار ہوں گے۔

اُن دن کہ چنیں جاہ و حشم روئے خود

درخانہ ادتوہ زور خواہر بود !

اور ارادہ کیا کہ اُن کے گھر میں گھس مگس مگس اور اپنی ولی مراد پاؤں جب

گھر کے اندر داخل ہوا تو کچھ بھی نہ پایا اور اندھا ہو گیا۔

خفاش کو درخانہ غور شدید رود !

دوشن کو چنیں بے جسم و گوشت و

آفتاب پر اس سیاہ بے نور کا مال و روشن تھا۔ خیال فرمایا کہ بات مزوت  
 سے بتیہ ہے کہ ہمارے گھر کی کامیابی کی خواہش سے اگر کامیاب پہنچا جاوے۔

از نعمات و از جنس ہمیں !

کور ش چیز سے تو اں دادن بایں

اُس کی اس خیال میں تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اے  
 مالک مالک کے والی ! ایک ابدال اس وقت تفتانے الہی سے فوت ہو گیا ہے  
 جس کے لئے آپ حکم دیں۔ اس کی جگہ سونپ کر دیا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا ایک نکتہ  
 دلی شخص ہمارے گھر میں پڑا ہے جاؤ اُس کو لے آؤ گا اُس کو مندر تیرے پر تو کر دیں۔  
 حضرت خضر علیہ السلام گئے اور اُس شخص کو آپ کے حضور میں پیش کیا جس کو آپ نے  
 ایک ہی نگاہ و لطف سے احوال بنا دیا۔

تحفہ قادریہ ص ۳۱۲، اخذ فیہ الامام صفیہ ناری جلد ۱ ص ۱۶۷

فاصل کا :۔ شاہ ابراہیم علیہ الرحمۃ یہ واقعہ تحریر فرمایا کہ قادیوں کو اس طرح  
 بشارت دیتے ہیں۔

اے قادری دربار کے غیر ترقیبی خوش ہو کہ جب آنحضرت نے ایک ایسے  
 شخص کو جو بری نیت سے آپ کی طرف آتا تھا اپنی دولت سے محروم نہیں رکھا  
 تو لوگ آپ کی دولت سے محروم رہ سکتا ہے۔ جب کہ صدق و صفا سے اس ہنگامہ  
 میں آوے۔

چو درو جانیش آید ز راہ بے راہی !

بدولت کرش عارف جہاں باشد

کے کہے کہ بروشن آید ز راہ صدق و صفا  
 بریں قیاس بہن حال او جہاں ہاں !  
 (تحفہ قادریہ ص ۱۶)

ابو السعد المرکی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ابو العلقم  
 الحسن بن نعیم تاجر تھے شیخ حماد الدباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور دانا ! میرا ارادہ ملک شام کی طرف سفر کرنے  
 کا ہے۔ اور میرا قافلہ میں تاجر ہے۔ سات سو دینار کا مال تجارت کے لئے ہمراہ  
 لے جاؤں گا تو شیخ حماد علیہ الرحمۃ نے فرمایا : اِنَّ سَفَاھَتَکَ فِیْ هٰذِہِ  
 السَّیْفَةِ قَلِیْلٌ وَّ اَخَذَ مَالَکَ . اگر تم اس مال سفر کرو گے تو تم سو فیسبی  
 قتل کئے جاؤ گے اور تمہارا مال و اسباب ٹوٹ لیا جائے گا۔ وہ آپ کا ارشاد سن

سرمزم حالت میں باہر نکلا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔  
 اُس نے شیخ سے دعا دی اور ارشاد فرمایا: **تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ لَمِنَ الْغَالِبِينَ**  
**تَدْعُكَ سَائِلًا وَتَجْعَلُ سَائِلًا غَالِبًا** وَالْقُدُّوسُ عَلِيُّكَ  
**وَإِلَهُكَ**۔ اگر تم سوزنا چاہتے ہو تو دعاؤں تم اپنے سرفروغ صبح و شام و درخت میں  
 آگے جس میں اس کا نام ہیں۔

آپ کی شہادت سن کر وہ تاجر سرفروغ کو پکلا گیا۔ اور ایک شام میں جا کر ایک  
 ہزار دینار کا اس نے اپنا مالی فروخت کیا بعد ازاں وہ تاجر اپنے گھر کا کس

لئے طلب کیا۔ وہاں ایک مقام پر اُس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور وہاں ہی  
 بیادوں کو بھول گیا اور صبح میں اپنی تمام گاہ پر آگیا۔ نیکو کار کا تھا کہ آتے ہی سو گیا غراب  
 کیا کہ جیسا ہے عرب بدوی نے اس کا قافلہ لٹا دیا ہے اور قافلہ کے اس کو بڑوں کو ان  
 پیوٹوں نے قتل ہی کر دیا ہے اور وہ اس پر بھی بدوں نے حملہ کر کے اس کا مار ڈالا ہے  
 گھر اگر بھار ہو تو اُسے اپنے دینار یاد آئے۔ فوراً دوڑا تو ہوا اُس پر پتھر پڑا تو دینار  
 وہاں دیسے ہی پڑے ہوئے مل گئے۔ دینار کے کراچی تباہ گاہ پر پتھر پڑا تو سیدنا عیسیٰ  
 وہاں جانے کی تباہی کی۔

جب سیدنا عیسیٰ پتھر پڑا تو اُس نے سوچا کہ پہلے شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ  
 جبرائیل علیہ السلام وہاں ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ  
 آپ نے میرے سفر سے قتل ہو کر فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے۔ اسی سوچ پر چارچیں تھا  
 حسن اتفاق سے سو وقت سلطان میں شیخ حماد سے اُس کی ملاقات ہوئی۔ تو آپ  
 نے اُس کو ارشاد فرمایا کہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں توجہ کی خدمت میں توجہ کی  
 دعوہ **فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَخْبُوفٌ وَقَدْ سَأَلَ أَمَلَهُ فَبَلَغَ مَبْلَغَ عَشْرَةِ**  
**مِائَةٍ حَتَّى جَعَلَ أَمَلَهُ تَعَالَى سَاقِدَةً عَذِيبَةً وَمِنَ الْقَتْلِ**  
**تَغْلَةً فِي الْغَنَامِ وَمَا قَدَرَهُ مِنْ ذَهَابٍ مِثْلَكَ وَقَعْدَكَ**  
**وَمِنْهُ لَيْسَ نَافِي مِثْلِكَ**۔ یہ مجرب حکایتیں انہوں نے تمہارے ہاتھ کو بھاری ہے  
 میں سرفروغ کو مانگی ہے یہاں تک کہ اللہ کریم نے تمہارے ہاتھ کو بھاری ہے

غراب میں تبدیل کر دیا ہے اور اس کے تلف ہونے کو کیا ہے بدل دیا ہے جب  
 تاجر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا  
 کہ جو کہ شیخ حماد علیہ السلام نے سلطان بازاری میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک  
 ہے کہ میں نے سرفروغ کو ایک کیم کی بارگاہ میں تمہارے لئے ڈھانک کر رکھا ہے  
 قتل کے واقعہ کو بھاری سے خواب میں تبدیل کر کے اور تمہارے مالی کے ضائع نہ  
 کرموت خود ہی دیر کے لئے کیا ہے بدل دے۔

(تکلمہ الجواہر ص ۲۵، تحفہ قادریہ ص ۴۶)

**فصل ۱۵:** سرور کائنات معجز موجودات ہوتے تعلق کائنات  
 منبع کائنات احمد مجتبیٰ رحمہ اللہ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کا کسی  
 فرماں ہے **لَا يَكْفُرُ الْفَضَاءُ إِلَّا اللَّهُ** عالم و مالت و تدبیر کو بدل دیتی ہے  
 (ترمذی شریف ص ۲۵، مشکوٰۃ شریف ص ۲۵)

## جلال غوثیت

**جو ہے کار جانا** شیخ معجز جواد علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں  
 حضرت محبوب بھائی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں  
 حاضر تھا کہ بیٹھے ہوئے کہہ کر رہے تھے کہ کجبت سے تمہاری رہتی ہو گئی آپ اُسے  
 جھٹلاتے تھے۔ جب چوتھی مرتبہ کھڑکی تو آپ نے سرمیادک اٹھا کر جیت کی  
 طرف جلالیت سے دیکھا تو ایک چوہا کھڑکی کو کھڑک کر گر کر ہٹا۔ آپ نے ارشاد  
 فرمایا۔ **هَذَا رَأْسُكَ**۔ آپ کا یہ فرمایا تھا کہ فوراً اُس چوہے کا سر ایک  
 طرف اور دھڑا ایک طرف جا پڑا۔ (تکلمہ الجواہر ص ۲۵، تحفہ قادریہ ص ۲۵)

بینی اور اسر حیدر اوتن حیدر  
 شیخ معجز جواد علیہ السلام کی خدمت میں کہ ایک دن  
**چٹیا کی موت** حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر فرما رہے



تھے کہ ایک چلیا نے آپ پر بیٹ کر دیا آپ نے جلالت سے سر ہاں کیا تھا  
 کروڑ پر کیا تو وہ اُپر اُڑی گئی آپ کا کیا کیا ہی تھا کہ مشق مینا دے اُسی  
 وقت گر کر گئی آپ جب وہ سوسے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے کا وہ حصہ  
 دھویا اور اپنی قمیص مبارک اُتار کر مجھے دی اور فرمایا اس کو فروخت کر کے اس  
 حاجت خیرات کر دو۔ یہ اس کا بدلہ ہے۔ (عقلمدار خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

حُبُّ غُوثِ الْاَمَلِینِ  
عِنْدَ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰی

مغفرت اور کشادگی قبر

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک نبوت بھی زیادہ ہو گیا۔ شخص تھا لیکن اس کے دل میں تینا غوث، ظہری اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و محرومی تھی۔ جب اس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں دیکھو کہ اسے سادات کے قواصن سے ہر سوال کا جواب عبدالقادر کہتے ہوئے دیا۔ تو حکم کر دیا کہ وہ تدریک اور گاہ و گاہ پر ہے کہ: **إِنَّ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ مِنَ الْعَالَمِيَّةِ لَكِنَّهُ فِي مَعْنَى مَعْنَى الْمُسْتَعِينِ عَبْدُ الْقَادِرِ وَالْقَادِرِينَ** اگرچہ یہ نبیہ فاضلہ میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صادق میں سے ہیں کی ذات سے محبت ہے۔ **فَلَا تَحْلِلْهُ عَفْوَكَ لَذَلِكَ وَسَعِدَتْ قَبْرُهُ بِمُحِبَّتِهِ وَحُسنِ إِعْمَادِهِ مِنْهُ**۔ (تقریب الخصال الطبرستانی)

فائدہ: یہ نبیہ واقعہ دیرینہ حضرات کے حکم کی آفات اور عذر و توبہ اور علی نقوی نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس مرنے والے آدمی کے متعلق کہا ہے کہ وہ دوسری نقیہ نیز قاضی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے یہ واقعہ مولوی افضل الرحمن صاحب سے سنا اور آدمی سے خود سنا ہے۔

د افغانستان ایویمه حلیمه ۲۰۰۰ میلادی کال

۱۔ درپہنڈی حضرت اموی فضل الرحمن صاحب کرمقلب وقت تسلیم کرتے ہیں۔ (حیات اشرف ص ۵۲)

عذاب قبر سے نجات

عذاب قبر سے نجات

بہادر شریف کے غمزدہ باب الاذبح کے  
 قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چہرے کی  
 آواز سنانی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الاعظم دکن الطرہ و الدربز  
 کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے پوچھا کیا اس قبر والے نے مجھ سے خرچہ کیا ہے؟  
 لوگوں نے عرض کیا حضور والا! اس کا کبھی علم نہیں۔ دوسری مرتبہ آپ نے پوچھا کہ  
 اس نے کس سے یہی علم میں حاصل کیا ہے؟ تو لوگوں نے جواباً عرض کیا کہ نہ تو ازا  
 اس کا کبھی علم نہیں۔ بعد ازیں آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے میرے پیچھے نماز بھی پڑھی  
 ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے تو آپ نے فرمایا۔  
 الْعَفْوَ طُ اَدْنٰی بِالْحَسَنَةِ بَعْلًا شَرِّشْنَ اِسْتَدَارَہِمْ فِی ثَنَابِہِ اِس  
 کے بعد آپ نے فراموش فرمایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے جلالِ نبوت اور وقار  
 ظاہر ہونے لگا۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ غوثِ قدس نے مجھے کہا ہے۔  
 اِنَّہٗ لَا یَرٰی وَحَیْثُکَ وَ اَحْسَنَ یَلٰکَ الطَّنَّ وَ اَنَّ اللّٰہَ الْعَالِی  
 وَحَمْدُہٗ یَلٰکَ کہ اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے توبہ کر  
 لیتا رہتا تھا۔ لہذا اسے اب کب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کر دیا ہے اس  
 کے بعد اس قبر سے کبھی کسی آواز نہ سنانی دی۔ (آلاء العجاہب شاہ طہر موصوف)

## دیگر کرامات

قبر سے نکل کر بحیثیت فرمانا ایک شہر میں مینہ کا خوب بھجنا لگا حضرت محمدؐ کی شہادت  
 عبدالحق صاحبؒ کی تاریخ السیرۃ النورانیہ کی مصحفۃ  
 دستخط۔ اُس نے مسند کا قاری میں داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ کوئی حکم۔ ایک روز وہ  
 دودھ دار کا سفر کرتے کہ اپنے اودھن پہنچا۔ تو اس کو سلوم ہو کہ حضرت غوثؒ اعظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال ہو رہا ہے۔

آخر اُس نے آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر



تو کہ آداب زیارت بخا یا۔ فظلمت العذوت الذی عظم من مذوقہ  
و احسن من ذوقہ و اعطاه الی نابة و انکسب بفسلسکین  
حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرشتے سے لگے اور اس کا ہاتھ پکڑ  
کر اسے قریب دی اور اپنے سلسلہ عالیہ تادریہ میں داخل فرمایا۔

توضیح الی طریقہ مطہرہ  
فائدہ :- امام الغزالی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے تو اسے اپنے دل سے تمام غم و غصہ اور کدورتیں نکال دینی چاہئیں۔  
تفسیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف درج فرماتے ہیں۔ اِنَّ  
اَوْلَیَّاءَ اِلهی لا یُحِبُّوْنَ اَنْ لَیْسَ لَکُمْ فِیْکُمْ لَکُمْ مِنْ ذَاوِ اِلٰہی ذَاوِ۔  
جیسے تمک اولیاء اللہ مرتبہ نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل فرماتے ہیں۔  
تفسیر کبیر علیہ السلام و شریعہ مطہرہ  
مندرجہ ذیل کی مانند ایک واقعہ دیوبندی حضرات کے عقد راد و سید بیکر الی

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔  
محبوبین الی کریم کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جو امام باضی علیہ الرحمۃ کی روایت ہے  
کہ ایک شخص الی کی خدمت میں رہنے کے واسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی۔  
آپ قبر سے نکلے اور اسے بیت کریا۔

(جمال الادب و شریعہ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)  
سہ برگزیدہ اولیاء و امروہ عقل آں را نیست دل آلودہ

بغداد شریف گشت  
شیخ احمد زہد علیہ الرحمۃ الدین راجع علیہم السلام کے  
پاس میں یہ سواد یوں کر بیان کرتے تھے۔ ہمارے قاضی شریف  
کے کھانے کے لئے ایک گائے پیش کیا کرتا تھا۔ ایک روز آپ بغداد شریف  
حاضر ہوئے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان بنے۔ لوگوں نے  
جاگہ وغیرہ میں عرض کیا کہ یہ شیخ جس کے ہاں ہمارے ہوتے ہیں وہ میراں آپ کے  
شیخ کی غوراک ایک گائے پیش کرتا ہے۔ آپ کا آپ کی حکم ہے۔ آپ نے حکم فرمایا  
اور اسٹیل سے ایک گائے لا دو جب وہ اسٹیل سے گائے کے کڑے سے نکلیں

کے دروازہ پر ایک چوڑا سا گنا بیٹھا تھا وہ بھی ان کے پیچھے چل دیا۔ جب انہوں نے  
شیر کے قریب گائے کو رکھا تو شیر گائے پر پڑنے لگا تو اس چوڑے سے نکلے بغیر  
پر حملہ کر کے شیر کو بھاڑ ڈالا۔ فجاء الشیخ الی حصونۃ العذوت و قبل  
بیک و المعبودۃ و تادب علیہ لیک و یبک و یخیر و یخیر و یخیر و یخیر  
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اندر میں حاضر ہو کر آپ کے مبارک ہاتھوں  
کو چڑھا اور کہہ۔

کیا دے جس پر محبت کا ہر پتہ تیرا  
شیر کو خط سے میں لا تا نہیں گنا تیرا

خانہ کعبہ کی زیارت  
شیخ ابو محمد صالح بن دربان الزکالی علیہ الرحمۃ بیان  
کرتے ہیں کہ شیخ ابو یوسف مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے مجھے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بغداد شریف تعلیم فقر  
کے حصول کے لئے بھیجا۔ شہداء غوث پاک نے مجھے بیٹل یوم اپنے خلوت خانہ کے  
دروازہ پر ہی ٹھہراتے رکھا۔ میں دروازہ گزرنے کے بعد آپ نے مجھے بلکہ کثرت  
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابو صالح! اس طرف دو کھو۔ جب میں نے صبح تک دیکھا تو  
آپ نے پوچھا مسافت دینی تم کیا دیکھ رہے ہو۔ فقلت الکعبۃ میں نے  
عرض کیا کہ خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہوں۔ بعد ازیں آپ نے منبر کی طرف اشارہ کر کے  
فرمایا اھر و کھو۔ سب میں نے دیکھا تو پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔  
شکینۃ المؤمنین! اپنے شیخ حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا  
ہوں۔

سہ کیا کیا پید اکند مشت گنگے  
برسہ زن برستان کاٹے

بے لوسی سبب  
شیخ ابو العباس خضر بن عبداللہ عینی الموصلی علیہ الرحمۃ  
کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غائب  
ابو العباس خضر بن عبداللہ عینی الموصلی علیہ الرحمۃ کو دیکھا۔

اور اُس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور والا! میں اہل بیت کی سب سے بڑی بات کو تو کراست کر لیا ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا پہنہتے ہو؟  
ابراہیم الخضر نے عرض کیا کہ میں عیب چاہتا ہوں۔ اور عراق میں وہ موسم سب کے  
پھل کا تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ تباہ کر جو اس میں پھیلا تو ریکھا کہ آپ کے ہاتھ ہاتھ  
میں وہ سب ہیں۔ آپ نے ایک سب ابراہیم الخضر کو دیا اور دوسرا خود اپنے  
پاس رکھا۔ آپ نے ہاتھ والا سب چیرا تو وہ سفید لگا اور اس میں سے کھوری کی  
س خوشبو آتی تھی مگر ابراہیم الخضر نے جب اپنا سب چیرا تو اس میں سے کوئی بو نہ آئی۔  
اس پر اُس نے فرمایا۔ ریکھا مگر اسے کہ آپ کا سب تو تباہ ہی ہو عہدہ افسوس  
ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابراہیم الخضر! اس کو ظالم کا ہاتھ لگ گیا ہے  
اُس میں بڑا سدا ہو گیا۔ (ریحۃ الاسرار ص ۱۷۷ خلاصہ ترجمہ ج ۱ ص ۷۵)

بیداری میں نبی کریم ﷺ کی تعلیم کی زیارت

ایک دن حضرت غوث علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ ہوئے تھے کہ ان کو کوفہ کا گنہگار حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے (علی بن ابی طالب) سے فرمایا خاموش رہو۔ اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھٹے ہو گئے۔ اور ان کی طرف دیکھتے رہے جب شیخ غوث علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ حضرت نبی راسل اللہ علیہ وسلم درخواب دیدی کہ آپ تھے غراب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا ہے؟

شیخ علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے جی ہاں

حضرت اشعین رضی اللہ عنہ :- میں اپنے دے باب بابت استقامت و بروم۔  
 بیرون میں اسی دے باب کو اپنا کھانا بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت  
 فرمائی ہے؟  
 شیخ علی بن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ :- (جواباً عرض کرتے ہوئے) ملازمت تو میری آپ کی  
 خدمت ملازمت میں ہی ماضی۔

یہ اہل بیتؑ کے پیش کی گئی عید الزمرہ سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہؑ انظر  
 کو اللہ تعالیٰ نے کس کس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اس لئے اب سے کلمہ اہل بیتؑ  
 قریش کی علی بن ابی طالبؑ کے فرماؤں کو نہیں بخوابی و ہم دوسرے بیداری  
 میں یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ یہ فرمان آپؑ اس کو بیداری میں دیکھتے تھے۔  
 (تفہات الاثر ص ۲۵۶، ۲۵۷، مدارج النبوت ص ۱۸۵)

قاری شکر امام :-

یہ آپ کی کرامات و معجزات اور خارق عادت میں سے چند کا ابراج کیا  
 ہے کیونکہ حضرت کی کرامات بے شمار ہے اور خراج ان المعجزات میں پر  
 اسلاف کا اتفاق ہے یعنی خرافانی کے بہت بڑے امام اور مفت نواب  
 مدین منورہ میں خود بالائی نے بھی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بالاعاد  
 جیلائی قدس سرہ شہرت اور یہ نیاز مبینہ انور کی باطنی گفتگو کرامات خارجہ میں المعجزہ  
 قرائت اور قرین میں التواتر۔ (تعلیقا مضطر نواب مدین منورہ خال)

سلاسل عالیہ میں آپ کا فیض

سلسلہ عالیہ فقہ حنفیہ میر تقی میر

شیخ عارف بانہ علیہ الرحمۃ علیہ الرحمۃ ابنی کتاب

خود ارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب

کے شیخوں باب میر تقی علیہ الرحمۃ

تھیں۔ تمام فقہ حنفیہ کی حق الہ تعالیٰ عنہ کے حالات مبارک میں تحریر فرماتے ہیں کہ

اَنَّ عَوْنُ الْأَعْلَمِ دَخَلَ أَدَاةَ حَمْدِهِ وَفَقَّ يَوْمًا مَعَ جَمَاعَةِ سُلَّا

۱۷۰۰ء کے بعد جب کہ مغربی دنیا نے سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ مذہب کی طرف سے بھی انقلاب برپا کیا تو مغربی ممالک میں مذہب کی حیثیت کمزور ہو گئی۔ مغربی ممالک میں مذہب کی حیثیت کمزور ہونے کے ساتھ ساتھ مذہب کی طرف سے بھی انقلاب برپا کیا گیا۔ مغربی ممالک میں مذہب کی حیثیت کمزور ہونے کے ساتھ ساتھ مذہب کی طرف سے بھی انقلاب برپا کیا گیا۔





حضرت امین الدین شیخ علیہ الرحمہ حضرت کلمہ ندرت اندرس میں سادہ ہر دوں  
راست ہے۔ رَسْتَقَانَس مِیْن حَضَرَتِہِ الْوَلَاةِ الشَّیْخِ وَجَمْعِہِ  
الْبَاطِلِ وَالْکَمَالِ اور آپ کے فیوض اور جمیعہ باطن و کمال سے متنبہ ہوئے  
و تفریح المظاہر

شیخ نور احمد حبیب الفقیہ الشیخ حسن القطبی علیہ الرحمہ  
لغات الفارسیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ شَيْخَ الْوَالِیْہِیْنَ مُجْتَمِعِ الْخَلْقِ  
وَ الَّذِیْنَ اِلَیْہِ سَوَّیْ طَلَبُ الْعِرَاقِ وَ سِی الْعَوْنِ الْأَعْظَمِ کَرِیْمِ الشَّیْخِ الرَّسُولِ  
مِیْن الْحَقِّ وَ الَّذِیْ سَمِعَ مِنْ اَللّٰہِ عَالِی عَمَلِہِ خُوشِ عِلْمِہِ مِنْ اَللّٰہِ عَالِی عَمَلِہِ  
عَرَاکَ کَالْعَلَمِ لَہُ الْعَوْنُ اَعْطِیْتُ الْعِرَاقَ اِلَیْہِ شَہَابِ الدِّیْنِ  
عَمَدَ السَّہَرِ وَ رُوِّیْ وَ اَعْطِیْتُکَ الْعَمَلُ۔ نوآپ نے اشد و فراہم عراق  
میں شہاب الدین عمرہ وردی علیہ الرحمہ کو عطا فرمایا ہے اور تم کو ہندوستان کا علاقہ  
عطا فرمایا ہے۔

در بارہ شیخ میں خواجہ خواجگان ہندو ولی مبین الدین شیخ امیر تندرہ العزیز  
ہند عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

یا غوث معظم زوید علی غازی عتار عتار  
چون اپنے شیخ شہناج ستر آتی ہو شہناج  
در ہندوستان شہناج ستر آتی ہو شہناج  
در ہندوستان شہناج ستر آتی ہو شہناج

میتیں کہ غلام نام تو شدہ و در یوزہ گرام تو شدہ  
شہ خواجہ اڑال کہ غلام تو شدہ و در مطلب سکرم و رضا

سلسلہ عالیہ سہروردیہ  
شیخ الشیوخ شہاب الدین عمرہ وردی  
فراموش نہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالم شہاب  
میں کام میں بہت مشغول رہا تھا اور اس فن کی بہت کچھ میں بھی میں نے  
ازیر کر لیں۔ میرے ہر بزرگوار حضرت ابو الخبیب عبدالقادر سہروردی علیہ الرحمہ  
عالم کام میں کثرت سے مشغول ہونے سے منع فرماتے تھے۔

آزاد ایک روز وہ مجھے حضرت عمر بن محمد الی غوث ہمدانی شاہ جلال قدس سرہ  
الہی کی خدمت میں لے گئے اور حاضر ہو کر عرض کیا۔ ہندو لڑا اب یہ میرا ہوتا ہے  
اور میں علم کام میں ہی مشغول رہتا ہے۔ میں نے اس کو اس کے پڑھنے سے منع کر دیا  
نہ کہا ہے۔ ان کے عرض کرنے پر حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون  
کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے ان لوگوں کے نام بتائے تو آپ نے اپنا دست  
مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک  
لفظ بھی یاد نہ اور میرے دل سے اس علم کے تمام سال نیا دنیا ہو گئے۔  
وَ اَحَدًا اَمَلْتُ فِیْ مَسَدْرِیْ الْعِلْمِ الَّذِیْ فِیْ الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَ  
حُدُثُ مِنْ بَیْنِ یَدِیْہِ وَ اَنَا الْطِفْلُ بِاَحْکَمَہِ وَ قَالَ لَیْ اَنْتَ  
اَحَدُ الْمَسْجُورِیْنَ فِی الْعِرَاقِ اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت میرے سینہ  
میں علم لکھ دیا۔ اور میں آپ کے آستانہ عالیہ سے واپس ہوا تو علم حکمت  
اور علم لکھ دیا۔ میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تم عراق کے تاجرین  
میں سے شہزادگان شغفیت ہو گے۔

رسمیہ الاسرار ص ۳۲۰، قلاب الجوامع ص ۲۸۰، انجمن اناس ص ۳۵۰، مجمع قاریہ ص ۲۴  
راج کس شہر میں کہتے ہیں کہ تیرے خدام  
ساز جنت و جہاد و عراق و اجمیر  
کون کسی کشت پر برائیں جہاد لایا

## قاسم ولایت

علاء عبدالقادر الاول علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے  
بندوں میں سے کسی بندے کو اپنا امام بنا کر تاسے تو حکم فرماتا ہے کہ اَنْ یَاخُذَ  
بِخُصْرُو الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ لَمْ یَسْمَعْ اَنْ یَاخُذَ بِخُصْرُو الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ  
میں سے کہو۔ جب یہ کریم بافضل الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں کے ہاتھ میں جیت کر مانتا ہے  
تو نہ فرماتا کہ اللہ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اَنْ یَاخُذَ بِخُصْرُو الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَحَقَّ أَنْ يُنْصَبَ  
الْوَلَايَةُ. اس کو میرے بیٹے عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس  
جاؤ۔ تاکہ وہ اس کی تائید رکھیں اور یہ بھی کہیں کیا یہ منصب ولایت کا حق  
ہے یا نہیں۔ حسب ارشاد وہ دربار حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیش کر دیا  
جہاں آپ نے اس کو منصب ولایت کے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر تحریر میں  
کا کر کے رکھ دیتے ہیں پھر اسے نئی پاک صاحب ولایت علیہ الرحمۃ وافرمان کی بارگاہ  
عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر کے مطابق نئی  
پاک میں اللہ علیہ وسلم کا حکم لکھا جاتا ہے۔

فَيُطْلَعُ لَهُ خَلْعَةُ الْوَلَايَةِ فَيُطْعَمُ بِبَيْدِ الْعُودِ  
فَيُؤْمَلُهَا إِلَيْهِ فِي عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ يَكُونُ  
ذَلِكَ الْوَلِيُّ مَقْبُولًا وَ مُسْتَلَامًا پس اس کو ولایت کی نعمت سے آگاہ  
کر دیا جاتا ہے جو اس کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھ سے  
غایت کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص اس نعمت کو بہن لیتا ہے اور عالم غیب اور  
شہادت میں قبول اور تسلیم ہو جاتا ہے۔ فَهَذَا هُوَ الْعَهْدُ الْمُعَلَّقُ بِحَضْرَتِ  
الْعُودِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ الْكَلَامُ  
مَسَائِلُهُ وَ شَأْنُهُ مَعَ الْعُودِ فِي هَذَا الْمَقَامِ قَبْلَ كُلِّ  
عَصْرِ وَ زَمَانٍ تَسْتَفِضُّ مِنْ حَضْرَتِهِ الْأَقْطَابُ وَ الْعُودُ  
وَ يَجْمَعُ الْأَوْلِيَاءُ. پس اس عہد پر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت  
تک نماز دیں گے اور اس مقام میں کوئی دل آپ کے مائل اور شریک نہیں ہے۔

بر زمان اور آن میں طلب غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ کی ذات میں بیعت نکالت  
سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ وَ تَفَرُّجُ الْخَاطَرِ ۲۹۱ مطبوعہ مصر  
کس کس کو کس میں فصل ہماری سے نیاز  
وَرَدْنَا لَكَ ذِكْرًا كَيْ لَا يَجْهَرُ  
حکم نامہ ہے تیرا خازن اسبف ری دم جو چاہے کرے دور ہے تیرا

## مزارات پر حاضری

کتاب حضرت پر حاضری ایک مرتبہ حضرت غوث الشہیدین قدس سرہ  
القدس میں لکھا: وَ تَفَرُّجُ الْخَاطَرِ ۲۹۱ مطبوعہ مصر  
اسٹیم کے روز طبر پر پائیں روز دیکھ کر کہتے یہ دو شعر پڑھتے رہے۔

ذُنُوبِي كَمَنْجُ الْبُكَرِ هِيَ أَكْثَرُ  
بِكَيْفِ الْجِبَالِ الشَّيْءُ بَلْ هِيَ أَكْبَرُ  
وَلَكِنَّهَا عِنْدَ الْكَرِيمِ إِذَا عَفَا  
جَنَاحَ مَنِ الْبَعُوضِ بَلْ هِيَ أَصْغَرُ

دوسری مرتبہ جب حاضر ہوئے تو کتاب حضرت پر حاضری کے سامنے یہ اشارہ پڑھے۔  
فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحي كُنْتُ أَرْسَلَهَا  
لِقَبْلِ الْأَرْضِ عَنِّي وَ هِيَ مَا بَسَتْ حِي  
وَهَلْ بِهَا لَوْ بَدَأَ الْأَسْبَاحُ فَحَدَّ حَضْرَتُ  
فَأَمْدُ دُبِينِكَ لِي فَحَطَّلِي بِهَا الشَّيْءُ

فَقُلْ هَدَيْتُ بَيْدَ لُحْيِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَاصَهَا وَ جَبَاهَا  
وَضَعَهَا عَلَى رَأْسِي پس اسی وقت رکاو دو عالم حق اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ  
مبارک خود را آپ نے مصافحہ کیا۔ اس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔  
(تفہیم الخاطرات ۲۹۱ مطبوعہ مصر)

۱۔ دوسری حالت میں اپنے درج آپ کی بارگاہ میں بھیجا کرتا جو میری طرف سے زمین کی کرتی  
۲۔ تمام ادب و خرم حاضر ہوا ہر سراپا و ایوان ہوا کہ بڑھائی تاکہ ان کو بوسہ دیتے کا  
شرف ہے جو ظن کو حاصل ہو۔  
(تفہیم الخاطرات ۲۹۱ مطبوعہ مصر)

۳۔ اسی قسم کا واقعہ علامہ یوسف طبر نے بھی شیخ احمد دانی علیہ الرحمۃ کے متعلق  
روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل قدس سرہ العزیز کے مراد مبارک پر حاضری  
حضرت علی بن ابی

روی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ بنیامین بطریق اربعہ حضرت غوث پاک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کے براہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مراد مبارک پر  
حاضر ہوئے۔ فَتَحَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مِنْ قَبْلِهِ وَصَحَّ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ  
ابْنُ صَدْرَةَ وَابْنُ سَعْدَةَ وَابْنُ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
أَكْبَرُ الْكِبَايَةِ فِي عِلْمِ الشَّرَائِعِ وَعِلْمِ الْحَقَائِقِ وَعِلْمِ الْكَلَامِ تَرَى  
نَحْنُ أَوْ دَقَّتْ رُكْبَتَا حَضْرَتِ إِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا رَأَى قُرْبَانًا مِنْ بَارِكٍ فِي أَمْرِ  
بَنِي كَرَامٍ كَرَامٍ فِي مِيزَانٍ تَكَايَا أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ شَرِيعَةٍ

بحر حقیقت اور طبع حال میں آپ کا قیام برلن۔

قَدْ رَأَى مِنْ شَرِيعَةٍ تَكَايَا أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ شَرِيعَةٍ (ص ۱۰)

سے تری ذات عجب بحر حقیقت پر بارے

کسی سیراک نے پایا نہ کھرا تیسرا

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اسی منجبت میں ہی فرمایا ہے۔

سر جھلا کوئی کیا جانے کے ہے کیسا تیرا

اولیا غوثے ہیں آنکھیں وہ پتہ کوا تیرا

✕

ہے شیخ الاسلام دین علی بن عمر جلیل القدر امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے تعلق قریر  
فرماتے ہیں کہ ابی بن زافر نے سے مروی ہے کہ جب ابو جعفر بن ابی اسیر سے حضرت امام احمد بن  
حنبل علیہ الرحمہ کے بیٹوں رضی اللہ عنہم کی قرینہ امام احمد بن حنبل کا ہم ان کی قرین ایک مورخ سے دیکھی  
وہ آپ کا کون مبارک باطن بھی تھا جس سے چہا ہو رہا تھا اور وہی اُس کا رنگ تبدیل ہوا تھا جلاکو  
نہایت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد سے دوسرا سال کوئی تھے۔ (تذکرہ شریف بغدادی ص ۱۰۸)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مراد مبارک پر حاضری  
حضرت

ابو جعفر علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت غوث الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مراد مبارک پر حاضر ہوا۔ تو حضرت  
نے حاضر ہو کر کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخَ مَعْدُوْفٍ عَبْدَ الْقَادِرِ وَكَجَلِيَّةِ  
اے شیخ معروف کرخی السَّلَامُ عَلَيْكَ آپ تم سے ایک درجہ آگے ہیں۔

پھر دوسری مرتبہ زیارت کے لئے حاضری دی تو میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے  
میں دعا کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخَ مَعْدُوْفٍ عَبْدَ الْقَادِرِ وَكَجَلِيَّةِ۔ اے  
مردف کرخی السَّلَامُ عَلَيْكَ تم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے تو شیخ معروف کرخی

علیہ الرحمہ نے فرمایا میں سے جواب دیا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مَسْكِيَّةَ  
أَهْلِي دَعَاؤِي۔ اے اہل زادہ کے مراد مبارک السَّلَام۔

(تذکرہ الامام احمد بن حنبل ص ۱۰۸)

فائدہ:- مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مولویوں کا بات چیت کرنا  
یہ قسم تو قبل قسم امرود کو زندہ کرنا، سے بھی زیادہ واقع ہوئی ہے۔ اس کے بعد ایک  
واقعہ ابو سعید خدری سے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور  
ایک جماعت سے دوایت ہے۔ جن میں سے آخری بزرگ علامہ تاج الدین سے  
سبکی کے والد ماجد حضرت شیخ امام تقی الدین سے سبکی علیہ الرحمہ ہیں۔

(جمال الادبیہ ص ۱۰)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مولوی ابی الشیخ محمود کی شیخان تقی الدین

لے حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کا خطاب اعراف تھے آپ کی قبر شریف پر بھی برقی دعا قبول ہوتی  
ہے۔ مولانا ابی بن زافر نے سے مروی ہے کہ جب ابو جعفر بن ابی اسیر سے حضرت امام احمد بن  
حنبل علیہ الرحمہ کے بیٹوں رضی اللہ عنہم کی قرینہ امام احمد بن حنبل کا ہم ان کی قرین ایک مورخ سے دیکھی  
وہ آپ کا کون مبارک باطن بھی تھا جس سے چہا ہو رہا تھا اور وہی اُس کا رنگ تبدیل ہوا تھا جلاکو  
نہایت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد سے دوسرا سال کوئی تھے۔ (تذکرہ شریف بغدادی ص ۱۰۸)

دروغہ لایا میں نے کہا طبعات اکبر نے چلے جانے کرات اولیاء و مریدان کمالی ہمارے



مذہب کی کتاب، الباقیات الصالحات میں ۱۰۰ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبیہ ساحرہ کو شہنشاہ غفر کی ترکہ زاریت کی قرینہ سلام کی تو اپنے کان سے واقعی طریقے سے سلام کہا اب خدا اور آپ نے ان کو نیکو کیا اور اپنے شکر کے کا نام ان کے نام رکھیں یہ ان کے شکر کا ہے اور اس کا نام انہوں نے حمزہ رکھا۔

عقلمند یوسف نجفانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے مندرجہ بالا دو تقریریں جو کہ کتاب المہتابات الصالحات میں خود لکھا ہے۔ دماغ کرات الادویہ جلد ہفتم امام ابو القاسم قشیری علیہ السلام الدین الشیخی اور علامہ عبداللہ بن علیہم الرحمہ ایک دفعہ تحریر فرماتے ہیں سے ادویہ کرام کی حیات کا شریعت اطہر میں افس ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے  
انسانو! کل عہد کے وقت میرا انتقال ہو گا۔ یہ اثری لیجئے۔ اس میں سے آدمی اثری قبر  
کھودنے والے کو اور آدمی اثری کا کفن خریدنا۔ جب دوسرا آیا اور طوطا کا وقت ہوا  
تو وہ میرا اور طوطا کا ایک دیکھ کر دوسرا کا انتقال کیا جب شیخ نے نقل و کفن دے کر  
فرمایا کہ۔ فَهَذِهِ صَدَقَاتِي فَقُلْتُ لَهُ اَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ الْمَوْتُ بِقَوْلِي  
نَبِيًّا. اَنَا مُجِيبٌ وَكُلُّهُ مُجِيبٌ اَفَلَيْسَ مِنْ اِلَهِ تَعَالَى سَهَبَتْ رَحْمَتُهُ  
بِزَلٍّ. اور ہر اللہ تعالیٰ سے محبت و کھنے والا نبی مقرر۔

[illegible]

علاء الدین علی المرتضیٰ نے ایک کسب حیل کی انکسوس باک میں دیہ سے پہنچا تو وہاں بعض اولیاء اللہ موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت سید احمد رضا علیہ المرتضیٰ نے ہمارا کار پر بند کر دیا کرتے تھے کہ عبد الوہاب نے دیہ لگا کر کہ وہ ابھی نہیں آیا۔ (طبقات اکبر ص ۱۸۵)

## گشتاچی کا انجام

حضورِ پُروردہ نے حضرت الشیخین تقی و سید العزیز کی اولاد کو جس کسی نے اذیت پہنچائی تو وہ اذیت اُس کی ذات اور اُس کی اولاد کی تباہی کا باعث بنی۔ چنانچہ علامہ محمد بن یحییٰ علی مرتضیٰ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے اس حقیقت کا شہداء پر جو شرم و خد کی وجہ سے کہ ایک ذلّت کا وہ کہ جسے کہ نائبِ حماء و جگرِ نضوح کے نام سے پکارا جاتا تھا، نے آپ کی اولاد کو باگ میں سے شیخ (امیر) شیخ تا محمد علیہ السلام کو کشتِ اذیت پہنچائی، اذیت پہنچانے کے بعد تعیلِ عصر میں گزر اٹھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی جڑ اور دنیا ہی اکیر دی۔ وَ قَطَعَ دُرَّيْنَتَهُ وَكَمْ يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ اور اُس ظالم کی اولاد میں سے بھی لڑکی ایک باقی رہا۔ اور سیدہ کبریٰ کو مرقاؤں آنے لگی۔ هُمْ تَسْرَى لَعْنَمُ بِأَقْبِيَةِ كَيْ تَهْبِسُ اِنْ مَيَّ سَكَمُ كَيْ كُفْلُنْ اِنْ بَاتِي لِنَظَرَا

ہے۔  
(علامہ ابوجوامی ص ۲۲)

ابن یونس دزیر ناصر الدین نے سیدنا حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک کو طرح طرح کی اذیت اور تکلیف پہنچائی۔ یہاں تک کہ اس نے سیدنا شہر سے بھی جلا وطن کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان کو تباہ و برباد کر دیا۔ حکامات

لے نواب معین حسن خاں محبوباوی علامہ شرفی کے متعلق گفتے ہیں کہ آپ عالم ،  
عفتہ ، صوفی ، صاحبِ کرامت ، کثیرہ نالیفات ، فنیہ ، متبع سنت ، بحسبِ ابنِ عربہ ،  
ماتعین الشریعہ واطلاقہ تھے ۔

اَنْبِیاءُ مُؤْتَمَرٌ اور اس کی موت نہایت ہی عبرت ناک ہوتی۔ (علامہ الخازن ص ۵۷)  
 حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایشیا میں۔

مَنْ لَمْ يَصِدْقْ فَلْيَجِدْ وَيُعْتَدِ

اور جو کوئی بھی اذیت پہنچائے ہم اُس کے لئے ستم قائل ہیں۔ جسے اس کا یقین نہ ہو وہ اذیت پہنچا کر اُس کا تجربہ کر لے۔

شیخ علی بن موسیٰ علیہ الرحمۃ کی تلقین

عقوبت و عطر سے اللہ تعالیٰ عنک! بارگاہ میں حاضری کہ قصد فرمائے تو اپنے مردوں کو غسل کی تلقین فرماتے یہ آپ مردوں کو فرما کر تے تھے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ عنہ ارباب کی خدمت اللہ کی خدمت میں موعظ رہا کرو۔ اور یہ موعظی کرنا بہت کمال ہے کہ اگر کوئی ایک ایسے شیخ کی بارگاہ میں علیہ میں حاضر ہو کر دیکھ لے کہ وہ کمالی اور ساری پرستش کو کما کر ہے۔

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی

وہ ہے تیری دولت سراغوث اعظم

فائدہ :- اولیاء الرحمن علیہم السلام کی نیاز مندی کے متعلق دو بات یہ  
 درپزیدگی کے بعد اسماعیل دجری نے اپنی کتاب منصب امامت فارسی گذر پر یہ شعر  
 کہا ہے :-

بے غناہات حق و خاصاں حق !

گرکاب باشد سیاه گردد و درق

۱۷ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ وہ صاحبِ تعریف بزرگ ہیں کہ اگر کسی پریشور حکمران اور افس کے سامنے  
آج کے نام مبارک لے لیا جاتا تو شیرائے پاؤں لوٹ جاتا۔ (سفینۃ الاولیاء ص ۱۷)

ملفوظات وارشادات

حضرت محبوب سبحانی حضرت محمد صمدانی شہزادہ لاہوری اقدس اللہ تعالیٰ فرمائی کہ جو شخص  
مناص احیاءت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اقامت دین مبین اور احسان اسلام  
کے عظیم جہاد سے حضرت کے ابتدائی دو دین طرح طرح کے تقویٰ کا مبادیہ تھا۔  
اگر ایک طرف فسق و فساد و بدعات و دلکشات کا ذوق رکھ کر دوسری طرف اعتزال  
خدا اور زندگی کا باز آ کر تم کہیں حضرت نے ان سب کا حق بیکسوئے جوسئے  
محبوب غریق خدا اور شریعت مطہرہ کی تعلیم سے رشتاں کر لیا۔

ایک نیکو آپ کے علم عرفان سے مجبور اور مغفلت و ارشادات سے  
سرور کوں و شہنشاہ دروہماں، سبب لاکھوں سالک بزمن آسمان، خدا کے  
محبوب و ان کے عزیز احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نسبت  
کی ولادہ و ارشاد الٰہی ہو گیا۔ بطور تبرک چند ہی شے از خود اسے معجزات قدرت  
نشان نظر ہیں۔

اتباع فقطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ رسول کریم علیہ الفضل الجلیل واتباعہ  
کے ساتھ تشریف لے کر چلے کر قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ  
تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّبْکُمُ اللّٰهُ وَرَسُولَہُ اَرَادَہُ ہے۔ مَا اَنْکُمُ  
الْمُرْسَلُوْنَ فَعُدُّوْا وَاَوْفَوْا بِعَهْدِکُمْ عَلَیْہِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ  
متنب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو اس کے حال میں بھی نہ چھوڑو۔

نماز :- چنگا نہ نماز کو پابندی سے ادا کرو اور اپنی ہر نماز اس خصوص اور خیر شرع سے ادا کرو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

روزہ :- روزہ دار کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو محرومات سے بچائے رکھے۔  
 زبردستی :- انسان کو چاہیے کہ تمام ان کاموں اور اشیاء سے احتراز کرے۔  
 جن سے شرعیعت مصطفویٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ زہاد :- کامل  
 فقر سے کئے دیں شرط ہیں۔

۱- نہ بان کر قابو نہیں رکھنا ۲- غیبت سے بچنا ۳- کسی کو حقیر نہ سمجھنا اور اہمیت نہ دینا۔

۴۔ حاکم پر نظر نہ ڈالنا۔ ۵۔ ماسی اور راستبازی اختیار کرنا۔ ۶۔ اقامت دکان پر تیار  
 کھانگڑا رہنا کہ نفس میں سبچا اور عروج پیدا نہ ہو۔ ۷۔ نفسی غرضات پر تامل رکھنا اور  
 راہ خدا میں مال صرف کرنا۔ ۸۔ صرف اپنی ذات کے لئے ہی جلائی اور بستی کی خوشنڈ  
 نہ ہونا۔ ۹۔ فرض نماز میں باجماعت ادا کرنا۔ ۱۰۔ محبت بڑی اور اجتماع آہستہ پر قائم رہنا۔  
 ۱۱۔ علم اور عمل، جو شخص علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے علم میں وسعت پیدا کر  
 دیتا ہے۔ اور اس کی ہرکت سے علم لہجہ جبراً سے حاصل نہ تھا کھاتا ہے۔  
 ۱۲۔ گوشہ نشینی۔ ہر گوشہ نشین کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے علم پر عمل حاصل کرے جو  
 شخص علم کے بغیر گوشہ نشین اختیار کرتا ہے۔ اس کی مثال شیش بے پرکاش ہے علم  
 شریعت کا چراغ اپنے ہاتھ میں لے کر اس راہ میں قدم رکھو۔

سجادہ نشین، سجادہ نشین میں ان بارہ فضائل کا ہونا ضروری ہے جس میں یہ فضائل  
 نہ پائی جائیں اس کا سبب ولایت پر ہمارے گوشہ نشین ہونا بڑا جائز نہیں۔  
 دو فضائل اللہ تعالیٰ سے سیکھو۔  
 عیوب پریشانی  
 دو فضائل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھو۔  
 شفقت  
 دو فضائل تینا ابراہیم علیہ السلام سے سیکھو۔  
 راضی  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 شکی کی تعمیر نہ کرنا  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 کھانا کھانا  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 شہ پیداری

یہ فضائل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھو۔  
 شہ پیداری  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 راضی  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 شکی کی تعمیر نہ کرنا  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 کھانا کھانا  
 دو فضائل تینا عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھو۔  
 شہ پیداری

۱۔ سخاوت تینا ابراہیم علیہ السلام۔ ۲۔ راضی تینا اسحاق علیہ السلام۔ ۳۔  
 عیوب پریشانی ابراہیم علیہ السلام۔ ۴۔ شفقت تینا ابراہیم علیہ السلام۔ ۵۔ شکی کی تعمیر نہ کرنا  
 عیسیٰ علیہ السلام۔ ۶۔ راضی تینا عیسیٰ علیہ السلام۔ ۷۔ کھانا کھانا عیسیٰ علیہ السلام۔ ۸۔ شہ پیداری

۸۔ فقر سیدنا وسیع الانبیا۔ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

دُنیا: جو شے انسان کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رکھے وہ دُنیا ہے۔ انسان کو  
 چاہیے کہ وہ دُنیا کو دل سے نکال کر باطن میں رکھے تو پھر وہ اس کو دھوکہ نہ دے  
 سکے گی

سجائی: سجائی اور استسار اختیار نہ کرو۔ اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوں تو کسی شخص کو  
 بھی تقرب الہی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

صبر: صبر اور پیشانی پر استقامت اور استقامت کا دوسرا چھوڑنا اور کسی  
 حالت میں بھی شریعت مطہرہ کو نظر انداز نہ کرنا۔ بلکہ یہ صبریت کا نذرہ پیشانی سے  
 استقامت کرنا۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھنے

صبریت کو صبر الہی سمجھنا کا نام ہے۔

ایک شہادت ڈالو: حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ عنہ کا کہ یقیناً علیٰ نعمتہ  
 دُعا فضل عن یحییٰ بن یساک۔ جب کہ انہی ڈالو کو کھٹ سے کھٹے تھے اور کھٹ  
 سے زائد بالوں کاٹ دیتے تھے۔ اور حضرت تینا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرماتے تھے۔ حُذُوا مَا تَحْتَ الْقُبُورِ لَعْنَةُ مَنْ شَتَّ سَے زائد ڈالو  
 کے بال کاٹ دو۔  
 (غنیۃ الطالبین ص ۳۳)

موجھیں کھٹانے کا جواز اور منکر ڈالنے کی ممانعت: حضرت عبداللہ بن  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَقَّقَ الشَّارِبَ وَلَا نَفَىٰ فِي ذَلِكَ مُثْلَةٌ وَذَكَابًا لِّعَادِ  
 الْوَجْهِ وَجَنَابِهِ وَفِي بَيْتِهِ أَصُولُ الشَّعْبِ ذِيَّةٌ وَجَنَابُ  
 شخص نے موجھیں منڈائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس دھکے کو اس میں پھینک  
 ہے اور پھر کہ کہ دھکے چلی جاتی ہے اور پھر سے کہ خوب دھکے اور ذہنیت تو خجول کی  
 جڑوں کو باقی رکھنے میں سے لیکن کھٹانے میں سے بے مدد دانے میں نہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص ۳۳)





تو اس طرح، غمناک و افسردہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تو اس طرح نہیں کر کہ بعد افضل الصلوات  
والتسليم کہنت ہے۔ جیسا کہ عَشْرُونَ دُكْحَةً اُس کے تعداد میں رکھتا ہے  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
ایسٹون کو پوسہ دینا، اِنْ تَلَّهَا لَقَدْ وَقَبْلَ اَحَدُهَا اَنْ تَسُ اَلْاَحَدَ وَبَدَا  
عَلَا وَجْهَ التَّبَرُّكِ وَالتَّذَكُّرِ جَاوِدًا۔ اگر دُشِشِ تَفْکِیْرُیوں اور ایک  
دوسرے کا سر اور ہاتھ دینا اور اوستی ہونے کی بنا پر ہر گاہ چہیں تو یہ جاڑے۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
قیام تعظیمی۔ یَسْتَجِیْبُ الْغَیَامَ لِلْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِیِّ بْنِ الْاَوْدِیِّ  
وَکَثَرَتْ النَّاسِ عَاوِلُ اَوْدَانَ، وَالْمِنْ وَبَدَا پُر پُر کا اور بزرگ آدمیوں  
کی تعلیم کے لئے کھڑا ہوا مستحب ہے۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)

### اولیاء اللہ کے علم کے متعلق آپ کا عقیدہ

يَلْمِزُ لَكُمْ عَنِ الْمَلَائِكَةِ قَوْلُ لَكُمْ اَلْوَاغُ الْعُلُومِ مِنْ  
الْجَبَدُوتِ وَيَقْتَضُونَ عَدَدًا شَبَّ الْحُكْمِ وَالْعُلُومِ وَيَطْلَعُونَ  
عَلَا مَا غَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْاَسْمَاءِ وَالْمَحْفُوظِ۔ اولیاء اللہ اللہ علیہ السلام  
مکشف رہتا ہے اور ان پر عام حیرت کے کلمہ کے علوم روشن رہتا ہے میں عجیب  
غریب علوم اور باتیں ان پر انکار کے ساتھ ہیں اور کسی قسم کی غیبی خبروں سے مطلع  
ہوتے ہیں۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
اِذَا عَلَيَتْ اَللّٰهُ بِالْصَّدَقِ اَعْطَاكَ سِدْرًا قَدْ تَصَوَّرَ فِيْهَا كُلَّ  
شَيْءٍ مِنْ حُجَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِحَبْرٍ تَرَاهُ تَلْعَلُ السَّجَائِدِ  
سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور  
آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
هُوَ عَدَدٌ وَجَلَّ اَعْلَهُمْ عَلَا مَا اَسْمَرَتْ قُلُوبُ الْعِبَادِ  
وَالطُّوْتُ عَلَيْهِ النَّبَاتُ اِذْ جَعَلَهُمْ رَفِیْ نَجْدِ اَسْبَابِ الْقُلُوبِ

وَالْاَسْمَاءُ عَلَا الْمَسْدُورِ وَالْحَقِیْقَاتِ۔ اللہ تعالیٰ عز و جل کے اولیاء اللہ کو  
گوئی کے دلوں کے سیدوں اور قبول پر مطلع فرمایا۔ یہ ہے کہ ہرگز میرے رب نے اُن  
کو دلوں کو ٹھوسے والا اور پوشیدہ باتوں کا راز نہ بنایا ہے۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
لَمْ یَخْلُصْ عَلَا كَذْسِي التَّوْحِيدِ لَمْ يَدْخُلْ عَنْهُ الْحَبِیْبُ پھر  
دول اللہ توحید کی کسی پڑائیچھا اسے پھر اس سے تمام عجائبات اور پردے دور  
کر دیے جاتے ہیں۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)  
یَطْلَعُ عَلَا اَسْمَاءِ اِلْحَصَّةِ۔ (دل اللہ) اللہ تعالیٰ کے خاص نمونوں  
اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۱۳۴)

### اولیاء اللہ کے تصرفات کے متعلق عقیدہ

مقام ولایت پر بنا کر ہونے والے کو فرماتے ہیں۔  
عَسْتَعْنِ تَوْكُنَ عَلَا اَلْاَسْمَاءِ اِدَا اَعْلَمُوا وَالْعُلُومِ الدُّنْيَا  
وَعَدَلَتْهَا وَبَدَا اَلْبَیْتِ التَّوْحِيدِ وَحَدَقُ الْعَادَاتِ الَّتِیْ  
جِی مِنْ فِیْهِ الْقُدْرَةُ الَّتِیْ تَكُونُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَقِیْقَةِ  
فَتَكُونُ فِیْ هَذِهِ الْحَالِیَّةِ كَاَنَّكَ اُحْدِیْتُ بَعْدَ الْعَوْتِ  
فِی الْاَحْدِیَّةِ فَتَكُونُ تَحْتِیْكَ قُدْرَةُ تَسْمَعُ بِاَدْلِهِ وَتَطْلُقُ بِاَدْلِهِ  
وَتَقْبُضُ بِاَدْلِهِ وَتَبْطِشُ بِاَدْلِهِ وَتَسْجِي بِاَدْلِهِ وَتَقْبِلُ بِاَدْلِهِ۔  
پس اُس وقت تم امر اور اسے شہید کر لے گے اور اس کے عجائب و غرائب کے رازیں  
اور حرمیں ہر بار گئے اور تین کائنات کی زمین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائے گا۔ جو  
اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خدائی عادات اور کرامات صادر ہوں گی۔ جو  
مؤمن کو رحمت میں خاص ہوں گی پس اُس حالت میں ایسے ہر بار گئے کر لے کر  
کے بعد آخرت میں زندہ کئے گئے ہو۔ اور تم کو ہر قدرت حاصل ہوگی۔ تم  
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے گے، اُس کے ساتھ دیکھو گے، اُس کے ساتھ رہو گے





اور اپنی صحبت کا ذکر کر کے قرآن کی حاجت اللہ کے حکم سے پوری ہو جانے لگی  
 وہ پہلا سرا ملے۔ ظاہر الجواب ہر مسئلہ۔ اسباب الانذار فارسی صلا۔ زبدۃ الآثار  
 زبدۃ الآثار ص ۱۸۳۔ تفسیر حنفی طرہ ۱۳۰۔ تحفۃ الفتاویٰ ص ۱۸۳۔

## انتقال

۱۱۱۱۱ کو آپ بیمار ہو گئے۔ عیالات کے دوران آپ کے صاحبزادہ والا  
 شان حضرت سیدی شیخ عبدالوہاب عبد الرحمان نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔  
 حضور والا! مجھے کچھ دینیات ارشاد فرمائیے میں پر آپ کے انتقال کے بعد عمل کر  
 تو آپ نے ارشاد فرمایا عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَا تَخَفْ أَهْلًا  
 الذَّوْجَيْنِ الْكَوْجَيْنِ وَاجْعَلْ عَلَى النَّبِيِّينَ اسے بخود ارشاد اللہ  
 کے تقدس کو اپنے پر لازم کرو۔ اللہ کے کسی سے خوف نہ کرو۔ توحید کو لازم  
 پکڑو کہ اس پر سب کا اتفاق ہے نیز فرمایا کہ جب دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
 درست ہو جائے تو اس سے کوئی چیز نہ مانی نہیں رہتی اور اس کے احاطہ علم سے  
 کوئی چیز باہر نہیں نکلتی۔

بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اس پاس سے بٹھا کر بڑھ کر  
 میں ظاہر بہت سادہ سادہ مگر باطناً تبار سے سوا کے ساتھ یعنی اللہ کریم کے ساتھ۔ نیز  
 فرمایا یہ شک میرے پاس تبار سے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے  
 ہیں۔ ان کے لئے جگہ فراخ کرو۔ ارشاد ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ اس جگہ  
 بہت بڑی رحمت ہے۔ ان پر کلمہ کرنا تک نہ کرو۔ بار بار آپ یہ الفاظ فرماتے تھے

اللہ اعلم بحقیقہ بہت اہم اہل سنت محمدیوں وقت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب تاد  
 برقی نے فرمایا وقت۔ ہمارے اس زمانہ کے بڑے شوق پر نہایت ہی مائل رسالہ اُفکار الاخوان  
 میں یہ صلاۃ اذنیہ اور تحریر فرمایا ہے۔

مترجمین کے لئے فارسی کتب خانہ سید اکوٹ سے یہ رسالہ ملے گا کہ خواہ مخواہ میں  
 (فیض الجہان دارقطنیہ) اللہ العالی اعظم (م)

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَمَدُ اللَّهِ لِي وَنُكْتَابُ  
 اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ یعنی ظاہر کی حاجت اور ادراج مقررین کے آگے پرانی کے  
 سلام کا جواب بار بار دے رہے تھے اور فرما رہے تھے بسم اللہ اذکرہ وداغ  
 نہیں کئے گئے۔ آپ ایک دن اور ایک رات برابر یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا۔  
 انہوں نے تم پر ایسے کسی چیز کی پروا نہیں ہے۔ زفر شکر کی اور نہ ہی ملک الموت  
 کی۔ اسے ملک الموت کہیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے میں دوست رکھا ہے۔  
 اور بار بار سے کام بنا تھے وہ اللہ تعالیٰ سے۔ پھر آپ نے ایک لفظ آواز سے نعرہ  
 گویا یہ اُس دن کی بات ہے جس میں شام کو آپ نے دعائے فرمایا تھا کہ آپ کے  
 صاحبزادگان فہشال سید عبدالرزاق اور سیدہ نوسرے علیہما الرحمۃ فرمائیے۔  
 کہ آپ بار بار اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھے اور ان کو دعا فرماتے اور زبان مبارک  
 سے فرماتے تھے۔ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تو یہ کر دوا  
 صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں ابھی تبار کی طرف آتا ہوں نیز آپ فرماتے تھے۔ زلی کرو۔  
 بعد ازیں آپ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے۔ اور زبان مبارک  
 پر یہ الفاظ جاری ہوئے گئے۔

اَسْتَعِثُّ بِاللَّهِ اِلَّا اللَّهُ مُجَاهِدًا وَلَعَلَّ وَالْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
 وَلَا يَبْشُرُ سُبْحَاتٍ مَنْ لَعَزَّ ذَا الْقُدْرَةِ وَقَمَدَ الْعِبَادِ  
 بِالْعُتُوبِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ میں مدعا بتا رہا  
 کلمہ طیبہ لا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ کے ساتھ پرک اور برتر ہے۔ اور ایسا زائد ہے جسے  
 موت کا خوف نہیں۔ پاک ہے وہ جو قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں  
 کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ لا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

پھر آپ نے اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ کہا۔ پھر آپ کو آواز مبارک محض ہو گئی اور  
 آپ کی زبان مبارک آپ کے مال سے لگی پھر آپ کی روح مبارک نفس بفری  
 سے پرواز کر گئی۔

رَضَوَانِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآعَادَ عَلَيْهِ مِنْ بَرَكَاتِهِ وَخَمَّ لَنَا نَفْسِي

وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عِزَّاهُمَا لَا  
مَقْشُورَيْنِ أَمِينٍ آمِينَ

### اولاد اطہار

آپ کی اولاد حضرت قداوس تھی جن میں سے زیادہ مشہور آپ کے مندرجہ ذیل  
صحابہ ارکان تھے۔  
سیدنا شیخ عبد الوہاب، سیدنا شیخ بیضا، سیدنا شیخ عبد العزیز، سیدنا  
شیخ عبد الجبار، سیدنا شیخ عبد الرزاق، سیدنا شیخ محمد، سیدنا شیخ عبد اللہ  
سیدنا شیخ یحییٰ، سیدنا شیخ موسیٰ، سیدنا شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

### تصانیف مبارکہ

آپ کی تصانیف مبارکہ جو کہ آپ کی یادگار ہیں کے مطالعہ سے عجیب سروزادت  
الہیاتی ملی حاصل ہوتا ہے نیز عجیب قسم کے دفاعی حقائق اور معارف کا ہم نشین ہوتا ہے  
پرمسلمان کو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہیے۔  
مختصر اطہار میں فتوح غیبیہ، الفتح الربانی، الفیض الربانی، برائیت اکرم، سجاد  
المنافق، الباطن، والظاہر، دیوان غوث الاعظم۔

۱۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رضا جو آپ کی کتب میں ہر پروردگار نے ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کو کائنات  
نہ کے ساتھ کر کے اور نیز سرائی و بلاد پر انکس صلیب کے ساتھ لائے۔ آمین آمین آمین  
اغفر لہ ولوالدیہ والجارحین والاشقاق (ابوالحسن علیہ السلام)

### گیارہویں شریف کا ثبوت

گیارہویں شریف درحقیقت حضرت سرکار محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث اعظم  
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کو ابھال کر ثواب کرنا ہے۔  
ابھال کر ثواب کا ثبوت قرآن پاک اور شیخ شریف اور حضرت صاحبین کی کتب سے  
اعظم میں انکس ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

قَسَمَ كَلِيمٌ  
اَلَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا  
اَعْزَلْنَاكَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْا فَاِيَّا الْاَيْمَانَ  
قد جملہ برادر وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ اسے ہمارے رب  
ہیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ وہ پھر عرش  
الَّذِيْنَ يُجْمَلُوْنَ الْعَرْشِ وَمَنْ حَوْلَہٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ  
وَيُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَيَسْتَعِظُوْنَ بِالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوَّلْنَا وَبَسَّطَ عَلٰی سَیْ  
رَحْمَۃٍ وَہٗلْمَا فَاَغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا رَاٰ تَبَعُوْا السَّبِيْلَ۔

ترجمہ: اور وہ فرشتے جو عرش اطہار میں اور جو اس کے ارد گرد ہیں اپنے رب  
کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے  
دورانے غفرت مانگتے ہیں اسے ہمارے رب بھری رحمت اور علم میں ہر چیز سہولتی  
ہے تو انہیں بخشنے سے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے (سورہ مؤمن)  
حضرت پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ تم اپنے مژدوں  
کی طرف سے حد ذکر کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں تو کیا انہیں  
یہ ثواب پہنچا ہے تو فرمایا: ہاں، وہ بے شک اس سے  
خوش ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم میں سے کسی کے پاس طبق ہو گیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا  
ہے۔

۲۔ اس مسئلہ پر انصاف بیان کیا گیا ہے جس میں شریف کا مدعی ثبوت مل گیا کہ مطالعہ فرمائیں۔

## سلف صالحین

شیخ الحدیث محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عبادت  
مالیہ سے مروت کو نفع اور ثواب حاصل ہونے پر سب  
رجوع اور رجعت میں اہل بیت (ع)  
کا اتفاق ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دامام احمد و ابو یوسف و سلف صالحین کا مذہب  
ہے کہ میت کو ثواب پہنچا ہے و شرح فقہ اکبر قاضی شام اللہ پانی علیہ الرحمۃ فرماتے  
ہیں کہ جو ہر دنیا کلام علیہ الرحمۃ سے علم فرمایا ہے کہ ہر عبادت کا ثواب نیست کہ چھتا  
و ذکرۃ العزیز و القیود ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر تم پڑھا اور اس کا ثواب  
اور اجر پہنچاؤ یا فی نفسہ جائز اور درست ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۰)  
قاضی سید کرام :- ایصال ثواب کا ثبوت قرآن مجید میں صریح مطلقاً  
اور اقوال اسلاف سے ظہور دلائل سے پیش کیا گیا ہے۔ اب اس متحب نفل کے  
مناقصہ حضرت کے جہ نگار کی کتب سے بھی ثبوت ملاحظہ فرمائیے۔

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ جب نبوت کریم ﷺ پہنچا  
مقدس و مبرور سے کیا نکالانے پر ہی موقوف نہ تھا چاہیے اگر ہو سکے تو بہتر ہے  
و نہ صرف سورت فاتحہ و سورۃ اہلکس کا ثواب بہت بہتر ہے۔ و دراصل متفق خلق  
مولوی اشرف علی تھانوی نقطہ از بین کہ چرخش کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب  
مردہ کو یا زندہ کو دے و جس طرح مردہ کو ثواب پہنچا ہے اسی طرح زندہ کو بھی  
پہنچایا ہے۔ (الذکر خیر سرم ص ۱۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول ہے کہ اس حدیث سے نفع پہنچا متحقق ہے اور  
جمہور صحابہ و تابعین کا یہ مذہب ہے۔ (ذکرۃ الزید ص ۱۱)

ایصال ثواب کا گناہ اور مذمت و جہالت کا سبب ہے۔ حدیث شریفہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حنت میں اپنے بھائی کے اللہ کریم  
وجہ بند فرماتا ہے تو وہ بندہ چھتا ہے کہ اسے ہرے سب کچھ کو دجہ کو کر دے  
تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کی دعا سے مغفرت کی بدولت۔

(مشکوٰۃ ص ۱۰۱) اور الخ

جسے شک زندوں کی دعا مردوں کے لئے اور ان کا صدقہ دنیا ان کے لئے و جہالت  
کی ہندی میں نافی ہے۔ (العتیقۃ لفتحہ ص ۱۱) حضرت عورت اعظم اور دیگر بزرگانی  
دن علیہم السلام کا آنت سہ پر بہت بڑا انسان ہے اسی لئے مذہب حق اہل سنت  
و جماعت گیا اصول شریعت اور ان کے اصول کی حامل متفقہ کر کے ان کی ایصال  
ثواب کر کے ان کے دعوت کی ہندی کے لئے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے  
وسیلہ سے اپنے پروردگار عالم جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا عرض کرتے ہیں۔  
ولی اللہ کے نام کی طرف نسبت کرنا۔ اس کا جواز ہی احادیث شریفہ میں موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک خانہ کو مسجد میں دیا مگر رکعت نماز پڑھنے  
کو کہا اور دیکھو کہ میں کہنا کہ ہلڈیہ یا جی ہلڈیہ بیکرۃ یعنی اس نماز کا ثواب ابوہریرہ  
کو ملے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں امام محمد کی ماں کے انتقال کا ذکر کیا گیا اور  
اس کے لئے بہت حدیث کے متعلق دریافت کی گئی تو آپ نے پانی کا فرمایا تو حدیث کے نواں  
کھودا اور کہا ہلڈیہ یا جی ہلڈیہ کہ یہ کون الہام حدیث کے لئے ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۱۹) اور دواؤ و نوافی

دواں منظم صلی اللہ علیہ وسلم دو قرآن پڑھ کر تھے ایسا ہی عرف سے اور ایک  
اپنی آنت کی طرف سے۔ (صحیح مسلم شریف ص ۱۱۹)

ناظر خدیجی نے ان احادیث سے کہیں کی طرف نسبت کرنے کا ثبوت دوزن  
کی طرح واضح ہے۔ اب اقوال املاط ملاحظہ فرمائیے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر کسی  
بزرگ کی روح پاک کو ایصال ثواب کرنے کے لئے مال دے دو دھ اور چاندی کا کر  
نا خرچہ ہی جائے تو کوئی مشافقت نہیں جائز ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۱)

حضرت الامین بسط حنت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نماز کا کھانا اچھا  
پر سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ ۱۱۱ و در شریف پڑھنے سے وہ کھانا بزرگ ہر بات ہے اور  
اس نماز کا کھانا بہت قیمتی ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۱)



شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم قدس دہلوی علیہ الرحمہ برہان نامی کیم  
عبدالصلوہ و تقسیم کے نام کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول شریف کو دلا کرتے تھے۔ (دلائل الماثون  
مؤرخین، مکتبہ دعوت مہتاب)

نہم کی طرف منسوب کرنے کو شریک کہنے والے حضرات کے مشہور بزرگ مولوی اسماعیل  
مسابہ دہلوی بھی اس کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ دو زانو بطور نماز میں کھینچنے طریقہ کے  
بزرگوں میں حضرت مبین الدین جویری اور خرافہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہ حضرات کے  
نام کی ناخوش چڑھ کر آگاہ و عند اللہ میں ان بزرگوں کے توسط اور مدد سے انجام کرے۔  
(صراطِ مستقیم ص ۱۸۸)

حضرات! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑا کھانا یا کسی دوسرے بزرگ کی طرف ان چیزوں  
کی نسبت کرنے کا جواز الٰہی علیٰ حضرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اولیاء اللہ کی طرف  
منسوب کرنے کا اصل مطلب ان کی اور حق طیبات کو الٰہیاتی ثواب کرنا ہے۔

**تاریخ اور دل مقرر کرنا** مذہب حق الٰہی سنت و جماعت کے لئے تعین ہوا یا  
تاریخ کو کسی دی جائے تو ہوگی ورنہ نہیں کی کسی بھی الٰہی سنت و جماعت کی کتاب  
میں نہیں جب یہ اہمال ثواب کیا جائے یا سب سے پہلے ان احباب کی کہانی کے لئے  
دل یا تاریخ کا تعین کیا جائے۔ یہ عیاں کہ خالصین حضرات کے بہت بڑے بزرگ اور پیر  
حاجی امداد اللہ صاحب ہمارے جی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ عقیدہ و عقائد ہم سب پر صحیح تھا  
کہ سب مسلمان بزرگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں یا ہم ملاقات میں ہو جائے اور  
صاحبِ فکر کی طرح بزرگوں و علمائے کرام کو اس بھی سوچا دیا جائے۔ یہ معلوم ہے  
تعین ہوا یا نہ ہو۔ (فیصلہ بہت مسکدھا)

سرو بہ کائنات محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خود وعظ فرماتے، فعلی روزے  
رکھنے اور صوم کرنے کے دن معین فرماتے ہوئے تھے ملاحظہ ہو: (صحیح بخاری شریف ص ۱۸۸  
صفحہ ۱۸۸)

اللہ کریم نے بھی لوگوں کے اعمال اپنی بارگاہ میں پیش فرمائے گئے تھے عبادت کثرت  
اور صوم کی رات کے دن اور وقت مبین فرماتے ہیں۔ (ادب المفرد ص ۱۸۸)

اب، یا گیارہویں شریف کی تقریب میں کیا کار ادا کیا، اہتمام کرتے رہے ہیں یا  
نہیں اس کا ثبوت پیش نظر کیا جاتا ہے۔

## گیارہویں شریف

حضرت سرکارِ مدینہ حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کی مبارک تقریب  
صرف پاکستان میں ہی شروع نہیں کی کہ اس کا اہتمام صرف دوا سے بزرگان دین میں شروع  
کرتے آئے ہیں جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علامہ حبیب الرحمن صاحب  
کرنے والے محدث شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ دہتے ہیں: بے شک ہمارے  
کاک ہندوستان میں آج کل دوسرے پاک خوش اعظم عین گیارہویں شریف کی گیارہویں  
تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے اسی  
طرح ہمارے شیخ اہلِ اہلِ حق نے تہذیبِ سرسے اعلیٰ نے نقل کر کے لکھا ہے۔ شیخ  
عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے استاد اور پیرام عبدالمواہب متقی بھی علیہ الرحمہ یہی اسی  
تاریخ گیارہویں شریف کا ختم دلا کرتے تھے اور ان کے مشائخ بھی۔

(دعوت من السنۃ ص ۱۸۸)

شاہ عبدالعزیز برہان دہلوی علیہ الرحمہ جو کہ ہندو پاک کے علماء کے سادہ  
کے استاد ہیں گیارہویں شریف سرکاری طور پر منانے والے کا شہرت پیش فرماتے ہیں کہ  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے مبارک گیارہویں تاریخ کو بادشاہ  
وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوئے نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی قادت کرتے  
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حد میں قصائد اور شہادت پڑھتے مغرب کے بعد دعاؤں میں  
دربار میں شریف فرماتے اور ان کے اور گرد و مہدیں اور پڑھ گچھ مہم کو ذکر و جہر  
کرتے اسی حالت میں بعض پر وہدائی کیفیت طاری ہو جاتی اس کے بعد طعام شیری جو نیاز  
نیاز کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز شام پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

(مغفولات عمری علی فارسی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب کلمات الطیبات میں منکوحات مرزا مظہر جان  
جاناں علیہ الرحمۃ کے ایک خط میں ہے کہ حضرت مرزا مظہر جاناناں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب  
میں ایک شخص پر نظر کر رکھا جس میں بہت سے دلدار کھنڈ باغ و کھجور و انار میں اور ان کے گرد ان حضرت  
نور علیہ السلام و دانا اور حضرت پیر گنگوڑہ کے گھر میں استقامت ماسوا اللہ و کثرت فی تاج پر صوفیاں  
پھر سب حضرت کھڑے ہو گئے اور پہل دیتے ہیں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس صاحب سے تھیں۔ تو ان  
میں سے کسی نے کہا کہ ابراہیم بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مبارک ہے  
پس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس ائمہ شریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گھمراؤ پر ایک سے بڑھ کر  
ہاں ہیں حضرت علی نے ان کے اٹھ کر نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے کھنڈ مارک میں یا ہر تھا میں نے  
پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خلیفہ اربعین حضرت تاج فی حق فی حق اللہ تعالیٰ ہیں پھر مجھ کو شریف  
ظاہر ہوا کہ نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی ہاشم برہم تھی۔ یہ تمام کمال بزرگ اس میں آج ہو گئے  
میں نے ان کی وجہ دریافت کی تو ان میں نے کہا کہ ان حضرات حضرت اربعین است بقوت میں شریف  
بروزہ آج حضرت فوت ہو گئے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس کو دیکھ کر میں شریف ہے۔ جس پاک کا قریب  
پر شریف ہو گئے ہیں۔

اس طرح اور گنگ نوب جان علیہ الرحمۃ کے استاد جان علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے و جہیز العزاد  
میں کا نام سردار بیڑی علیہ الرحمۃ نے حضرت اربعین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دیا جس میں شیخ  
علی بن محمد دہلوی نے انہیں لایا تھا ان حضرات اور اعلیٰ علیہ الرحمۃ نے حضرت سید مقبول آپ کے گھر میں  
چاک کیا کہ یہی مرتضیٰ کے ساتھ دیکھ کر ان کے گھر سے

گیا کہ یہی شریف کے خائف حضرت کے خیر علم کے شیخ اور شہناجی امداد اللہ صاحب دہلی کی کا فیض  
دیکھ گیا تھا جسے ہر جگہ و ہر جگہ کا موازنہ فرماتے ہیں یہ نہایت توجہ ایسا لیا تو ایک قوم کے ساتھ  
مجلس میں نہیں اور گنگا دہلی شریف حضرت شریف پاک تھے کہ ان کو دوسروں میں ان میں شہناجی امیر دہلی  
ذخیرہ و شریف شیخ احمد باقی و دہلی و قندھار علیہ الرحمۃ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
مولانا شہب زات و دیگر طریق ایسا مال شراب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ (فیض ہفتہ سنہ ۱۲۸۰)

ترجمہ ہوا کہ یہی شریف موجودہ دور کی باکی و نہیں کہ اسلام کا طریقہ ہے اور ان میں کی کینہ پر  
پیر میں کرنے کے متعلق پاک صاحب و لاکھ فی اللہ فیہ کم کا فوہن ہے۔ عمار کا الفضل مومن حسن  
قد جسد اللہ و حسن بی بی میں پیر رحمان جہا میں روح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہی اچھی ہے۔  
دوسرا اہم شخصہ ان کا بلالرحمہ بنیہ تعمیر و اہل رحمان برقہ شرح شکوہ۔ باب الاقسام بہمات  
نہایتی شہنشاہ ولی اللہ بن علیہ السلام اس قدر ہی رد و اہم و شریف، (پیشہ)  
لعل اسید اعظم فی حق اللہ تعالیٰ عہد کیا کہ میں شریف اور میں پاک کرنے  
والی پر فرماتے بازی اور سلام سلام رک گئے کہ انہیں تدریجات اور گرا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے ساتھ ہدایت دے۔ آمین  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْفَصِیْلُ الْغَوْتِیْ

سَقَاتِی الْحُبَّ کَاَسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِحَمْرَتِیْ تَحْوِیْ تَعَالٰی

عشق و محبت نے مجھے دھل کے پیاسے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِحَمْرَتِیْ فِیْ مَوَاسِیْ

فَهَمَّتْ بِسُكْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیاروں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہو گئی۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَتَوَا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ، یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ، کیونکہ آپ بھی میرے رفقا ہیں۔

وَهُنَا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِیْ

فَسَاقِ الْقَوْمَ بِرِیَالِیْ مَلَا لِیْ

مہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جاہم معرفت ہو کہ تم میرے لشکر ہی ہو، کیونکہ ساقی قوم نے میرے لئے ہمالیہ جاہم بھر رکھا ہے۔

تَشْرِیْبُ تَمْرٍ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُكْرَتِیْ

وَلَا تَلْتَمِزْ عَلَیَّ وَاقْصَالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری کچی کچی شراب پی لی، لیکن میرے بلند مرتبہ اور توبہ کو نہ پاسکے۔

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَٰكِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَكُمْ مَا خَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے، مگر میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

أَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یَصْرِفْنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہِ وقرب الہی میں یکنا اور یگانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پختہ ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور خداوند تعالیٰ میرے لئے کافی ہے۔

أَنَا الْبَازِئِرُیْ أَشْهَبُ كُلِّ شَیْخِ

وَمَنْ ذَا فِی الرَّجَالِ أَعْطِیْ مِثَالِیْ

جس طرح ہذا شہب (سیاہ و سفید پر دل والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے، اسی طرح میں تمام شاخ پر غالب ہوں۔ بناؤ کروانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسے تیرہ کیا گیا؟



كَسَانِي خُلْعَةً يَطْرَازُ عِزِّمُ

وَتَوَجَّيْنِي بِتِيَجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم (امادہ مستحکم) اس کے بیل بڑے تھے اور تمام کی بات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَاطْلَعْنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمِ

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُورَانِي

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا مار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے۔ پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارِ

لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي التَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا قوت پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہر کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي حَبَالِ

لَدَكَّتْ وَاخْتَفَّتْ بَيْنَ الرِّوَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایلے ل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَابِ

لَحَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيِّتِ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرُّ وَتَنْقُضِي إِلَّا أَتَانِي

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں، بلا شک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخَيِّرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ حِدَائِي

اور وہ مجھ کو گزشتہ ہونے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے مگر کرات) اجماع سے باز رہا۔

مُرِيدُنِي هُمْ وَطِيبُ وَاشْطَحُ وَغَنَى

وَأَفْعَلُ مَا تَشَاءُ فَلَا سُمْ عَالِ

میں میرے مرید! سرشار عشق الہی ہو اور خوش رہ اور ہے اُن جو اور خوش کی گت کا اور جو چاہے کہ کہہ کر میرا نام بند سے

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ سَرِي

عَطَانِي رَفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي

اے میرے مرید کسی سے مت ڈرو۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اُس نے مجھے  
وہ عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پایا ہے۔

كَبُوْنِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ

وَسَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَأَ إِلَى

میرے نام کے ڈھنڈے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک نیتی کے نجات یافتہ  
میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

يَلَادُ اللَّهُ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَوَقَّتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا لِي

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر پر ملک میں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میری دل کی  
پیداوار سے پہلے ہی صاف تھا۔ یعنی میری درحالی رات میرے جسم کے پیر کرنے پہلے ہی صاف تھی

نَظَرْتُ إِلَى يَلَادِ اللَّهِ حَبِئًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرٹ دیکھا، تو وہ سب کی کرائی کے  
دانہ کے برابر تھے۔

وَسَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صُرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعَادَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت  
کو پایا۔

رَحَالِي فِي هَوَا جِرْهِمْ صِيَامٌ

وَفِي ظُلْمِ اللَّيْلِ كَاللَّائِي

میرے نمبر پر موسم گرامیں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی  
سے) امتیاز کی طرح چمکتے ہیں۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَوَاقِفٌ

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکار و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قدم مبارک پر مول حو آسمان کمال کے پیر کامل ہیں۔

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حَجَّازِيٌّ

هُوَ جَدِّي بِمِ نِلْتُ الْمَوَالِي

وہ نبی کریم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انہیں کی رسالت ہے میں  
نے بزرگ کر پایا۔

مُرِيدِي لَا تَخَفُ وَاشِ قَلْبِي

عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقَتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی جنگل خور شر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور  
دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

أَنَا الْحَبِشِيُّ مُبِحِي الدِّينِ إِسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلَى سُرَاسِ الْجِبَالِ

میں حبش کا رہنے والا ہوں اور میں الدین میرا نام ہے اور میرے (فیض و رحمت) کے  
آسمان پہاڑوں کی چوٹیوں پر بلند ہو رہے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي  
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرَّجَالِ

میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ محمد (خاتم النبیین) اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ الشَّيْخِ

وَجَدِّي صَاحِبِ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکار عالیان صلی اللہ علیہ وسلم شہید کمال کے مالک ہیں۔

\*

تَقْبَلْنِي وَلَا تَرُدُّ سَوْأِي

اِغْنِنِي سَيِّدِي أَنْظُرْ عَلَيَّ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال روز کیجیے میری فراہم کیجیے میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے

\*

# دہلوی مذہب کی حقیقت

مصنف

فاتح نجدتیت ابوالخار حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادی

اس کتاب میں

دہلوی اکابر کی علمی قابلیت، فتوے بازی، سیرت و کردار  
دہلوی مذہب کی تاریخ، ابن تیمیہ، ابن قیم، قاضی شوکانی،  
محمد بن عبد الوہاب نجدی وغیرہم اکابر پر اسلاف کرام  
کے فتاویٰ مبسوطہ،

اللہ تعالیٰ، انبیاء و مرسلین علیہم السلام خصوصاً  
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت، اطہار، صحابہ کرام رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق توہین آمیز کفریہ عبارات کے منتقل  
ساتھ ساتھ پانچ سو کتب سے حوالہ جات درج کر دیئے گئے ہیں۔

یہ کتاب دہلوی مذہب کا مکمل ان ایک سو پینچ بیس کتب کا طبعیت عمدہ  
صفحات ۷۳۶ جلد قیمت ۴۰ روپے

قادی حکتب خانہ  
جانب مسجد جامعہ قادیان  
تعمیل بازار ہوسیا لکو

# علامہ الحاج ابو اسحاق محمد ضیاء اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کی عقائد تھانیف

<p>تشریف فرما راشدین علیہم السلام اور قرآن و حدیث مستند معسرین اور محدثین کی کتاب کے حوالہ سے سیرت میں بھی ہے نیز کتب شیعہ سے بھی خلف راشدین کی مخالفت اور انکار کردار بیان کر کے پتہ چلتا ہے کہ سیرت اہل بیت سے روایت مصطفیٰ کا بیان ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>الاولیٰ احمدی کی تیسرا طبع ہے جس میں شیعہ کی عقائد کا ذکر ہے، ان کا بیان کیا گیا ہے کہ ان کی تائید کے لئے کتب اہل بیت میں بھی پاک کی پشامات اور غیر مسلموں کی کتب سے روایت مصطفیٰ کا بیان ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>تشریف فرما راشدین علیہم السلام اور قرآن و حدیث مستند معسرین اور محدثین کی کتاب کے حوالہ سے سیرت میں بھی ہے نیز کتب شیعہ سے بھی خلف راشدین کی مخالفت اور انکار کردار بیان کر کے پتہ چلتا ہے کہ سیرت اہل بیت سے روایت مصطفیٰ کا بیان ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>
<p>محل میلہ و مصطفیٰ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>محل میلہ و مصطفیٰ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>محل میلہ و مصطفیٰ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>
<p>سورۃ نقار: یہ کتاب ہے فیض مجاہد ہے جو کہ حرام و حلال کے بیان میں ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>سورۃ نقار: یہ کتاب ہے فیض مجاہد ہے جو کہ حرام و حلال کے بیان میں ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>سورۃ نقار: یہ کتاب ہے فیض مجاہد ہے جو کہ حرام و حلال کے بیان میں ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>
<p>فرقہ باجمیہ: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>فرقہ باجمیہ: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>فرقہ باجمیہ: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>
<p>علامہ ابن جریر: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>علامہ ابن جریر: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>	<p>علامہ ابن جریر: یہ کتاب ہے، سیرت میں بھی ہے، سیرت دور حاضر کی عقائد دونوں میں ان جہت سے اکا کثرت و تفاوت ہے یہ ۴۷۲ پتے پر ہے، چار سو کتب کے حوالہ سے یہ ہے۔ ۲۷۲ پتے</p>



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ننانوے اسماء شریف

عَبْدُ الْقَادِر	سَيِّدُ	مُؤَيَّدُ	كَرِيمُ	عَظِيمُ	شَرِيفُ
ظَلِيفُ	إِمَامُ	هَامُ	سَالِكُ	نَاسِكُ	مُوقِنُ
مُؤْمِنُ	مُنْعَمُ	مَكْرُمُ	طَيِّبُ	طَيِّبُ	مُطَيِّبُ
جَوَادُ	مُتَقَادُ	قَالِمُ	صَالِمُ	عَابِدُ	زَاهِدُ
سَاجِدُ	وَاجِدُ	جَبَلِي	حَنَبِي	لَقِي	لَقِي
كَامِلُ	بَادِلُ	زَكِي	صَفِي	جَمِيلُ	جَمِيلُ
مَاضِي	مَنَاصِدُ	سَجِيدُ	رَشِيدُ	سَعْيِي	وَفِي
يَارِسَا	لَقِيْبُ	نَجِيْبُ	خَاصِعُ	خَاشِعُ	صَاحِبُ

# يَا شَيْخَ الْقَادِرِ حَبِيبِ

ثَاقِبُ	وَارِثُ	حَارِثُ	وَارِثُ	بَارِثُ	بَارِثُ
الْبَقِ	رَاسِخُ	شَافِعُ	وَلِي	خَفِي	خَفِي
طَاهِدُ	مُطِيعُ	مُنِيعُ	لَيْبُ	حَبِيبُ	حَبِيبُ
رَاسِدُ	زَائِدُ	قَائِدُ	لَيْبِي	مُنِيعُ	مُنِيعُ
نَاجُ	فَاحُ	فَاحُ	مُقَدِّرُ	مُقَدِّرُ	مُقَدِّرُ
وَلِي	صَادِقُ	حَادِقُ	سُلْطَانُ	بَهَانُ	حَسَنُ
حُسَيْنِي	عَالِمُ	حَاكِمُ	مُعِينُ	مُعِينُ	مُعِينُ
مِفْتَاحُ	شَاكِرُ	ذَاكِرُ	مَلَاذُ	مَلَاذُ	مَلَاذُ

نَا عَمِّمُ فَالِحُ وَافِعُ تَفَرُّقُ الْفَالِحُ